فضائلِ درود وسلام

فضل الصلاة علی النبی ﷺ

از: الامام الحافظ ابی اسحاق اسماعیل بن اسحاق الازدی الجہضمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۸۲ھ)

الصلاة علی النبی ﷺ

از: الامام الحافظ ابی بکر احمد بن عمرو ابن ابی عاصم النبیل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۸۷ھ)

انوار الآثار المختصة بفضل الصلاة علی النبی ﷺ

از: الامام الحافظ ابی العباس احمد بن معد بن عیسیٰ بن وکیل الاقلیشی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۵۰ھ)

مترجم

صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ چورہ شریف

(ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے عربی، فاضل علوم اسلامیہ)

تخریج

خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی مجددی

پروگریسو بکس

جلیل القدر محدثین کے فضائل درود و سلام پر مشتمل رسائل کا حسین مجموعہ بنام

فضائلِ درود و سلام

فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ

از : الامام الحافظ ابی اسحاق اسماعیل بن اسحاق الازدی الجہضمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۸۲ھ)

الصلاۃ علی النبی ﷺ

از : الامام الحافظ ابی بکر احمد بن عمرو ابن ابی عاصم النبیل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۸۷ھ)

انوار الآثار المختصۃ بفضل الصلاۃ علی النبی ﷺ

از : الامام الحافظ ابی العباس احمد بن معد بن عیسیٰ بن وکیل الاقلیشی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۵۰ھ)

مترجم

صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ چورہ شریف

(ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے عربی، فاضل علوم اسلامیہ)

تخریج

خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی مجددی

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

فضائلِ درود و سلام

مترجم

صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب چوورہ شریف

(ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے عربی، فاضل علوم اسلامیہ)

تخریج

خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی مجددی

باراول	....	ستمبر 2018
پرنٹرز	....	آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	....	النافع گرافکس
تعداد	....	-/600
ناشر	....	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	....	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

رسالہ 1: عظمتِ درود وسلام

(ترجمہ)

فَضْلُ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صفحہ 5 تا 150

◆◆◆◆◆

رسالہ 2: فضائل درود وسلام

(ترجمہ)

فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صفحہ 151 تا 300

◆◆◆◆◆
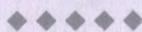
رسالہ 3: برکاتِ درود وسلام

(ترجمہ)

انوار الآثار المختصۃ بفضل الصلاۃ علی النبی

المختار محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صفحہ 301 تا 408

◆◆◆◆◆

الاھداء

بندہ اپنی اس کاوش کو محبوب خدا، خواجۂ ہردوسرا، شفیع روزِ جزا، پُشت پناہِ ہر بےنوا، عمیم الجُود والعطاء، نبی الانبیاء، امام الانبیاء، احمد مجتبیٰ، شبِ اسریٰ کے دولہا، تاجدارِ انبیاء، دوعالم کے داتا، بے کسوں کے حاجت روا، دانائے سُبل، مولائے کُل، ختم الرسل، مقصودِ کائنات، فخر موجودات، سید السادات، فلکِ نبوت کے آفتاب، روح و جانِ کائنات، منبع انوارِ ماہتاب، مرکز دائرہ موجودات، مطلوب قلوب بنی آدم، نور مجسم، شفیع معظم، خطیبِ امم، حبیبِ محتشم، سید وہادی، مظہر کمالات الٰہی، النبی الامی، فداہ روحی وجدّی واَبی واُمی ومالی وعرضی، واَقربائی وَاَحبائی ورُفقائی وسائرعشیرتی، صلوا علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔ کثیرًا کثیرًا کثیرًا کثیرًا کثیرًا کثیرًا کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اپنی شفاعت ومغفرت کا بہانہ سمجھ کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

◆◆◆◆◆

شرف انتساب

حُسنِ خلق کے پیکرِ اتم، جملہ حسنات کے جامع، پہلے جامع القرآن، آسمان جنت کے درخشاں ستارے، سید الصحابہ، تاجدارِ امت، رأس الصدیقین، منزل صدق و وفا کے راہبر، خلیفہ اول، افضل البشر بعد الانبیاء، ثانی الاثنین، رفیقِ مُصطفیٰ فی الغار، رفیقِ مُصطفیٰ فی المزار، رفیقِ مُصطفیٰ فی الجنۃ، سید اکھول اہل الجنۃ، خیر الناس بعد رسول اللہ، سمع وبصر مصطفیٰ، شناسائے مزاج مصطفیٰ، جن کی ناراضگی ناراضگی مصطفیٰ، خلیل مصطفیٰ، وزیر مصطفیٰ، خلیفہ مصطفیٰ، فنائے ادب مصطفیٰ، کُشتۂ عشقِ مصطفیٰ، حبیب مصطفیٰ، راز دارِ مصطفیٰ، نائب مصطفیٰ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق کے بابرکت نام۔

◆◆◆◆◆

عظمتِ درود و سلام

ترجمہ

فَضْلُ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

الامام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی القاضی المالکی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹۹ھ ... ۲۸۲ھ)

مترجم

صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب (چورہ شریف)

(ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے عربی، فاضل علوم اسلامیہ)

تخریج

خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل)

فهرست

عنوانات	صفحہ

باب9: مجلس النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الجنة

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنت میں مجلس (معیت)''

باب10: کیفیة الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ''

◆◆◆◆◆

عرضِ ناشر

انسان دنیا میں رہ کر اپنی عزت، شہرت، عظمت اور ناموری کے لیے گونا گوں کام کرتا ہے لیکن دل کی اتھاہ گہرائیوں میں حقیقی اور واقعی اطمینان وسکون نہیں پاتا، آخر وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب قرآنِ مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے:

ءالا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

کے دلوں کا اطمینان وسکون ذکرِ الٰہی ہی میں مضمر ہے جس کے ذیل میں تلاوت، نوافل، خوش گفتاری اور تالیفِ قلوب وغیرہ جیسے بے شمار اعمال واعتقادات آتے ہیں جن سے آخرت سنورتی ہے اور جو مدعائے مسلم ہے، البتہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ انور میں سب سے پسندیدہ کام دینِ متین میں لگے رہا ہے خواہ تدریسی، تقریری، تالیفی وتصنیفی شکل میں ہو یا تعلمی ومحافلِ علمیہ کے انعقاد کی صورت میں ہو، بہرحال ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی آخرت سنوارنے کے لیے دنیا میں رہ کر کچھ تو ضرور کرے تاکہ بارگاہِ الٰہی ومصطفائی میں حاضری کے موقع پر کائنات کے سامنے رسوائی اُٹھانا نہ پڑے۔

بفضلہٖ تعالیٰ ہم نے بھی دوسرے بھائیوں کی طرح نثری سلسلے کا آغاز کر رکھا ہے اور مختصر عرصہ میں مسند ابوداؤد طیالسی، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند حمیدی، المعجم الاوسط، شرح المعجم الصغیر للطبرانی، جامع المسانید، الشریعۃ، الانتقاء، شرح شرح نخبۃ الفکر، شرح نور الایضاح، المعجم الکبیر للطبرانی جیسی ضخیم کتب کے تراجم شائع کیے ہیں جنہیں زبردست پذیرائی ملی ہے۔ علاوہ ازیں کئی دوسری مایہ ناز کتب کے تراجم کرائے جارہے ہیں جو ان شاء اللہ جلد شائع کیے جائیں گے۔

پھر مزید برآں ہمارے ادارے کی مطبوعات میں مولانا محمد سعید نقشبندی رحمہ

اللہ (سابق خطیب داتا صاحب) کے قلم سے کیمیائے سعادت، منہاج العابدین اور مکتوباتِ امام ربانی کے تراجم بھی شامل ہیں، پروفیسر محمد اقبال مجددی کے قلم سے تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند، مقاماتِ مظہری، حدیقۃ الاولیاء، احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری، مقالاتِ طریقت، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی شامل ہیں اور مولانا محمد صدیق ہزاروی کا ترجمہ احیاء العلوم (غزالی) بھی شامل ہے۔

اس وقت ہم بارگاہِ رسولِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں مشہور زمانہ کتاب **فَضْلُ الصَّلاۃِ عَلَی النَّبِیِّ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں جو الامام اسماعیل بن اسحاق جہضمی القاضی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۹ھ...... ۲۸۲ھ) کی تالیف ہے اور اس کا ترجمہ صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب (چورہ شریف) نے کیا ہے اور اس میں موجود تخریج خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل) نے کی ہے، ترجمہ پڑھ کر آپ کے دلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مزید موجزن ہوگا۔

ہم اسے نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ بہترین صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ ادارہ نے اس کی بارہا پروف ریڈنگ کروائی ہے تاہم اگر پھر بھی کوئی غلطی یا کوتاہی قارئین کی نظر سے گزرے تو ادارہ کو مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی درستگی کی جا سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔

آپ لوگوں کی دعاؤں کے طلبگار:

• چوہدری غلام رسول • چوہدری شہباز رسول •

• چوہدری جواد رسول • چوہدری شہزاد رسول •

◆◆◆◆◆
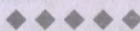
حرفِ آغاز

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الامین۔

امابعد!

نبی مکرم، شفیع معظم، نورِ مجسم، شہنشاہِ دوعالم حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے ہم پر جن حقوق کی بجا آوری لازم آتی ہے، ان میں سے ایک حق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود وسلام بھیجنا ہے، جیسا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○ (پارہ:۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت:۵۶)

(ترجمہ:) "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو"۔ (کنزالایمان)

پس درود وسلام وہ افضل ترین اور منفرد عبادت ہے، اور یہ وہ افضل ترین عمل ہے جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی بندوں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں اور اس عمل کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلق قائم ہوتا ہے جو قربِ الٰہی کا سب سے عظیم اور اہم ذریعہ ہے۔ اور اس کے ذریعے بگڑی بنتی، دُکھ سکھ میں بدلتے، گناہوں کی بخشش، درجات کی بلندی اور قیامت کے روز حسرت وملال سے امان نصیب ہوتا ہے۔

فضائل وبرکات درود وسلام کے موضوع پر ہر دور کے ائمہ ومحدثین اور صوفیاء کرام نے کام کیا اور خوب کیا جس کی فہرست خاصی طویل ہے، انہیں محدثین میں سے امام قاضی اسماعیل بن اسحاق جہضمی مالکی، امام ابن ابی عاصم اور امام اقلیشی رحمۃ اللہ علیہم بھی سرفہرست ہیں۔ یہ مجموعہ جس کو "انوارِ درود وسلام" کے نام سے پیش کیا جارہا ہے انہیں تین ہستیوں کے رسائل کا مجموعہ ہے۔ جن کا اُردو ترجمہ کرنے کا سہرا مجمع الکمالات والحسنات، ماہتاب چورہ

شریف صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ (ایم۔اے عربی، ایم۔اے اسلامیات، فاضل علومِ اسلامیہ) کے سر ہے۔ ان رسائل کی تخریج کرنے اور ان کے مصنفین کے حالاتِ زندگی تحریر کرنے کی سعادت فقیر راقم الحروف کے حصہ میں آئی جس کو با احسن ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مجموعہ میں شامل رسائل کا تعارف کچھ یوں ہے:

(۱) فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاریخ اسلام میں درود وسلام پر سب سے پہلی مستقل کتاب امام قاضی اسماعیل بن اسحاق جہضمی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی "فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہے۔ ان کی ولادت ۱۹۹ھ اور وصال ۲۸۲ھ میں ہوا۔

(۲) کتاب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام ابن ابی عاصم النبیل رحمۃ اللہ علیہ کی اس تصنیف کا درود وسلام کے موضوع پر تاریخ اسلام میں دوسرا نمبر ہے۔ آپ کی ولادت ۲۰۶ھ اور وصال ۲۸۷ھ میں ہوا۔

(۳) انوار الآثار المختصۃ بفضل الصلاۃ علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کتاب امام ابی العباس احمد بن معد بن عیسیٰ بن وکیل الاقلیشی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۵۰ھ) کا نہایت علمی شاہکار ہے۔

نوٹ: ان تینوں ہستیوں کے "حالاتِ زندگی" ترتیب کے ساتھ رسائل کے شروع میں درج ہیں، وہاں سے ملاحظہ فرمائیں۔

اسلوبِ تخریج

تخریج کے دوران درج ذیل اُمور کو پیش نظر رکھا گیا ہے: -

(۱) ہر حوالہ اصل کتاب سے دیکھ کر لکھا گیا ہے۔

(۲) تخریج کے دوران نام "کتاب" و "باب" اور "رقم الحدیث" اگر رقم الحدیث نہیں تو "باب"، "کتاب"، "جلد وصفحہ" اور "مطبع" ذکر کر دیا گیا ہے۔

(۳) تمام احادیث و آثار کی مکمل تخریج کی گئی ہے۔ چند کتب کی عدم ستیابی کی وجہ سے مصنف کے بیان کیے ہوئے حوالہ تک رسائی حاصل نہ ہو سکی جس سے بندہ معذرت خواہ ہے مگر دیگر کتب سے اس حدیث یا اثر کی بھی تخریج کر دی گئی ہے۔

(۴) اس مجموعہ کے آخری رسالہ میں ترقیم کا اہتمام نہیں تھا۔ قارئین کی سہولت کے لیے قوسین ( ) میں ترقیم کر دی گئی ہے۔

(۵) احادیث و آثار کی تخریج میں کثیر التعداد حوالہ جات لکھے گئے ہیں۔

ایک ہی حدیث کی کثیر التعداد حوالہ جات کے ساتھ تخریج کے پیچھے یہ جذبہ کارفرما ہے کہ اگر کوئی شخص اصل کتاب سے حوالہ دیکھنا چاہے اور اس کے پاس کتبِ حدیث کے ذخیرہ کی اتنی وسعت نہ بھی ہو تب بھی اصل حوالہ تک رسائی ہو سکے۔

اظہارِ تشکر

سب سے پہلے اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے مجھے ان تینوں رسائل کی تخریج کرنے کی سعادت بخشی، یقیناً یقیناً اس کتاب کی تخریج کے دوران حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ رحمت اور تصرف ڈگمگاتے قلم کو سہارا بخشتا رہا ورنہ مجھ جیسے ادنیٰ طالب علم میں اتنا علمی کام سرانجام دینے کی سکت کہاں تھی۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ مقدسہ میں نذرانۂ شکر پیش کرنے کے بعد لامتناہی جذباتِ محبت سے اپنے نہایت ہی شفیق و محسن مجمع الکمالات والحسنات، پیکر علم و عرفان، ماہتاب چورہ شریف صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہِ شفقت میں ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں جن کی حوصلہ افزائی اور قدم قدم پر لافانی دعاؤں کا مجھ نکمے کو سہارا ہے۔

عمدۃ المحققین استاذ العلماء والمدرسین حضرت علامہ مولانا ابوالاحمد محمد علی رضاء القادری الاشرفی زید علمہ، عمدۃ المصنفین حضرت علامہ مولانا ابو زہیب محمد ظفر علی سیالوی زید مجدہ اور پیکر اخلاص و محبت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد سیف علی سیالوی زید شرفہ کا

بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی علمی مشاورت اور حوالہ جات میں معاونت درکار نہ ہوتی تو یہ کام یقیناً اتنی جلدی پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکتا' اللہ تعالیٰ سب کے علم وحلم میں مزید برکتیں عطاء فرمائے۔ آمین!

اور ساتھ ہی ساتھ ادارہ پروگریسو بکس لاہور کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا ذمہ اُٹھایا۔ اس دوران معزز ومحترم جناب جواد رسول صاحب سے ملاقاتیں رہیں' بندہ نے ان کو مسلک اہلسنت وجماعت کی کتب اور بالخصوص کتب حدیث کے تراجم شائع کرنے کا بہت حریص محسوس کیا' اس وقت وہ اپنے ادارہ سے بیسیوں معروف و نادر کتب حدیث کے تراجم شائع کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں اور کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس نیک مشن میں اپنے خزانۂ غیب سے مدد فرمائے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

خادم مسلک اہل سنت:
محمد افضال حسین نقشبندی مجددی (سانگلہ ہل)

حالاتِ مصنّف

الامام اسماعیل بن اسحاق الجهضمی القاضی المالکی

رحمہ اللہ

(۱۹۹ھ...۲۸۲ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام ونسب اورولادت:۔

امام ابواسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درہم الازدی البصری البغدادی ۱۹۹ھ یا ۱۷۹ھ کو بصرہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔مشہور محدّثِ بصرہ حماد بن زید کی اولاد میں سے ہیں۔ بنوازد سے تعلق کی وجہ سے ازدی کہلاتے ہیں۔

-تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ، جلد2، صفحہ149،مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور.

شیوخ:

آپ کے اساتذہ وشیوخ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) عبداللہ بن مسلمہ القعنبی
(۲) مسلم بن ابراہیم الفراہیدی
(۳) احمد بن المعذل الفقیہ المالکی
(۴) علی بن المدینی
(۵) محمد بن عبداللہ الانصاری
(۶) عبداللہ بن رجاء الغدانی
(۷) حجاج بن منہال الانماطی
(۸) اسماعیل بن ابی اویس
(۹) سلیمان بن حرب
(۱۰) مسدد بن مُسَرهَد
(۱۱) یحییٰ الحمانی
(۱۲) ابی مصعب الزہری

(۱۳) احمد بن عبد اللہ بن یونس (۱۴) ابو بکر بن ابی شیبہ
(۱۵) قاری عیسیٰ بن میناء (۱۶) ابو النعمان محمد بن الفضل السدوسی
(۱۷) محمد بن المثنیٰ (۱۸) نصر بن علی الجہضمی رحمہم اللہ

یہ سارے اپنے اپنے فن کے امام اور قابلِ اعتماد راوی تھے۔

تحصیلِ علوم:

حافظ الذہبی لکھتے ہیں کہ آپ نے بچپن ہی سے علم حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ407، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

أخَذَ الفقه عن احمد بن المُعَذَّل وطائفة

''آپ نے فقہ احمد بن المعذل اور علماء کے ایک گروہ سے حاصل کی۔''

(سیر اعلام النبلاء ترجمة: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ407 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

(تذکرۃ الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد2 صفحہ149 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

وأخذ علم الحديث وعلله عن علي بن المديني

''اور (آپ نے) علم حدیث اور علل حدیث کا فن علی بن مدینی سے حاصل کیا۔''

(تذکرۃ الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد2، صفحہ149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ أردو بازار لاہور)

''آپ نے علمِ قرأت قالون سے سیکھا۔''

(تذکرۃ الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد2، صفحہ149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ أردو بازار لاہور)

تلامذہ:

آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان میں سے چند مشہور شاگردوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) ابو القاسم البغوی (۲) یحییٰ بن محمد بن صاعد
(۳) عبد اللہ بن احمد بن حنبل (۴) ابو بکر بن النجاد

(۵)ابوبکر شافعی (۶) حسن بن محمد بن کیسان

(۷)ابو بحر محمد بن الحسن البر بہاری (۸) موسیٰ بن ہارون

(۹)ابوسھل ابن زیاد (۱۰)اسماعیل بن محمد الصفار

(۱۱) قاضی حسین بن اسماعیل المحاملی (۱۲)ابراہیم بن محمد بن عرفہ النحوی: نفطویہ

(۱۳)ابوبکر بن الانباری (۱۴) محمد بن خلف بن حیان القاضی

(۱۵)ابوالقاسم اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن البختری البغدادی وغیرہم رحمہم اللہ

فقاہت:

حافظ ذہبی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں نے آپ سے علم فقہ کو سیکھا۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ فقیہ تھے۔

-تذکرة الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد2، صفحہ9 14، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ أردو بازار لاھور.

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے کہا:

فاق أهل عصره في الفقه

''آپ فقہ میں اپنے زمانے کے علماء سے فائق تھے۔''

-سیر اعلام النبلاء ترجمة: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ07 4، مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ.

مقام و مرتبہ:

محدثین کرام اور ہر فن کے علماء آپ کی تعریف و توثیق میں رطب اللسان تھے۔

(۱) حافظ ذہبی رحمہ اللہ آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

الامام ،العلامة ،الحافظ ،شیخ الاسلام۔

(سیر اعلام النبلاء ترجمة 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ07 4، مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

(۲) دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں:

اسماعیل القاضی الامام شیخ الاسلام... الحافظ صاحب التصانیف وشیخ مالکیة العراق وعالمهم

''شیخ الاسلام، امام، حافظ اسماعیل قاضی رحمہ اللہ...... (بہت سی) کتابوں کے مصنف اور عراق میں بسنے والے مالکیوں کے شیخ اور عالم ہیں۔''

(تذکرۃ الحفاظ الطبقۃ التاسعۃ جلد2، صفحہ149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

(۳) خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے کہا:

وكان اسماعيل فاضلًا عالمًا، متقنًا فقيهًا

''اور (امام) اسماعیل فاضل عالم ثقہ (اور) فقیہ تھے۔''

(تاریخ بغداد، رقم الترجمۃ 3318، جلد6، صفحہ 282، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

(۴) ابن مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے (امام نحو) المُبَرِّد کوفرماتے ہوئے سنا:

اسماعيل القاضى أعلم مِنّى بالتصريف

''(امام) اسماعیل قاضی علم صرف مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔''

(سیر اعلام النبلاء ترجمۃ: 2373، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ408 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)(تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ جلد2، صفحہ149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ أردو بازار لاہور)

(۵) عن يحيىٰ بن أكثم و رأى اسماعيل القاضى مقبلًا فقال: قد جاءت المدينة۔

''ایک دفعہ یحییٰ بن اکثم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو بولے اسماعیل قاضی رحمہ اللہ کیا آئے ہیں سارا مدینہ ہی آ گیا ہے۔''

-تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ جلد2، صفحہ149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ أردو بازار لاہور.

(۶) خود حضرت امام اسماعیل قاضی رحمہ اللہ اس بات کو یوں بیان کرتے ہیں:

أتيت يحيىٰ بن أكثم، وعنده قوم يتناظرون، فلما رآني، قال: قد . جاءت المدينة

''میں یحییٰ بن اکثم کے پاس آیا ان کے پاس کچھ لوگ مناظرہ کر رہے تھے جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہا: سارا مدینہ ہی آ گیا ہے۔''

(سیر اعلام النبلاء ترجمۃ: 2373، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ408، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

(۷) خطیب بغدادی کہتے ہیں:

استوطن بغداد وولی قضاءھا الی أن توفی وتقدم حتی صار علمًا۔

''انہوں نے بغداد کو اپنا وطن بنالیا تھا اور وہاں وفات تک عہدۂ قضاء پر متمکن رہے۔ اپنے اقران وامائل پر سبقت لے گئے اور آسمانِ علم پر آفتاب نصف النہار بن کر چمکے۔''

(تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ، جلد2، صفحہ9 14، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور)

(۸) کان وافر الحرمۃ، ظاہر الحشمۃ، کبیر الشأن، یقع حدیثہ عالیًا فی الغیلانیات

''آپ بہت زیادہ معزز، ظاہر الحشمت، کبیر الشان تھے آپ کی حدیث غیلانیات میں عالی ہے۔''

(سیر اعلام النبلاء، ترجمۃ: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ08 4، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

تصانیف:

آپ نے کتب بھی تصنیف فرمائیں، جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) احکام القرآن (۲) معانی القرآن

(۳) کتاب فی القراءات (۴) جزء فیہ احادیث ایوب السختیانی

(۵) مسند حدیث مالک بن انس (۶) فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اب آپکی تصانیف کے بارے میں علماء کی آراء پیش خدمت ہیں۔

① احکام القرآن:۔

الامام، الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے لکھا علی بن محسن القاضی نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں طلحہ بن محمد بن جعفر الشاھد نے خبر دی فرمایا:

فمنھا کتابہ فی أحکام القرآن، وھو کتاب لم یسبقہ الیہ أحد من

أصحابه الى مثله

''چنانچہ ان میں سے آپ کی ایک تصنیف ''احکام القرآن'' کے متعلق ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی مثل آپ کے ہم عصر علماء میں سے کسی نے بھی نہ پائی تھی۔''

(تاریخ بغداد، رقم الترجمۃ: 3316، جلد6، صفحہ 283، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

۲ معانی القرآن و کتاب فی القراءات:

الامام، الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے لکھا:

ومنها كتابه فى القراءات، وهو كتاب جليل القدر عظيم الخطر، ومنها كتابه فى معانى القرآن، وهذان الكتابان يشهد بتفضيله فيهما واحد الزمان

''اور اُن میں سے آپ کی ایک کتاب ''قراءات'' کے متعلق ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جو جلیل القدر اور عظیم الفوائد ہے۔ اور ان میں سے آپ کی ایک کتاب ''معانی القرآن'' کے متعلق ہے اور یہ دونوں ایسی کتابیں ہیں جن کی وجہ سے زمانے کے علماء آپ کی فضیلت کے گواہ ہو جاتے ہیں۔''

(تاریخ بغداد، رقم الترجمۃ: 3316، جلد6، صفحہ 283، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

مسلک و مذہب:

حضرت امام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی القاضی رحمۃ اللہ مسلکاً ''مالکی المذہب'' تھے۔ جیسا کے حافظ ذہبی، ابن جوزی اور خطیب بغدادی رحمۃ اللہ کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔ آپ کے مالکی المذہب ہونے پر اقوال علماء پیش خدمت ہیں:

(۱) الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ (المتوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

وتفقه به مالكية العراق

''اور آپ سے عراق کے مالکی فقہا نے فقہ کو سیکھا۔''

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ07 4، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

(۲) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ہی لکھتے ہیں:

صاحب التصانيف وشيخ مالكية العراق وعالمهم

''آپ بہت سی کتابوں کے مصنف اور عراق میں بسنے والے مالکیوں کے شیخ اور عالم ہیں۔''

-تذکرۃ الحفاظ، الطبقة التاسعة، جلد2، صفحہ9 14 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور.

(۳) الامام الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) تحریر کرتے ہیں:

كان اسماعيل فاضلًا عالمًا، متقنًا فقيهًا على منهب مالك بن أنس، شرح منهبه ولخصه، واحتج له

''(امام) اسماعیل (بن اسحاق) فاضل عالم ثقہ تھے اور امام مالک بن انس (رحمۃ اللہ علیہ) کے مذہب (مسلک) پر چوٹی کے فقیہ تھے۔ ان کے مذہب (مالکیہ) کی شرح فرمائی اور پھر اس کی تلخیص بھی کی اور ان کے لئے دلائل جمع کئے۔''

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة:18 3 3 جلد6، صفحہ282، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

یہی بات الشیخ الامام جمال الدین ابی الفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۹۷ھ) نے لکھی ہے:

-المنتظم فی تواریخ الملوك والامم، سنة: 282، ذكر من توفی فی هذه السنة من الأكابر جلد 7، صفحہ279، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

یہی الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ07 4، مطبوعہ دار الحدیث

قاہرہ) (تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ، جلد2، صفحہ149، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

(۴) حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وتقدم حتى صار علمًا، ونشر مذهب مالك بالعراق

''اور آپ اس علم (فقہ) میں اتنے بڑھے کہ اس علم کے سردار کہلائے، اور آپ نے عراق میں امام مالک (رحمہ اللہ) کے مذہب (مالکیہ) کی اشاعت فرمائی (اس کو پھیلایا)۔''

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ: 2373، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ408، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

اسی بات کو خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے تفصیل سے لکھا ہے:

اخبرنا على بن المحسن القاضى، اخبرنا طلحة بن محمد بن جعفر الشاهد، قال: اسماعيل بن اسحاق كان منشؤه البصرة، وأخذ الفقه على مذهب مالك عن احمد ابن المعدل، وتقدم فى هذا العلم حتى صار علمًا فيه، ونشر من مذهب مالك وفضله مالم يكن بالعراق فى وقت من الأوقات، وصنف فى الاحتجاج لمذهب مالك والشرح له ما صار لأهل هذا المذهب مثالا يحتذونه، و طريقًا يسلكونه

''علی بن محسن القاضی نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد نے خبر دی فرمایا کہ اسماعیل بن اسحاق رحمہ اللہ نے بصرہ میں پرورش پائی اور انہوں نے احمد بن معدل سے امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب کی فقہ حاصل کی۔ وہ اس علم میں اتنے بڑھ گئے کہ وہ اس علم میں سردار کہلائے اور آپ نے امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب کو پھیلایا اور اسے وہ فضیلت بخشی جو عراق میں پہلے کسی وقت میں بھی نہ ہوئی تھی، نیز آپ نے امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب پر دلائل سے مزین ایک کتاب تصنیف فرمائی

اور اسی مذہب کی ایک ایسی شرح بھی لکھی جس کی مثال اس مذہب والوں کے لئے پہلے موجود نہ تھی اور جس کی وہ پیروی کرتے۔"

(تاریخ بغداد، رقم الترجمہ:18 3 3، جلد6، صفحہ 283، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

(۵) خطیب بغدادی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

فمن قوم يحملون الحديث، ومن قوم يحملون علم القرآن والقراءات والفقه الى غير ذلك مما يطول شرحه. فأما سداده فی القضاء وحسن مذهبه فيه وسهولة الأمر عليه... تغنی عن ذكره۔

"چنانچہ کچھ لوگ آپ سے حدیث سیکھتے اور کچھ لوگ علم قرآن، کچھ قراء ات اور کچھ فقہ وغیرہ سیکھتے جس کی شرح طویل ہے۔ البتہ آپ کے احسن فیصلے اور آپ کے مذہب کا حسن اور آپ پر معاملات کا سھل ہو جانا...... آپ کے ذکر کے لئے کافی ہے۔"

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة:18 3 3، جلد6 صفحہ #)"، 284 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

مرویات:

آپ نے کئی احادیث کو روایت کیا ہے ان میں سے چند مرویات یہ ہیں:

اوّل: اخبرنا ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد بن موسى بن هارون بن الصلت الاهوازی، حدثنا الحسين بن اسماعيل المحاملی، حدثنا اسماعيل بن اسحاق، حدثنا عبدالله بن رجاء، حدثنا عمران القطان، عن عمرو بن عبدالله، عن قابوس بن ابی ظبيان، عن ابيه، عن عائشة قالت: كان رسول الله۔

"لایدع رکعتی الفجر فی السفر ولا فی الحضر، ولافی الصحة ولا فی السقم۔"

"قابوس بن ابی ظبیان سے روایت ہے وہ اپنے ابا جان سے روایت

کرتے ہیں اور وہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں اور حضر میں، تندرستی میں اور علالت میں فجر کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے۔"

دوم: اخبرنا علی بن محمد بن عبد اللہ المعدل، اخبرنا محمد بن عمرو بن البختری الرزاز، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا سلیمان بن حرب، حدثنا شعبة، عن حبیب بن ابی ثابت، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس، عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"من سمع النداء فلم یجب فلا صلاۃ له."

"حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے اذان سُنی پھر جواب نہیں دیا تو اس کی نماز ہی نہیں۔"

سوم: اخبرنا ابراهیم بن مخلد بن جعفر، حدثنا محمد بن احمد بن ابراهیم الحکیمی، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا اسماعیل بن ابی اویس، حدثنا مالك عن یحییٰ ابن سعید، عن سعید بن المسیّب انه سمعه یقول:

انزلت هذه الآیة: فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا۔ (الاسراء: 25)

"حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ بلاشبہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ آیت نازل کی گئی ہے:

"تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔"

اس شخص کے بارے میں جو گناہ کرے پھر توبہ کرے، پھر گناہ کرے پھر توبہ کرے۔"

چهارم: اخبرنا القاضی ابو عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی بالبصرة حدثنا علی بن اسحاق المادرائی، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا الفروی، اخبرنا مالك، عن نافع، عن ابن عمر قال: "ماشبعت منذ قتل عثمان۔"

''حضرت نافع رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''جب سے حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے ہیں میں نے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔''

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة:3318، جلد6، صفحہ "283"، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

اہلبیتِ نبوّت سے محبت وعقیدت:

اہلسنت و جماعت کے تمام ائمہ خواہ وہ ائمہ تفسیر ہوں، خواہ ائمہ حدیث ہوں، خواہ ائمہ فقہ ہوں یا خواہ ائمہ تصوف ہوں سب کے سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام و اہلبیتِ عظام رضی اللہ عنہم سے محبت وعقیدت رکھتے تھے اور رکھتے ہیں امام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی رحمۃ اللہ کی محبت وعقیدتِ اہلبیت کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

قال نفطویه: كان اسماعيل كاتب محمد بن عبدالله بن طاهر، فحدثني ان محمدًا سأله عن حديث: "أنت مني بمنزلة هارون من موسى" وحديث: "من كنت مولاه"۔ فقلت: الأوّل أصح، والآخر دونه۔ قال: فقلت لاسماعيل: فيه طرق، رواه البصريون والكوفيون؟

فقال: نعم، وقد خاب وخسر من لم يكن على مولاه۔

''نفطویہ کہتے ہیں اسماعیل، محمد بن عبداللہ بن طاہر کے کاتب تھے چنانچہ انہوں نے مجھے بیان کیا کہ محمد نے ان سے حدیث: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا) تم میرے لئے ایسے ہو جیسے

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام تھے اور حدیث: (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) جس کا میں مولا ہوں (اس کا علی مولا ہے) کے متعلق پوچھا تو میں (اسماعیل) نے کہا کہ پہلی حدیث اصح (زیادہ صحیح) ہے اور دوسری اس سے کم۔ تو میں نے (اسماعیل سے) کہا اس میں اور بھی طرق ہیں جن کو بصریوں اور کوفیوں نے روایت کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، ”ناکام ونامراد ہووہ شخص جس کے علی مولا نہیں ہیں“

(الذهبی: سیر اعلام النبلاء رقم الترجمة: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحه408، مطبوعه دارالحدیث قاهره)

اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام ومنزلت:

آپ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ومرتبہ تھا اس پر یہ واقعہ بڑی گہری مماثلت رکھتا ہے:

یوسف بن یعقوب کہتے ہیں کہ:

قرأت توقیع المعتضد الی عبید الله بن سلیمان بن وهب الوزیر۔ واستوص بالشیخین الخیر ین القاضیین: اسماعیل بن اسحاق الاذدی، وموسی بن اسحاق الخطمی خیرًا. فانهما ممن اذا اراد الله بأهل الأرض سوأ دفع عنهم بدعائهما۔

”میں نے معتضد کا خط پڑھا جو اس نے عبید اللہ بن سلیمان بن وھب وزیر کے نام لکھا تھا کہ میں تمہیں دو بہترین بزرگ ہستیوں: (۱) قاضی اسماعیل بن اسحاق ازدی (۲) اور قاضی موسیٰ بن اسحاق الخطمی سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ بلاشبہ یہ دونوں ان لوگوں میں سے ہیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ زمین والوں پر عذاب کا ارادہ فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو اہل زمین سے ان دونوں کی دعا کی وجہ سے دور کر دیتا ہے۔“

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة:18 3 3 جلد6، صفحہ 285، صفحہ 286، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (سیر اعلام النبلاء رقم الترجمة: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحہ08 4، مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ) (المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، سنۃ 282، ذکر من توفی فی ھذہ السنۃ من الأکابر جلد7، صفحہ280، صفحہ281، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

آپ کے لیے قیام تعظیمی:

نفطو یہ بیان کرتے ہیں کہ:

کنت مع المبرد فمر به اسماعیل بن اسحاق القاضی، فوثب اِلیه و قبّل یده وأنشده:

فلما بصرنا به مقبلًا
حللنا الحنبی وابتدرنا القیاما
فلا تنکرنَّ قیامی له
فانَّ الکریم یجلُّ الکراما

میں مبرد کے ساتھ تھا تو اسماعیل بن اسحاق قاضی ان کے پاس سے گزرے تو وہ ان کی طرف لپکے اور ان کے ہاتھوں کو چوم لیا اور یہ شعر پڑھے:۔

"پس جب ہم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو ہم نے اپنے کپڑے سمیٹ لئے اور ہم فوراً کھڑے ہو گئے چنانچہ تم ہرگز انکار نہ کرنا میرے ان کے لئے قیام کا کیونکہ بلا شبہ کریم کے لئے تکریم کا اظہار ہونا ہی چاہیے"۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة:18 3 3، جلد6، صفحہ 286، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

اس واقعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ بزرگوں کے ہاتھوں کو چومنا، بوسہ دینا اور ان کے لئے تعظیماً کھڑے ہو جانا شرک و بدعت نہیں بلکہ جائز ہے، ورنہ اتنا بڑا محدث بھلا چپ رہ سکتا تھا؟

منصب قضاء:

آپ دونوں مشرقی و مغربی بغداد کے قاضی کے عہدہ پر فائز ہوئے، احمد بن کامل

فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن اسحاق بغداد کی دونوں جانبوں کے قاضی تھے۔ ابو العباس محمد بن یعقوب الامم فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن اسحاق تقریباً پچاس سال قضاء کے منصب پر فائز رہے جب آپ کا وصال ہوا اس وقت بھی آپ قاضی کے عہدہ پر ہی متمکن تھے۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة:18 3 3 جلد 6 صفحه 285 و صفحه7 2 8 ، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

وصال:

آپ کا وصال با کمال ذی الحجہ کے مہینے کے ختم ہونے سے آٹھ دن قبل منگل کی رات، نماز عشاء کے آخری وقت ۲۸۲ھ میں ہوا۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة:18 3 3 ، جلد6، صفحه7 2 8، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: 73 23، اسماعیل القاضی جلد10، صفحه08 4، مطبوعه دار الحدیث قاهره)

خادم مسلک اہلسنت

محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ھل)

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ولاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ اللّٰهمّ صلِّ علی سیّدنا محمّدوآله وسلّم

أخبرنا الشیخ الامام العالم الحافظ عبد الغنی بن عبد الواحد ابن علی بن سرور المقدسی أیده الله قال: أخبرنا الشیخ ابو الحسن علی بن هبة الله بن عبد الصمد الکاملی بالقاهرة فی شهر ربیع الاول من سنة احدی و تسعین و خمسمائة بقصر بنی عبید، قال أنبأنا أبو صادق مرشد بن یحی بن القاسم المدینی فی مصر. أنبانا أبو اسحاق ابراهیم بن سعید بن عبد الله الحبال قال: أنبانا أبو محمد عبد الرحمٰن بن عمر بن محمد بن سعید التجیبی البزار. المعروف بابن النحاس، قال: قُرِئَ علی أبی القاسم اسماعیل بن یعقوب ابن ابراهیم بن احمد بن البختری البغدادی المعروف بابن الجراب، و انا اسمع فی شهر ربیع الآخر من سنة تسع و ثلاثین و ثلاثمائة. أنبأنا اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید القاضی قال:

ہمیں شیخ، امام عالم حافظ عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی بن سرور المقدسی نے خبر دی اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے۔ انہوں نے فرمایا: ہمیں شیخ ابو الحسن علی بن ہبۃ اللہ بن عبد الصمد الکاملی نے ربیع الاول کے ماہ میں ۵۹۱ھ کو قصر بنی عبید قاہرہ میں خبر دی، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابو صادق مرشد بن یحییٰ بن

القاسم المدینی نے مصر میں خبر دی، (وہ فرماتے ہیں): ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن سعید بن عبد اللہ الحبال نے خبر دی، انہوں نے فرمایا: ہمیں ابو محمد عبد الرحمن بن عمر بن محمد سعید التجیبی البزار المعروف بابن النحاس نے خبر دی، انہوں نے فرمایا: ابو القاسم اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن البختر ی البغدادی المعروف بابن الجراب کے سامنے ۳۳۹ھ کو ربیع الآخر کے مہینے میں یہ کتاب پڑھی گئی اور میں سُن رہا تھا، (ابن الجراب کہتے ہیں): ہمیں اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید القاضی نے خبر دی انہوں نے فرمایا:

باب 1: ذکر ان الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعشر امثالھا

”ذکر اس بات کا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا ثواب دس گنا ہے۔“

حدیث نمبر 1:

انبأنا اسماعیل بن ابی أویس حدثنی أخی عن سلیمان بن بلال عن عبداللہ بن عمر عن ثابت البنانی:

قال أنس بن مالك قال أبو طلحة: "ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرج عليهم يومًا يعرفون البِشر في وجهه، فقالوا: انا نعرف الآن في وجهك البِشر يا رسول الله! قال: أجل أتاني الآن آت من ربي فاخبرني انه لن يصلي عليّ أحد من أمتي الا ردّها الله عليه عشر أمثالها"

ترجمہ: ”حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں! (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں! ابھی تھوڑی دیر قبل میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام) آیا اور اس نے مجھے یہ خبر دی کہ میری امت میں سے جو کوئی بھی مجھ پر درود پڑھے گا تو اللہ رب العزت اس پر اس درود کے بدلہ میں دس گنا درود

(بصورت رحمت) لوٹا دے گا۔"

(البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث 1561، جلد2، ص 212، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص 116، مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 2:

حدثنا سليمان بن حرب، قال: أنبانا حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، عن سليمان مولى الحسن بن علي، عن عبد الله ابن أبي طلحة، عن ابيه:

"أن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاء يومًا و البِشر يرى في وجهه، فقالوا: يا رسول الله انا نرى في وجهك بِشرًا الم نكن نراه، قال: أجل انه اتاني ملك فقال: يا محمّد ان ربك يقول: اما يرضيك الا يصلّي عليك أحد من أمتك الا صلّيت عليه عشرًا، ولا سلّم عليك الا سلّمت عليه عشرًا"

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز تشریف لائے اور خوشی کے آثار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر نمایاں تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ کے چہرہ مبارک پر ایسی خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں جو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھے! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں! ابھی میرے پاس ایک فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) آیا اور اس نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب فرماتا ہے کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امّت میں سے جو کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجے تو میں اس کے بدلہ میں اس پر دس مرتبہ درود اور دس مرتبہ سلام (بصورت

رحمت) بھیجوں؟''

(احمد بن حنبل: المسند، حدیث أبی طلحة زید بن سهل الأنصاری رقم الحدیث: 16361-16363 ص 1121-1122 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع، الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السهو)، باب: فضل التسلیم علی النبی ﷺ رقم الحدیث: 1284، ص 825، باب: الفضل فی الصلاۃ علی النبی ﷺ رقم الحدیث: 1296، ص 126، مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع، الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب: فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ رقم الحدیث: 2773، جلد 2، ص 408، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، ذکر تفضل اللہ جل و علا علی المسلّم علی رسوله مرة واحدة بأمنه من النار عشر مرّات نعوذ بالله منها، رقم الحدیث: 915، ص 135، مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب: صلاۃ التطوّع و الامامة، باب: فی ثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ جلد 2، ص 398، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ، ملتان) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ و فضلها، الفصل الاوّل ص 86، مطبوعہ اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ، کراچی) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ ... الخ جلد 2، ص 325، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث 3626، جلد 3، ص 29، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 5491، جلد 5، ص 216، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ) (الرؤیانی: المسند، مسند ابی طلحۃ رقم الحدیث: 978، جلد 2، ص 102، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 3:

حدثنا اسحاق بن محمد الفروی، قال ثنا أبو طلحة الأنصاری، عن أبیه، عن أسحاق بن عبد الله بن أبی طلحة، عن ابیه عن جده، قال: قال رسول الله ﷺ:

"من صلّی علیّ واحدة صلی الله علیه عشرًا، فلیکثر عبد ذلك، أو لیقل"

ترجمہ: ''حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اُن (اسحاق) کے دادا (سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو

شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے پس (اب امتی کے اختیار میں ہے) چاہے تو وہ کثرت تعداد سے مجھ پر درود بھیجے یا کم تعداد میں۔"

(البیھقی: شعب الایمان باب: فی تعظیم النبی ﷺ واجلالہ وتوقیرہ جلد2 ص211 رقم الحدیث: 1559 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ص116-117 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث: 46 ص35 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا، بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 4:

حدثنا عبد الله بن مسلمة، قال: ثنا سلمة بن وردان، قال سمعت انس بن مالك، قال:

"خرج النبی ﷺ يتبرز، فلم يجد احدًا يتبعه، فهرع عمر فاتبعه بمطهرة يعني اداوة فوجده ساجدًا في شَرَبَّةٍ، فتنحى عمر فجلس وراءه حتى رفع رأسه قال: فقال: احسنت يا عمر حين وجدتني ساجدًا فتنحَّيت عني، ان جبريل علیہ السلام أتاني فقال: من صلّى عليك واحدة صلّى الله عليه عشرًا، ورفعه عشر درجات"

ترجمہ: "حضرت سیدنا سلمۃ بن وردان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جانے لگے، دیکھا تو ساتھ جانے کے لئے کوئی بھی موجود نہ تھا تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جلدی جلدی آگے بڑھے اور وہ پانی والا برتن لائے تھے پھر انہوں نے دیکھا تو آپ ﷺ گھاس والی زمین پر سجدہ فرما تھے۔ پھر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر کچھ فاصلے پر بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنا سر

اقدس اٹھایا اور فرمایا: اے عمر! تو نے جب میں سجدے میں تھا پیچھے ہٹ کر بہت اچھا کیا۔ بے شک جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے انہوں نے کہا کہ (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اس درود کے بدلے میں دس مرتبہ درود (بصورتِ رحمت) بھیجتا ہے اور دس درجات بلند فرما دیتا ہے۔"

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم الحدیث: 7 3، ص2 3 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، بقیة ذکر من اسمه محمد، رقم الحدیث 02 6 6 جلد 5 ص8 6 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الصغیر، باب المیم من اسمه: محمد، رقم الحدیث: 1016، ص89 4 مطبوعه مکتبة المعارف للنشر والتوزیع، الریاض) (البخاری: الادب المفرد، باب: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم الحدیث:2 4 6 ص7 16 مطبوعه المکتبة الاثریة سانگله هل) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاۃ، باب: سجود الشکر رقم الحدیث:717 3 جلد 2 ص 80 4 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 485 5 جلد5 ص 215 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، کتاب الاذکار باب: فی الصلاۃ علیه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم الحدیث:980 3 جلد2 ص 117-121 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور)

حدیث نمبر 5:

حدثنا يعقوب بن حميد، حدثني أنس بن عياض، عن سلمة بن وردان حدثني مالك بن أوس بن الحدثان، عن عمر بن الخطاب، قال: "خرج النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يتبرز، فاتبعته بإداوة، فوجدته قد فرغ، و وجدته ساجدًا لله في شَرَبَّةٍ، فتنحّيت عنه، فلما فرغ، رفع رأسه فقال: احسنت يا عمر حين تنحيت عني، ان جبريل أتاني فقال: من صلى عليك صلاة، صلى الله عليه عشرًا، و رفعه عشر درجات."

ترجمہ: "حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لیے نکلے پس میں پانی والا

برتن لے کر پیچھے ہولیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا (اس حالت میں کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فراغت پا چکے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گھاس والی زمین پر سجدہ ریز ہیں میں آپ سے پیچھے ہو گیا پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ سے فارغ ہوئے اور اپنا سر اقدس اٹھایا تو فرمایا: اے عمر تم نے پیچھے ہٹ کر اچھا کیا ہے بے شک جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بھی بلند فرماتا ہے۔"

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص 114 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الصلاۃ باب: سجود الشکر، رقم الحدیث717 3 جلد 2 ص 80 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 485 5 جلد 5 ص 215 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: للمعجم الصغیر، رقم الحدیث: 1016 ص 89 4 مطبوعہ مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع الریاض)

باب 2: صلاة الملائكة على من صلى عليه ﷺ

''فرشتوں کا درود اس شخص پر جو نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے''

حدیث نمبر 6:

حدثنا عاصم بن علي، قال: ثنا شعبة بن الحجاج، عن عاصم بن عبيد الله بن عامر بن ربيعة، عن أبيه، قال سمعت النبي ﷺ يقول:

"ما من عبد يصلّي عليَّ الا صلّت عليه الملائكة ما صلّى عليّ، فليقل من ذلك أو ليكثر"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اپنے والد سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب کوئی بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو درود بھیجنے کی مدت تک فرشتے اس بندہ پر درود بھیجتے رہتے ہیں اب بندہ کی مرضی ہے چاہے کم درود بھیجے یا زیادہ۔''

(ابن ماجه: السنن، كتاب الصلاة، باب: الصلاة على النبى ﷺ رقم الحديث: 907 ص 8 15 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (ابن جعد: المسند، شعبة عن عاصم بن عبيد الله رقم الحديث: 9 86 ص 136 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الطيالسى: المسند، حديث عامر بن ربيعة البدرى رقم الحديث: 8 123 ص 639-638 جلد 1 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الطبرانى: المعجم الاوسط، من اسمه احمد، رقم الحديث: 4 165 ص 0449 45 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، حديث عامر بن ربيعة، رقم الحديث: 15680-15689 ص 8 105 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (البغوى: معالم التنزيل المعروف به تفسير بغوى، زير آيت (سورة الاحزاب 6: 5) جلد 3 ص 8 46 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (ابن ابى شيبة: المصنف، كتاب: صلاة التطوع والامامة، باب: فى ثواب الصلاة على النبى ﷺ جلد 2 ص 398 مطبوعه مكتبه امداديه ملتان) (المنذرى: الترغيب والترهيب من

الحديث الشريف، كتاب: الذكر و الدعاء باب: الترغيب فی اكثار الصلاة على النبی ﷺ ... الخ جلد2 ص273 مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه) (ابو يعلى: المسند، حديث عامر بن ربيعة رقم الحديث: 7192 ص107 13 مطبوعه دار المعرفة بيروت، لبنان) (ابن مبارك: كتاب الزهد باب: فضل ذكر الله، رقم الحديث: 1026 ص303 مطبوعه المكتبة المعروفية پشاور) (البيهقی: شعب الايمان، باب: فی تعظيم النبی ﷺ و اجلاله و توقيره، رقم الحديث7 5 15 جلد2 ص211 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث82 4 5 جلد5 ص214 مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه)

حدیث نمبر 7:

حدثنا يحی بن عبد الحميد، قال: ثنا عبد العزيز بن محمد عمرو بن أبي عمرة، عن عبد الواحد بن محمد عن عبد الرحمن ابن عوف قال: أتيت النبی ﷺ وهو ساجد فأطال السجود، قال: أتانی جبريل قال: من صلى عليك صليت عليه، و من سلم عليك سلمت عليه، فسجدت لله شكرًا۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو پایا اس حالت میں کہ آپ ﷺ سجدہ ریز تھے پس آپ ﷺ نے لمبا سجدہ کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا ابھی میرے پاس (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: جو شخص آپ ﷺ پر درود پڑھے گا تو میں اس پر درود (بصورت رحمت) بھیجوں گا اور جو آپ ﷺ پر سلام پڑھے گا تو میں اس پر سلام (بصورت سلامتی) بھیجوں گا پھر میں نے (اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر) شکر بجالاتے ہوئے (اتنا لمبا) سجدہ کیا۔''

(عبد بن حميد: المسند، مسند عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رقم الحديث7 15 جلد1 ص171 مطبوعه دار بلنسية للنشر و التوزيع الرياض) (الهيثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، كتاب الصلاة، باب: سجود الشكر، رقم الحديث: 714 3 جلد: 2 ص79 4 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان) (ابن كثير: تفسير القرآن

العظیم للعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 5483-5484 جلد5 ص 214 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سر کی روڈ کوئٹہ) (احمد بن حنبل: للمسند، مسند عبد الرحمن بن عوف الزھری ﷛، رقم الحدیث: 1662-1664 ص 139 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الحاکم: للمستدرک علی الصحیحین، کتاب الدعاء والتسبیح و التکبیر و التھلیل و الذکر، رقم الحدیث: 2057 جلد2 ص 106 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (البیھقی: السنن الکبریٰ، کتاب الصلاۃ باب: سجود الشکر، جلد2 ص 371 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

حدیث نمبر 8:

حدثنا أبو ثابت قال: ثنا عبد العزیز بن أبی حازم، عن العلاء بن عبد الرحمن، عن أبیہ، عن أبی ھریرۃ: أن رسول اللہ ﷺ قال: "من صلّی علیّ صلّی اللہ علیہ عشرًا"

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر (ایک مرتبہ) درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے۔"

(للسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشھد، رقم الحدیث: 912 ص 173 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن جوزی: للصابیح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ و فضلھا، رقم الحدیث: 626 جلد1 ص 116 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: للمسند، مسند للکثرین من الصحابۃ، مسند ابی ھریرۃ ﷛ رقم الحدیث: 8882 ص 606 رقم الحدیث: 10287 ص 688 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلا لہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 1553 جلد2 ص 209 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیۃ باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث: 17282 جلد10 ص 180-181 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب: ذکر تفضل اللہ جل و علا علی للصلی علی صفیۃ مرۃ واحدۃ بمغفرتہ عشر مرار، رقم الحدیث: 906، ص 349 مطبوعہ دار للعرفۃ بیروت، لبنان) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب: فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 2772 جلد2 ص 408 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف المیم، رقم الحدیث: 8809 ص 638 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ)

حدیث نمبر 9:

حدثنا عیسیٰ بن میناء قال: ثنا محمد بن جعفر، عن العلاء، عن أبیه، عن أبی هریرة أن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"من صلّی علیّ واحدة صلّی الله علیه عشرًا"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (بصورتِ رحمت) بھیجتا ہے۔''

(للمسلم: الصحیح، کتاب الصلاة، باب: الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشهد، رقم الحدیث: 912 ص 173 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابی داؤد: السنن، کتاب الصلاة، باب: فی الاستغفار، رقم الحدیث: 1530 ص 313 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (البخاری: الادب المفرد، باب: من ذکر عنده النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل علیه، رقم الحدیث: 645 ص 167 مطبوعه المکتبة الاثریة سانگله هل) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث: 1553 جلد 2 ص 209 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب: فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 2772 جلد 2 ص 408 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الصلاة، باب: ما جاء فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 485 ص 169 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن کتاب الصلاة (کتاب السهو) باب: الفضل فی الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1297 ص 261 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح کتاب الرقائق، باب: ذکر تفضل الله جل و علا علی المصلی علی صفیة مرة واحدة بمغفرته عشر مرار، رقم الحدیث: 906، ص 349 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی هریرة رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 8854، ص 604 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاة علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، باب: الصلاة علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 293 ص 98 مطبوعه المکتبة العصریة بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف المیم، صیدا رقم الحدیث: 8809 ص 638 مطبوعه دار التوفیقیة للتراث قاهره) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم۔۔۔ الخ جلد 2 صفحه 323 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (التبریزی: مشکوة المصابیح، باب: الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم و فضلها، الفصل الاول، صفحه 86 مطبوعه اصح المطابع و کارخانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث:

493 5 جلد5 صفحہ217 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 10:

حدثنا علی بن عبد اللہ قال: ثنا زید بن الحباب: حدثنی موسی بن عبیدة، قال: أخبرنی قیس بن عبد الرحمن ابن ابی صعصعة عن سعد بن ابراهیم عن أبیه عن جده عبد الرحمن ابن عوف قال:

"کان لا یفارق فیء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باللیل و النهار خمسة نفر من أصحابه أو أربعة لما ینوبه من حوائجه، قال: فجئت فوجدته قد خرج فتبعته، فدخل حائطا من حیطان الأسواف، فصلی فسجد سجدة أطال فیها، فحزنت وبکیت فقلت: لأری رسول اللہ قد قبض اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحه، قال: فرفع رأسه، و تراءیت له، فدعانی، فقال: مالك؟ قلت: یا رسول اللہ سجدت سجدة أطلت فیها فحزنت، و بکیت، وقلت: لأری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد قبض اللہ روحه قال: هذه سجدة سجدتها شکرًا لربّی فیما آتانی فی أمتی، من صلّی علیّ صلاة کتب اللہ له عشر حسنات"

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے پانچ یا چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضروریات کی تکمیل کے لئے دن رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے۔ حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آیا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑی دیر پہلے گھر سے نکل چکے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چل پڑا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "اسواف" کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے نماز ادا کی اور ایک طویل سجدہ کیا۔ حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں غمگین ہو گیا اور رونے

لگا مجھے یہ (صورتحال دیکھ) کر اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح مبارک کو قبض کر لیا ہے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر اقدس سجدہ سے اٹھایا میں آپ کو نظر آیا آپ ﷺ نے مجھے بلا کر پوچھا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا جس کی وجہ سے میں غمگین ہو گیا اور رو پڑا شاید اللہ رب العزت نے اپنے رسول ﷺ کی روح مبارکہ قبض کر لی ہے۔

تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ سجدہ شکر ہے جو میں نے اللہ تعالیٰ کی اس عطا کے شکرانے کے طور پر ادا کیا ہے جو اس نے میری اُمت کے بارے میں مجھے عطا فرمائی ہے۔ کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے گا تو اللہ تعالی اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا۔"

(ابو یعلی: المسند، مسند عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رقم الحدیث:9 85 ص 195 مطبوعه دار للعرفة بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی ﷺ ... الخ، جلد2 ص 24 3 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاة باب: صلاة الشکر رقم الحدیث:81 36 جلد2 ص72 4 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاة علی رسول الله ﷺ، ص 113-112 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (البزار: المسند، مسند عبد الرحمن بن عوف، رقم الحدیث: 1006 جلد3 ص219 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 484 5 جلد5 ص 214- 215 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر 11:

حدثنا مسدد، قال: ثنا بشر بن المفضل، قال: ثنا عبد الرحمن بن اسحاق، عن العلاء بن عبد الرحمن، عن ابیه عن ابی هریرة، قال:

قال رسول اللہ ﷺ:

"من صلّی علیّ مرة واحدة کتب اللہ له عشر حسنات"

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔"

(ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب: ذکر کتبة اللہ جل و علا الحسنات لمن صلی علی صفیه محمد ﷺ مرة واحدة، رقم الحدیث: 905 ص9 3 4، رقم الحدیث 913، ص1 35 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی ﷺ... الخ، جلد2 ص 23 3 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الصلاة (کتاب الوتر) باب: ما جاء فی فضل الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 4 84 ص9 16 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابو یعلی: المسند، شهر بن حوشب، عن ابی هریرة رقم الحدیث: 20 5 6 ص0 114 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی هریرة رضی اللہ عنه رقم الحدیث: 7561-2 6 75، ص24 5 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض)

حدیث نمبر 12:

حدثنا عبد الرحمن بن واقد العطار، قال: ثنا هشیم، قال: ثنا العوام بن حوشب، حدثنی رجل من بنی أسد عن عبد الرحمن بن عمرو، قال:

"من صلّی علی النبی ﷺ کتب (اللہ) له عشر حسنات، و محا عنه عشر سیّئات، و رفع عشر درجات"

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا جس شخص نے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرما دیتا ہے۔"

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاة علی

رسول الله ﷺ، ص 115 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الصلاۃ التطوع و الامامۃ باب: فی ثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ، جلد2 ص99 3 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول الله ﷺ، رقم الحدیث:7 6 ص43 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 13:

حدثنا علی بن عبد الله، قال: ثنا سفیان، عن یعقوب بن زید بن طلحۃ التیمی، قال: قال رسول الله ﷺ:

"أتانی آتٍ من ربی فقال: ما من عبد یصلّی علیك صلاۃ الا صلّی الله علیه بها عشرًا۔

فقام الیه رجل فقال:

یا رسول الله أجعل نصف دعائی لك؟ قال: ان شئت

قال: ألا أجعل ثلثی دعائی لك؟ قال: ان شئت

قال: ألا أجعل دعائی لك کله؟

قال: اذن یکفیك الله همّ الدنیا وهمّ الآخرۃ"

قال شیخ، کان بمکۃ یقال له منیع، لسفیان: عمن اسنده؟

قال: لا أدری

ترجمہ: ''حضرت سیدنا یعقوب بن زید بن طلحۃ التیمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد کہ میرے رب کی طرف سے آنے والا آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ جو بندہ آپ ﷺ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ درود (بصورتِ رحمت) نازل فرمائے گا۔

(یہ سن کر) ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ کیا

میں اپنی دعا کا آدھا حصہ آپ ﷺ پر درود بھیجنے کے لئے خاص نہ کرلوں حضور ﷺ نے فرمایا تیری مرضی ہے۔

آدمی نے پھر عرض کیا میں اپنی دعا کا تہائی حصہ آپ ﷺ پر درود بھیجنے لئے خاص نہ کردوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا تیری مرضی ہے۔

آدمی نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنی تمام دعا آپ ﷺ پر درود بھیجنے کے لئے خاص نہ کر دوں؟ تو اس کے جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر یہ درود تمہارے دنیا و آخرت کے غموں کے علاج کے لئے کافی ہوگا۔

(ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث:87 4 5 جلد 5 ص 215 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (عبد الرزاق: المصنف، ابواب التشهد، باب: الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 114 3 جلد 2 ص 215 مطبوعه ادارة القرآن و العلوم الاسلامیه کراچی) (السبکی: طبقات الشافعية الكبرىٰ، مقدمة المصنف، جلد1 ص128 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

مکہ مکرمہ کے منیع نامی شیخ نے سفیان (بن عینیہ) سے پوچھا: اس (یعقوب بن زید) نے اس (حدیث) کی سند کس سے بیان کی تھی؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔''

حدیث نمبر 14:

حدثنا سعيد بن سلام العطار، قال ثنا سفيان: يعني الثوري عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن الطفيل بن أبي بن كعب، عن أبيه قال:

"كان رسول الله ﷺ يخرج في ثلثي الليل فيقول:

جاءت الراجفة، تتبعها الرادفة، جاء الموت بما فيه، وقال أبي؟

يا رسول الله اني أصلّي من الليل: أفأجعل لك ثلث صلاتي؟

قال رسول الله ﷺ: الشطر

قال: أفأجعل لك شطر صلاتی؟

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الثلثان اکثر

قال: أفأجعل لك صلاتی کلها؟

(قال:) اذن یغفر لك ذنبك كله"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کا دوتہائی حصہ گزر جاتا تو گھر سے باہر تشریف لے آتے اور فرماتے: ہلا دینے والی (قیامت) آ گئی، اس کے پیچھے صور کی دوسری آواز ہو گی، موت اپنے آثار کے ساتھ آ گئی ہے۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں رات کو نماز پڑھتا ہوں تو کیا میں اپنی نماز کا ایک تہائی حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کے لئے خاص کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''آدھا حصہ'' میں نے عرض کیا: کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنی آدھی نماز مقرر کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دوتہائی اکثر ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا: کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اپنی ساری نماز خاص کر دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سارے گناہ معاف کر دے گا۔''

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب صفة القیامة، باب: فی الترغیب فی ذکر الله و ذکر الموت آخر اللیل، و فضل اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 7 5 24 ص 6 73 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة المصنف، جلد1 ص128 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ... الخ، جلد2 ص27 3 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، کتاب الاذکار، باب: فی الصلاة علیه صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 994 3 جلد2 ص120 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورة الاحزاب، رقم الحدیث: 29 36 جلد3 ص0 3 مطبوعه قدیمی کتب خانه آرام باغ کراچی) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب

الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ص 125 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (البیہقی: شعب الایمان، باب: فی حب النبی ﷺ، فصل فی براء ۃ نبینا ﷺ فی النبوۃ، رقم الحدیث: 99 14 جلد2 ص187۔ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للمعروف بہ تفسیرابن کثیر، رقم الحدیث: 5488-89 4 5جلد 5 ص 216 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 15:

حدثنا عبد الله بن مسلمة، قال ثنا سلمة بن وردان، قال سمعت أنس بن مالك يقول:

"ارتقى النبى ﷺ على المنبر درجة فقال: آمين، ثم ارتقى الثانية فقال: آمين، ثم ارتقى الثالثة فقال: آمين، ثم استوى فجلس، فقال أصحابه: على ما أمّنت؟ قال: أتانى جبريل فقال: رغم أنف امرئ ذكرت عنده فلم يصلِّ عليك، فقلت آمين، فقال: رغم أنف امرئ أدرك ابو يه فلم يدخل الجنة، فقلت: آمين، فقال: رغم أنف امرئ ادرك رمضان فلم يغفر له، فقلت، آمين"

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن وردان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے منبر کے ایک درجہ پر قدم رکھا اور فرمایا: آمین ۔ پھر دوسرے درجہ پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: آمین ۔ پھر تیسرے درجہ پر تشریف لے گئے اور فرمایا آمین ۔ پھر آپ ﷺ (منبر شریف پر) سیدھے ہو کر بیٹھ گئے ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے آمین کس بات پر فرمائی؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے پس میں نے

کہا: آمین! اور انہوں نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین (یا ان میں سے ایک کا) زمانہ پایا ہو اور جنت میں داخل نہ ہوا، تو میں نے کہا: آمین! اور انہوں کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو) جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ کی گئی ہو، تو مین نے کہا: آمین!"

(الهیثمی: کشف الاستار، کتاب الادعیة، باب: الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث 3168 جلد 4 ص 49 مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی ﷺ، جلد 2 ص 330 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاة علیه عند ذکره ص 147، مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول الله ﷺ، رقم الحدیث: 31 ص 31-32 مطبوعه المکتبة العصریه صیدا بیروت)

حدیث نمبر 16:

حدثنا مسدد قال: ثنا بشر بن المفضل قال: ثنا عبد الرحمن بن اسحاق عن سعید المقبری عن أبی هریرة قال: قال: رسول الله، ﷺ:

"رغم أنف رجل ذکرت عنده فلم یصلِّ علیّ، و رغم أنف رجل أدرك أبویه عند الکبر فلم یدخلاه الجنة، و رغم أنف رجل دخل علیه رمضان، ثم انسلخ قبل أن یغفر له"

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور اس شخص کی ناک (بھی) خاک آلودہ ہو جس کے سامنے اس کے والدین کو بڑھاپا آ جائے اور وہ ان کے ذریعے (خدمت گزاری کر کے) جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ اس آدمی کی

ناک خاک آلودہ ہو کہ جو رمضان المبارک کو پائے اور گناہوں سے بخشش حاصل نہ کر سکے یہاں تک کہ رمضان المبارک (کا مہینہ) ختم ہو جائے۔"

(الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب: رغم انف رجل ذکرت عندہ، رقم الحدیث: 45 35 ص0 105 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح کتاب الرقائق، باب: ذکر خبر ثان یصرح بمعنی ما ذکرناہ، رقم الحدیث: 8 0 9 ص9 4 3 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ... الخ، جلد2 ص331 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث02 5 5 جلد5 ص 218-219 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی ھریرۃ، رقم الحدیث:1 5 74 ص17 5 رقم الحدیث7 5 85 ص 85 5 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدعاء و التسبیح و التکبیر و التھلیل و الذکر، رقم الحدیث:3 205 جلد2 ص 106 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

حدیث نمبر 17:

حدثنا المقدمی قال: ثنا یزید بن زریع قال: ثنا عبد الرحمن بن اسحاق باسنادہ نحوہ

ترجمہ: "ہمیں المقدمی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد الرحمن بن اسحاق نے اسی سند کے ساتھ اس طرح کی حدیث بیان کی۔"

(الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب: رغم انف رجل ذکرت عندہ، رقم الحدیث: 45 35 ص0 105 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر خبر ثان یصرح بمعنی ما ذکرناہ، رقم الحدیث:908 ص349 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 18:

حدثنا ابو ثابت قال: ثنا عبد العزیز ابن أبی حازم عن کثیر بن زید عن الولید بن رباح عن أبی ھریرۃ

"أن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقی المنبر فقال: آمين، آمين، آمين، فقيل له: يا رسول الله ما كنت تصنع هذا فقال: قال لي جبريل: رغم أنف عبد دخل عليه رمضان لم يغفر له، فقلت: آمين، ثم قال: رغم أنف عبد أدرك أبويه أو أحدهما لم يدخلاه الجنة، فقلت آمين، ثم قال: رغم أنف عبد ذكرت عنده فلم يصل عليك، فقلت، آمين."

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور (تین دفعہ) فرمایا: "آمین، آمین، آمین"۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ فرما ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کیا کیا؟ (یعنی تین بار آمین فرمایا)
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے یہ کہا: جو شخص رمضان مبارک کا مہینہ پائے اور اس کی بخشش نہ ہو اس کی ناک خاک آلود ہو۔ میں نے کہا: "آمین"۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جو بندہ اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کریں (ان کی خدمت گزاری کی وجہ سے وہ اسے جنّت میں جانے کی دعا نہ دیں) اس کی ناک خاک آلود ہو تو میں نے کہا: آمین۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے یہ کہا: اس بندہ کی ناک خاک آلود ہو (یعنی وہ ذلیل ورسوا ہو) جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جائے پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے تو میں نے کہا: "آمین"۔

(ابن خزيمة: الصحيح، كتاب الصيام، باب: استحباب الاجتهاد فی رمضان لعل الرب عز و جل برافته ورحمته، رقم الحديث: 1888 جلد3 ص192 مطبوعه للمكتب الاسلامى بيروت) (ابن حبان: الصحيح، كتاب الرقائق، باب: ذكر رجاء دخول الجنان للمصلى على للمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذكره مع خوف دخول النيران عند اغضائه عنه كما كلما ذكره، رقم الحديث: 907 ص349 مطبوعه دار للمعرفة بيروت، لبنان) (البخارى:

الادب المفرد، باب: من ذکر عندہ النبی ﷺ فلم یصلّ علیه، رقم الحدیث: 6 24 ص 8 16 مطبوعه المکتبة الاثریة سانگله هل) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ ... الخ، جلد 2 ص 331 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الشربینی: تفسیر الخطیب الشربینی المعروف به تفسیر السراج المنیر، زیر آیت (سورۃ الاحزاب: 56) جلد 3 ص 337 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب: فیمن ذکر عندہ فلم یصل علیه، رقم الحدیث: 19 173 جلد 10 ص 189 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفیٰ، ابواب مرضه و وفاته، الباب الرابع و الاربعون: فی ذم من ذکر عندہ فلم یصل علیه رقم الحدیث 9 5 15 ص 824 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهیثمی: کشف الاستار، کتاب: الادعیة، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 9 16 3 جلد 4 ص 9 4 مطبوعه دار الرسالة العالمیة بیروت)

حدیث نمبر 19:

حدثنا محمد بن اسحاق قال: ثنا ابن أبي مريم قال: ثنا محمد بن هلال حدثني سعد بن اسحاق بن كعب بن عجرة عن أبيه عن كعب بن عجرة قال: قال رسول الله ﷺ:

"احضروا المنبر، فحضرنا، فلما ارتقى الدرجة قال: آمين، ثم ارتقى الدرجة الثانية فقال: آمين، ثم ارتقى الدرجة الثالثة فقال: آمين، فلما فرغ نزل عن المنبر، قال: فقلنا له: يا رسول الله لقد سمعنا منك اليوم شيئًا ما كنا نسمعه، قال: ان جبريل عرض لي فقال: بعد من ادرك رمضان فلم يغفر له، فقلت: آمين، فلما رقيت الثانية قال: بعد من ذكرت عنده فلم يصلِّ عليك، فقلت: آمين، فلما رقيت الثالثة قال: بعد من أدرك أبويه الكبر أو أحدهما فلم يدخلاه الجنة، فقلت: آمين!"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منبر لے آؤ تو ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) منبر لے

آئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پہلے درجہ پر جلوہ فرما ہوئے تو کہا: آمین، پھر دوسرے درجے پر جلوہ گر ہوئے تو فرمایا: آمین، پھر تیسرے درجے پر جلوہ فگن ہوئے تو فرمایا: آمین، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خطبہ سے) فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے تشریف لائے۔ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آج آپ کو ایسی چیز فرماتے ہوئے سنا ہے جو اس سے قبل ہم نہیں سنتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تو کہا: (رحمتِ الٰہی سے) دور ہو جائے وہ شخص جو رمضان المبارک کا مہینہ پائے پھر اس کی مغفرت نہ کی جائے تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں دوسرے درجے پر گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: (رحمتِ الٰہی سے) دور ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں تیسرے درجے پر گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: (رحمتِ الٰہی سے) دور ہو جائے وہ شخص جو اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پائے پھر وہ اسے جنت میں داخل نہ کرا سکیں تو میں نے کہا: آمین!"

(الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلة، رقم الحدیث: 14 74 جلد: 5 ص 80 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم... الخ، جلد 2 ص 330 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 3 ص 17 مطبوعہ المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاة علیہ عند ذکرہ، ص 7 14 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 72 15 جلد 2 ص 216 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 20:

حدثنا جعفر بن ابراهيم بن محمد بن على بن عبد الله بن جعفر ابن أبي طالب عمن أخبره من أهل بلده عن على بن حسين ابن على أن رجلاً كان يأتي كل غداة فيزور قبر النبي ﷺ و يصلى عليه و يصنع من ذلك ما اشتهره عليه على بن الحسين، فقال له على بن الحسين: ما يحملك على هذا؟ قال: احب التسليم على النبي ﷺ فقال له على بن الحسين: هل لك أن أحدثك حديثًا عن أبي؟ قال: نعم، فقال له على بن حسين: أخبرني أبي عن جدى أنه قال: قال رسول الله ﷺ:

"لا تجعلوا قبري عيدًا، و لا تجعلوا بيوتكم قبورًا، و صلوا علىّ و سلموا حيثما كنتم، فسيبلغني سلامكم وصلاتكم"

ترجمہ: ''حضرت جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے شہر (یا اپنے اہلبیت کرام) کے اس فرد سے جس نے انہیں خبر بیان کی تھی۔ اس نے حضرت سیدنا علی بن حسین بن علی (المعروف سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) سے روایت بیان کی کہ ایک شخص ہر صبح نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرتا تھا اور آپ ﷺ پر درود پڑھتا تھا اور اس میں سے وہ کچھ کرتا تھا جسے حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے مشہور کر دیا (یا مشاہدہ فرمایا) تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا: تم یہ کام کیوں کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں نبی کریم ﷺ پر سلام پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ تو حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے اسے کہا: کیا میں تجھے اپنے والد (حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ) سے ایک حدیث سناؤں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں

(سنائیے)! تو حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے خبر دی وہ میرے دادا (حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ) سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ (کہ سال میں صرف دو مرتبہ اس کی زیارت کرو بلکہ کثرت سے اس کی زیارت کیا کرو) اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بناؤ (کہ ان میں نماز ہی نہ پڑھو) اور تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود وسلام پڑھو تمہارا درود وسلام مجھے پہنچ جاتا ہے۔"

(ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب صلاة التطوع و الامامة، باب: عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اتیانه، جلد2 ص 8 26 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (ابو یعلیٰ: المسند، مسند علی بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:9 46 ص124- 125 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث:28 5 5 جلد5 ص 224 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الرابع: فی تبلیغه صلی اللہ علیہ وسلم سلام من یسلم علیه ورده السلام ص0 16 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (النبهانی: سعادة الدارین فی الصلاة علی سید الکونین، الباب الثانی: فیما ورد فی فضل الصلاة و التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحادیث النبویة، حرف: اللام، ص 94 مطبوعه النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی لاهور)

حدیث نمبر 21:

حدثنا مسدد قال ثنا یحی عن سفیان حدثنی عبد اللہ ابن السائب عن زاذان عن عبد اللہ هو ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"ان للہ فی الارض ملائکة سیّاحین یبلغونی من امتی السّلام"

ترجمہ:"حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے پھرتے رہتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔"

(احمد بن حنبل: المسند، مسند عبد اللہ بن مسعود، رقم الحدیث:3666 ص 277، رقم الحدیث:210 4 ص 315، رقم الحدیث:20 4 3 ص 23 3 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب السهو) باب: التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1283 ص8 25 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب: فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم

الحدیث: 2774 جلد2 ص409 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب: ذکر البیان بأن سلام المسلم علی المصطفی ﷺ یبلغ ایاہ ذلک فی قبرہ، رقم الحدیث: 914 ص135 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث:3627 جلد 3 ص 29 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ... الخ، جلد2 ص326 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن ابی شیبہ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع و الامامۃ، باب: فی ثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ، جلد2 ص399، کتاب الفضائل باب: ما اعطی اللہ تعالیٰ محمدًا ﷺ، جلد7 ص428 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابو یعلیٰ: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:5210 ص195 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (البزار: المسند، مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 1924 جلد: 5 ص307 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر ، باب: حرف الألف، رقم الحدیث: 5235 ص 176 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح ، باب الصلوۃ علی النبی ﷺ و فضلھا، الفصل الثانی: ص 86 مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ، رقم الحدیث:8215 جلد2 ص218 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (نووی: تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، رقم الحدیث: 9204 جلد:7 ص19 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث2755 جلد5 ص 225 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی کوئٹہ) (الذھبی: معجم الشیوخ، ابراھیم بن احمد بن حاتم، ص97 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

باب3: عرض الصلاة عليه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا پیش ہونا

حدیث نمبر22:

حدثنا علی بن عبد الله، قال: ثنا حسین بن علی الجعفی، قال: ثنا عبد الرحمن بن یزید بن جابر سمعته یذکر، عن أبی الأشعث الصنعانی، عن أوس بن أوس أن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"ان من أفضل أیامکم یوم الجمعة فیه خلق آدم، وفیه قبض، وفیه النفخة، وفیه الصعقة، فأکثروا علیّ من الصلاة فان صلاتکم معروضة علیّ، قالوا: یارسول الله کیف تعرض علیك صلاتنا وقد أرمت؟ یقولون: قد بلیت قال:

إنّ الله حرّم علی الارض أن تاکل اجساد الأنبیاء"

ترجمہ: ''حضرت ابو الاشعث صنعانی نے حضرت سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں جمعۃ المبارک کا دن سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا گیا اور اسی میں ان کی روح مبارک قبض کی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بے ہوش ہوں گے پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بھلا ہمارا درود پڑھنا کس طرح پیش ہوگا؟ حالانکہ آپ کے جسدِ مبارک پر ایک زمانہ گزر چکا ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔"

(ابی داؤد: السنن، کتاب الصلاۃ، باب: تفریع ابواب الجمعۃ و فضل یوم الجمعۃ و لیلۃ الجمعۃ، رقم الحدیث: 7 104 ص 219، کتاب الوتر، باب: فی الاستغفار، رقم الحدیث 31 15 ص 13 3 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب الجمعۃ)، باب اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ یوم الجمعۃ، رقم الحدیث: 75 13 ص 279 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب اقامۃ الصلاۃ)، باب: فی فضل الجمعۃ، رقم الحدیث: 1084 ص 188 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الصلاۃ، باب: فی فضل الجمعۃ، رقم الحدیث: 72 15 جلد 1 ص 445 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب: الرقائق، باب: ذکر البیان بان صلاۃ من صلی علی المصطفی ﷺ من أمتہ تعرض علیہ فی قبرہ، رقم الحدیث: 910 ص 0 35 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الجمعۃ، رقم الحدیث: 7 105، جلد 1، ص 87 3 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث اوس بن أوس الثقفی، رقم الحدیث: 2 16 16 ص 1106 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب: صلاۃ التطوع والامامۃ، باب: فی ثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ، جلد 2 ص 98 3، ص 99 3 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، باب من اسمہ اوس، باب: فضل الجمعۃ، رقم الحدیث 89 5 جلد 1 ص 216-217 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الجمعۃ، ص ۱۲۰ مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (البیہقی: السنن الکبریٰ، کتاب الجمعۃ باب: ما یومر مربہ فی لیلۃ الجمعۃ و یومہا من کثرۃ الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، جلد 3 ص 248-9 24 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف الألف، رقم الحدیث: 80 24 ص 185 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ) (المنذری: الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ... الخ، جلد 2 ص 29 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، باب: الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: 295 ص 98 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفی، ابواب مرضہ و وفاتہ ﷺ، الباب السادس و الاربعون: فی انہ لا یبلی ﷺ، رقم الحدیث 2 6 15 ص 825 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 17 5 5 جلد 5، ص 223 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 23:

حدثنا سلیمان بن حرب، قال: ثنا جریر بن حازم، قال سمعت

الحسن يقول: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:

"لا تأكل الارض جسد من كلّمه روح القدس"

ترجمہ: ''حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) نے کلام کیا ہو، زمین اس کا جسم نہیں کھائے گی۔''

(ابن کثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن کثير، رقم الحديث 5519 جلد 5 ص 223 مطبوعه مکتبه رشيديه سرکی روڈ کوئٹه) (السخاوی: القول البديع فی الصلاة على الحبيب الشفيع، فوائد نختم بها، الباب الرابع (السادسة: رسول الله حيى على الدوام)، ص 173 مطبوعه دار الکتاب العربی بيروت، لبنان) (السيوطی: الخصائص الکبرىٰ، ذکر ما وقع عند وفاته صلی اللہ علیہ وسلم من المعجزات و الخصائص، باب: اختصاصه صلی اللہ علیہ وسلم بعدم بلاء جسده جلد 2 ص 489 مطبوعه مکتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنی سٹريٹ اردو بازار لاہور) (ابن قيم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام على خير الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة على رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحديث 59 ص 41 مطبوعه المکتبة العصريه صيدا بيروت، لبنان)

حدیث نمبر 24:

حدثنا ابراهيم بن الحجاج قال: ثنا وهيب عن أيوب قال:

" بلغني و الله أعلم أن ملكًا مؤكل بكل من صلّى على النبى حتى يبلغه النبى صلی اللہ علیہ وسلم"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ایوب (السختیانی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے مجھے پتا چلا ہے کہ ایک فرشتہ اس (کام) پر مقرر کیا گیا ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھے تو اسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دے۔''

(السخاوی: القول البديع فی الصلاة على الحبيب الشفيع، الباب الرابع: فی تبليغه صلی اللہ علیہ وسلم سلام من يسلم عليه ورده السلام، ص 165 مطبوعه دار الکتاب العربی بيروت، لبنان) (ابن قيم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام على خير الانام، الباب الثانی: فی المراسيل و الموقوفات، ص 54 مطبوعه المکتبة العصريه

صیدا بیروت) (السیوطی: الخصائص الکبری، ذکر ما وقع عند وفاته ﷺ من المعجزات و الخصائص، باب: حیاته ﷺ فی قبره و صلاته فیه و توکیل ملک بقبره یبلغه السلام علیه ورده علی من سلم علیه جلد 2 ص490 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر 25:

حدثنا سلیمان بن حرب، قال: ثنا حماد بن زید، قال: ثنا غالب القطان، عن بکر بن عبد الله المزنی: قال رسول الله ﷺ:

"حیاتی خیر لکم، تحدثون و یحدّث لکم، فاذا أنامت کانت وفاتی خیرًا لکم، تعرض علیّ أعمالکم، فان رأیت خیرا حمدت الله، و ان رأیت غیر ذلك استغفرت الله لکم"

ترجمہ: ''حضرت بکر بن عبد اللہ المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری زندگی تمہارے لئے خیر ہے کہ تم مجھ سے ہم کلام ہوتے ہو اور میں تم سے ہم کلام ہوتا ہوں اور جب میں وصال پا جاؤں گا تو میرا وصال بھی تمہارے لئے خیر ہے کہ تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں اگر میں بہتر اعمال دیکھوں تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں اور اگر اس کے علاوہ (برے اعمال) دیکھوں تو تمہارے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

(البزار: المسند، مسند عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 1925 جلد5 ص308 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (العجلونی: کشف الخفاء و مزیل الالباس، حرف الحاء المهملة، رقم الحدیث: 1176 جلد1 ص327 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب علامات النبوة، باب: ما یحصل لأمته ﷺ، من استغفار بعد وفاته، رقم الحدیث: 1425 جلد8 ص427 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن جوزی: الوفاء بأحوال المصطفی ﷺ، ابواب مرضه و وفاته ﷺ، الباب السابع و الاربعون: فی عرض أعمال امته علیه ﷺ، رقم الحدیث: 1564 ص 826 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف الحاء، رقم الحدیث: 3771 ص:282 مطبوعه دار التوفیقیة للتراث قاهره) (ابن سعد: الطبقات الکبری، ذکر ما قرب لرسول الله ﷺ من اجله، جلد 2 ص347 مطبوعه مکتبه عمریه کانسی روڈ کوئٹہ) (الهندی:

کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الفضائل، الباب الاول: فی فضائل نبینا محمد ﷺ و اسمائه وصفاته البشریة، الفصل الثالث: فی فضائل متفرقة تنبئ عن التحدیث بالنعم، رقم الحدیث: 31900 جلد11، صفحہ 183 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الرابع: فی تبلیغه ﷺ سلام من یسلم علیه ورده السلام صفحہ165-166 مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت، لبنان) (الهیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الجنائز، باب: مایحصل لامته منه فی حیاته وبعد ووفاته، رقم الحدیث: 845، جلد1، صفحہ397، مطبوعہ دارالرسالة العالمیة بیروت)

حدیث نمبر 26:

حدثنا الحجاج بن المنهال، قال: ثنا حماد بن سلمة، عن کثیر أبی الفضل، عن بکر بن عبدالله: ان رسول الله ﷺ قال:

"حیاتی خیر لکم، و وفاتی لکم خیر، تحدثون فیحدث لکم، فاذا أنامت عرضت علیّ اعمالکم فان رأیت خیرًا حمدت الله، وإن رأیت شرًّا استغفرت الله لکم"

ترجمہ: ”حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میری زندگی تمہارے لیے خیر ہے اور میرا وصال بھی تمہارے لئے خیر ہے۔ (زندگی یوں خیر ہے کہ) تم مجھ سے ہم کلام ہوتے ہو اور میں تم سے ہم کلام ہوتا ہوں اور جب میں وصال فرما جاؤں گا تو تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے پس اگر میں بہتر اعمال دیکھوں گا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا اور اگر میں برے اعمال دیکھوں گا تو میں تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا۔“

(عبد الهادی: الصارم المنکی، فصل: فی علم النبی ﷺ بمن یسلم علیه، ص 193 مطبوعہ دار الباز للنشر و التوزیع مکة المکرمة) (الزرقانی: شرح العلامة الزرقانی، الفصل الرابع: ما اختص به ﷺ من الفضائل و الکرامات، جلد 7 ص 373 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن عدی: الکامل فی الضعفاء الرجال، خراش بن عبدالله، جلد3 ص335 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: الخصائص الکبریٰ، باب: حیاته ﷺ فی قبره و صلاته فیه و توکیل ملک بقبره... الخ، جلد 2 ص 491

مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر 27:

حدثنا عبد الرحمن بن واقد العطار، قال: ثنا هشيم، قال: ثنا حصين بن عبد الرحمن، عن يزيد الرقاشي:

"ان ملكًا موكل يوم الجمعة، من صلّى على النّبى ﷺ يبلغ النّبى ﷺ يقول: ان فلانًا من أُمّتك صلّى عليك"

ترجمہ: حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک ایک فرشتہ جمعۃ المبارک کے دن مقرر رہتا ہے جو کوئی بھی نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا ہے وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اس کا درود پہنچاتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ ﷺ کی امت میں سے فلاں آدمی نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔"

(ابن ابی شیبہ: للمصنف، کتاب صلاۃ التطوع و الامامۃ، باب: فی ثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ، جلد 2 ص 399، کتاب الفضائل، باب: ما أعطی اللہ تعالیٰ محمد ﷺ، جلد 7 ص 443 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاوّل: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث 5& ص 40، الباب الثانی: فی المراسیل والموقوفات رقم الحدیث: 110 ص 45 مطبوعہ للمکتبۃ العصریہ صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الرابع: فی تبلیغہ ﷺ سلام من یسلم علیہ وردہ السلام، ص 65 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 28:

حدثنا مسلم، قال: ثنا مبارك عن الحسن، عن النبى ﷺ قال:

"أكثروا علىّ الصلاة يوم الجمعة"

ترجمہ: "حضرت سیدنا حسن (بصری رحمۃ اللہ) سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو۔"

(ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، رقم الحدیث: 110 ص 45 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: للمصنف، کتاب صلاۃ التطوع و الامامۃ، باب: فی ثواب الصلاۃ

على النبى ﷺ، جلد2 ص399 مطبوعه مكتبه امداديه ملتان) (ابن سنى: كتاب عمل اليوم و الليلة، باب: الاكثار من الصلاة على النبى ﷺ يوم الجمعة، رقم الحديث: 381 ص 133 مطبوعه نور محمد كارخانه تجارت كتب آرام باغ، كراچى)

حدیث نمبر 29:

حدثنا سلم بن سليمان الضبى، قال: ثنا أبو حرة، عن الحسن، قال: قال رسول الله ﷺ:

"أكثروا عليَّ الصلاة يوم الجمعة، فإنها تعرض عليَّ"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو بے شک وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

(ابن ابى شيبه: المصنف، كتاب صلاة التطوع والامامة، باب: فى الثواب الصلاة على النبى ﷺ، جلد2 ص399 مطبوعه مكتبه امداديه ملتان) (السخاوى: القول البديع فى الصلاة على الحبيب الشفيع، الباب الرابع: فى تبليغه ﷺ سلام من يسلم عليه ورده السلام ص162 مطبوعه دار الكتاب العربى بيروت، لبنان)

باب4: الامر بالصلاۃ فی البیوت

''گھروں میں درود پاک پڑھنے کا حکم''

حدیث نمبر 30:

حدثنا ابراهيم بن حمزة، قال: ثنا عبد العزيز ابن محمد، عن سهيل، قال: جئت أُسلّم على النبى ﷺ و حسن ابن حسين يتعشى فى بيت عند النبى ﷺ، فدعانى فجئته فقال: أدنُ فتعش، قال: قلت: لا أريده، قال: مالى رأيتك وقفت؟ قال: وقفت أُسلّم على النبى ﷺ، قال: اذا دخلت المسجد فسلّم عليه، ثم قال: ان رسول الله ﷺ قال:

"صلّوا فى بيوتكم ولا تجعلوا بيوتكم مقابر، لعن الله يهود، اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد، و صلّوا علىّ فان صلاتكم تبلغنى حيثما كنتم"

ترجمہ: ''حضرت سہیل رحمۃ اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ (کی قبر) مبارک پر سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا اور حضرت حسن بن حسین نبی کریم ﷺ (کی قبر) کے پاس ایک گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے مجھے بلایا تو میں آ گیا پھر انہوں نے فرمایا: قریب آ کر کھانا کھاؤ۔ میں نے عرض کیا: مجھے کھانے کی طلب نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں کھڑا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: میں نبی کریم ﷺ پر سلام عرض کرنے کے لئے کھڑا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: جب تم مسجد میں داخل ہو تو آپ ﷺ پر سلام

بھیجو پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا اور مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔"

(عبد الرزاق: المصنف، کتاب الجنائز باب، السلام علی القبر النبی ﷺ، رقم الحدیث: 726 6 جلد 3 ص77 5 مطبوعہ ادارۃ القرآن و العلوم اسلامیۃ کراچی) (قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، الباب الرابع، الفصل السابع: فی تخصیصہ ﷺ بتبلیغ صلاۃ من صلی علیہ وسلم من الانام، جلد 2 ص 82 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث:111 ص4 5 مطبوعہ المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الرابع: فی تبلیغہ ﷺ سلام من یسلم علیہ وردہ السلام، ص160-1 16 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

باب5: ذکر البخیل بالصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے بخل کرنے والے کا ذکر''

حدیث نمبر 31:

حدثنا اسماعیل ابن أبی أویس، حدثنی أخی، عن سلیمان بن بلال، عن عمرو ابن أبی عمرو، عن علی بن حسین، عن أبیه: أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"انّ البخیل لمن ذکرت عندہ فلم یصلِّ علیّ"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ شخص بخیل ہے، جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

(ابی یعلی: المسند، الحسین بن علی بن ابی طالب، رقم الحدیث: 770 6 ص 1182 مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدعاء و التسبیح و التکبیر و التهلیل و الذکر، رقم الحدیث: 3 205 جلد2 ص 106 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: التغلیظ فی ترک الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا ذکر، رقم الحدیث: 84 3 ص 4 13 مطبوعہ نور محمد کتب خانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجلاله و توقیرہ، رقم الحدیث7 6 15 جلد2 ص 214 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، للبنان) (قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الرابع، الفصل السادس: فی ذم من لم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اثمه، جلد2 ص 79-80 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی پشاور)

حدیث نمبر 32:

حدثنا یحی بن عبد الحمید، قال: ثنا سلیمان بن بلال، عن عمارۃ بن غزیه عن عبد اللہ بن علی بن الحسین عن أبیه عن جدہ قال: قال

رسول اللہ ﷺ:

"البخیل من ذکرت عنده فلم یصلِّ عليّ صلّى الله عليه وسلم تسليمًا"

قال القاضی: اختلف یحی الحمانی و أبوبكر ابن أبي أويس في اسناد هذا الحديث فرواه أبوبكر عن سليمان عن عمرو ابن أبي عمرو۔ ورواه الحمانی عن سليمان بن بلال عن عمارة بن غزية، و هذا حديث مشتهر عن عمارة بن غزية، ورواه عنه خمسة بعد سليمان بن بلال و عمرو بن الحارث

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبد اللہ بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم نے اپنے والد (حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما) سے انہوں نے اُن کے دادا (حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔صلی اللہ علیہ وسلم تسلیمًا۔"

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، ص 2 15 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الدعوات، باب: رغم انف رجل ذکرت عندہ، رقم الحدیث: 46 35 ص 1050-1 105 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق باب: ذکر نفی البخل عن للمصلی علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 909 ص 0 35 مطبوعہ دار للمعرفۃ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: للمسند، حدیث الحسین بن علی رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 6 173 ص 146 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (للمنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ... الخ، جلد2 ص 332 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: للمعجم الکبیر، و ما أسند الحسین بن علی رضی اللہ عنہ رقم الحدیث: 2885 جلد3 ص 127-128 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (البیہقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی ﷺ و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث 7 6 15 جلد2 ص 214

مطبوعه دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة المصنف، جلد 1 ص 128 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ باب: الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: 301 ص 99 مطبوعه المکتبة العصریه صیدا بیروت، لبنان)

قال القاضی:

قاضی (امام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی المالکی المتوفی ۲۸۲ھ مصنف ھذا الکتاب) کہتے ہیں:

اس حدیث کی سند میں یحییٰ الحمانی اور ابوبکر بن ابی اویس کا اختلاف ہے، ابوبکر نے اسے سلیمان عن عمرو بن ابی عمرو (کی سند سے) بیان کیا، اور حمانی نے اسے سلیمان بن بلال عن عمارہ بن غزیہ (کی سند) سے بیان کیا اور یہ حدیث عمارہ بن غزیۃ سے مشہور ہے۔ سلیمان بن بلال اور عمرو بن الحارث کے علاوہ اسے عمارہ بن غزیۃ سے پانچ راویوں نے بیان کیا ہے۔"

حدیث نمبر 33:

فحدثنا به أحمد بن عیسی، قال: ثنا عبد اللہ بن وهب، اخبرنی عمرو و هو ابن الحارث بن یعقوب عن عمارة یعنی ابن غزیة، أن عبد اللہ بن علی بن حسین حدثه أنه سمع أباه یقول: قال رسول اللہ ﷺ:

"إنّ البخیل من ذکرت عنده فلم یصلّ علیّ"۔

قال: هکذا رواه عمرو بن الحارث أرسله عن علی بن حسین، عن النبی ﷺ

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبد اللہ بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم نے اپنے والد (حضرت سیدنا علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم) کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک وہ شخص بخیل ہے، جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر

درود نہ بھیجے۔"

(ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: التغلیظ فی ترک الصلاة علی النبی ﷺ اذا ذکر، رقم الحدیث: 384 ص 134 مطبوعه نور محمد کتب خانه آرام باغ کراچی) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول الله ﷺ، رقم الحدیث: 63 ص 42 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاة علیه عند ذکره ص 215 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث: 1565 جلد 2 ص 213 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (التبریزی: مشکوة المصابیح، باب: الصلوة علی النبی ﷺ و فضلها، الفصل الثالث، ص 187 صح المطابع کارخانه تجارت کتب مقابل آرام باغ کراچی)

(امام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی المالکی رحمۃ اللہ نے) کہا: عمرو بن الحارث نے اسے علی بن الحسین عن النبی ﷺ (کی سند) سے اسی طرح مرسلاً بیان کیا ہے۔"

حدیث نمبر 34:

قال القاضی: و ثنا به ابراهیم بن حمزة، قال: ثنا عبد العزیز یعنی ابن محمد الدراوردی، عن عمارة، و هو بن غزیة عن عبد الله بن حسین، قال: قال علی ابن أبی طالب: قال رسول الله ﷺ:

"إنّ البخیل الذی اذا ذکرت عنده لم یصلّ علیّ۔ ﷺ

هکذا رواه الدراوردی، أرسله عن عبد الله بن علی بن حسین، عن علی رضی اللہ عنہ۔

ترجمہ: "قاضی (امام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی المالکی رحمۃ اللہ مصنف هذا الکتاب) نے کہا: اور ہمیں ابراہیم بن حمزہ نے یہ حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبد العزیز یعنی ابن محمد الدراوردی نے حدیث بیان کی انہوں نے عمارۃ بن غزیۃ سے، انہوں نے عبد اللہ بن (علی بن) حسین سے، انہوں نے حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: بے شک وہ بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

(ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث: 64 ص 42 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ و فضلھا، الفصل الثالث، ص 87 مطبوعہ اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الدعوات، باب، رغم انف رجل ذکرت عندہ، رقم الحدیث: 46 35، ص 0 105، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 66 15 جلد 2 ص 213 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الخازن: لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر الخازن، زیر آیت (سورۃ الاحزاب: 56) جلد 3 ص 11 5 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

دراوردی نے اسے عبد اللہ بن علی بن حسین عن علی رضی اللہ عنہ (کی سند) سے اسی طرح مرسلاً روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر 35:

وحدثنا بہ اسحاق بن محمد الفروی، قال: ثنا اسماعیل بن جعفر، عن عمارۃ بن غزیۃ، انہ سمع عبد اللہ بن علی بن حسین، یحدث عن أبیہ، عن جدہ: أن رسول اللہ ﷺ قال:

"اِنّ البخیل من ذکرت عندہ فلم یصلّ علیّ"

ترجمہ: "حضرت عمارہ بن غزیہ نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے اپنے والد (حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا، انہوں نے اُن کے دادا (حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ﷺ۔"

(ابو یعلی: المسند، مسند الحسین بن علی بن أبی طالب، رقم الحدیث: 770 6 ص 1182 مطبوعہ

دار المعرفة بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ ... الخ، جلد 2 ص 332 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (البیہقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 1586 جلد 2 ص 214 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدّعاء و التسبیح و التکبیر و التہلیل و الذکر، رقم الحدیث: 2053 جلد 2 ص 106 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 4995 جلد 5 ص 218 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب: ذکر نفی البخل عن المصلی علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 909 ص 350 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 36:

حدثنا به علی بن عبد الله بن جعفر بن نجیح قال: قال أبی: ثنا عمارة بن غزیة أنه سمع عبد الله بن علی بن حسین، یحدث عن أبیه، عن جده عن رسول الله ﷺ بمثله

قال القاضی: وصل عبدالله بن جعفر اسناده کما ثنا به الفروی، عن اسماعیل بن جعفر، و کما ثنا به الحمانی، عن سلیمان ابن بلال

ترجمہ: ''حضرت عمارۃ بن غزیہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن علی بن الحسین رضی اللہ عنہم کو اپنے والد (حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما) سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے ان کے دادا (حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما) سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس جیسی حدیث بیان کی۔''

قاضی (اسماعیل بن اسحاق الجہضمی المالکی رحمۃ اللہ) نے کہا: جس طرح ہمیں الفروی نے اسماعیل بن جعفر سے اور الحمانی نے سلیمان بن بلال سے حدیث بیان کی، اسی طرح عبداللہ بن جعفر نے موصولاً بیان کی۔

حدیث نمبر 37:

حدثنا حجاج بن المنهال، قال: ثنا حماد بن سلمة، عن معبد بن هلال العنزی قال: حدثنی رجل من أهل دمشق، عن عوف بن مالك عن أبی ذر أن رسول الله ﷺ قال:

"إنّ أبخل الناس من ذکرت عنده فلم یصلّ علیّ"۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

(ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، رقم الحدیث: 97 ص 1 5 مطبوعہ للمکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 5 5 جلد5 ص 218 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، ص 4 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 38:

حدثنا سلیمان بن حرب، قال: ثنا جریر بن حازم، قال: سمعت الحسن یقول: قال رسول الله ﷺ:

"بحسب امرئ فی البخل أن أذکر عنده فلا یصلّی علیّ"۔

''حضرت جریر بن حازم روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن (بصری رحمہ اللہ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے بخیل ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

(ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 5 5، جلد5، ص 218 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب

الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، ص 2 15 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل والموقوفات، رقم الحدیث: 112 ص 4 5 مطبوعہ للمکتبۃ العصریۃ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 39:

حدثنا سلم بن سلیمان الضبی، قال: ثنا أبو حرۃ عن الحسن، قال: قال رسول اللہ ﷺ:

"کفی بہ شحًا أن یذکرنی قوم فلا یصلّون علیّ"

ترجمہ: "ابو حرہ نے حضرت سیدنا حسن (بصری) رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کے کنجوس ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میرا ذکر اس کے سامنے کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

(ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل والموقوفات، رقم الحدیث: 113 ص 54 مطبوعہ للمکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: للمصنف، کتاب الصلاۃ التطوع والامامۃ، باب: فی ثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ، جلد 2 ص 399 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر 40:

حدثنا عارم، قال: ثنا جریر بن حازم، عن الحسن قال: قال رسول اللہ ﷺ:

"أکثروا علیّ من الصلاۃ یوم الجمعۃ"

ترجمہ: "حضرت سیدنا حسن (بصری رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعۃ المبارک کے روز مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو۔"

(ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل والموقوفات، رقم الحدیث: 114 ص 4 5 مطبوعہ للمکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (الشافعی: للمسند، کتاب ایجاب الجمعۃ، ص 70 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

❖❖❖❖❖

باب6: الصلاة عليه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طريق الجنة

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود (بھیجنا) جنت کا راستہ ہے۔''

حدیث نمبر 41:

حدثنا اسماعيل بن أبي أويس، قال: ثنا سليمان ابن بلال، عن جعفر عن ابيه: أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"من ينسى الصّلاة عليّ خطئ أبواب الجنة"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا جعفر رحمۃ اللہ اپنے والد (حضرت سیدنا محمد بن علی الباقر رحمۃ اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے مجھ پر درود بھیجنا بھلا دیا تو وہ جنت کے دروازوں سے بھٹک گیا۔''

(ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث04 5 5 جلد5 ص 219 مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه)

حدیث نمبر 42:

حدثنا علی بن عبد الله قال: ثنا سفيان قال: قال عمرو عن محمد بن علی بن حسين قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"من ينسى الصّلاة (عليّ) خطئ طريق الجنة"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔''

(ابن ماجه: السنن، كتاب الصلاة (ابواب اقامة الصلاة والسنة فيها)، باب: الصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقم الحديث: 908، ص8 15 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث03 5 5 جلد5 ص219 مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه)

(ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و للموقوفات، رقم الحدیث: 115- 116 ص 55 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

قال سفیان قال رجل بعد عمرو، سمعت محمد بن علی یقول: قال رسول اللہ ﷺ:

"من ذکرت عندہ فلم یصلّ علیّ خطئ طریق الجنّۃ"

ثم سمی سفیان الرجل فقال: ھو بسام وھو الصیرفی

ترجمہ: "حضرت عمرو (بن دینار) کے علاوہ ایک اور دوسرے آدمی نے کہا میں نے حضرت سیدنا محمد بن علی (رضی اللہ عنہما) کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور پھر اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پھر سفیان رحمۃ اللہ نے اس آدمی کا نام بتایا کہ وہ بسام الصیرفی ہیں۔"

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، ص 1 15 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی للمراسیل و للموقوفات، رقم الحدیث: 117 ص 55 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 73 15 جلد 2 ص 215 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 43:

حدثنا سلیمان بن حرب، و عارم، قال: ثنا حماد بن زید، عن عمرو، عن محمد بن علی قال: قال رسول اللہ ﷺ:

"من نسی الصّلاۃ علیّ خطئ طریق الجنّۃ"

ترجمہ: "حضرت سیدنا محمد بن علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر درود پڑھنا بھلا دیا تو اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔"

(السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف المیم، رقم الحدیث: 0 906 ص 5 65

مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی ﷺ واجلالہ وتوقیرہ، رقم الحدیث: 73 15، جلد2، صفحہ 216، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ . . . الخ، جلد 2 ص2 3 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق للمصطفیٰ ﷺ، الباب الرابع، الفصل السادس: فی ذم من لم یصل علی النبی ﷺ واثمہ، جلد2 ص 80 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خانی بازار پشاور)

حدیث نمبر 44:

حدثنا ابراھیم بن حجاج قال: ثنا وھیب، عن جعفر بن محمد، عن أبیہ: أن النبی ﷺ قال:

"من ذکرت عندہ فلم یصلّ (علیّ) فقد خطئ طریق الجنۃ"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت سیدنا محمد بن علی الباقر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا پس تحقیق اس نے جنت کا راستہ بھلا دیا۔''

(قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق للمصطفیٰ ﷺ، الباب الرابع، الفصل السادس: فی ذم من لم یصل علی النبی ﷺ واثمہ، جلد2 ص 80 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الفضائل، باب: ما اعطیٰ اللہ تعالیٰ محمدًا ﷺ، جلد7 ص 443 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف المیم، رقم الحدیث: 79 86 ص30 6 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ)

❖❖❖❖❖❖

باب 7: الصلاۃ علی انبیاء اللہ و رسلہ

''اللہ تعالیٰ کے انبیاء ورسل پر درود بھیجنا''

حدیث نمبر 45:

حدثنا محمد بن أبی بکر المقدمی، قال: ثنا عمر بن ھرون، عن موسیٰ بن عبیدۃ، عن محمد بن ثاقب، عن أبی ھریرۃ: أن النبی ﷺ قال: "صلّوا علی انبیاء اللہ و رسلہ فان اللہ بعثھم کما بعثنی" صلّی اللہ علیہ وسلّم وعلیھم السّلام۔

ترجمہ ''حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام اور رُسل عظام پر درود بھیجو (جیسے مجھ پر درود بھیجتے ہو) کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں مبعوث فرمایا جیسا کہ مجھے مبعوث فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم وعلیھم السلام۔''

(السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف الصاد، رقم الحدیث: 5 034 ص 3 75 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، الباب الرابع، الفصل الثامن: فی الاختلاف فی الصلاۃ علی غیر النبی ﷺ و سائر الانبیاء علیھم السلام، جلد 2 ص 83 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خانی بازار پشاور) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی الایمان برسل اللہ صلوات اللہ علیھم، رقم الحدیث: 1 13 جلد1 ص 148-9 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الاول: فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ ص 1 6 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (القزوینی: التدوین فی اخبار قزوین، الاسم التاسع والاربعون: علی الف فی الاباء، جلد 3 ص 3 30 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (خطیب بغدادی: تاریخ بغداد، الحسین بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن الحارث، رقم الحدیث: 4 219 جلد 8 ص 105 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الدیلمی: مسند الفردوس وھو الفردوس بماثور الخطاب، باب الصاد، رقم الحدیث: 3 710، جلد 2 صفحہ 3 85، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب السادس: فی

الصلاۃ علیہ و علی آلہ علیہ الصلاۃ و السلام، رقم الحدیث:2 224 جلد1 ص 6 25 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد5 ص 226 رقم الحدیث 29 5 5 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الذھبی: معجم الشیوخ، حرف الباء، رقم الترجمۃ:202، صفحہ6 6 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

موسیٰ بن عبیدة، اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء، عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ:

"سلوا الله لی الوسیلة، لا یسألها لی مسلم أو مؤمن الّا کنت له شهیدًا، أو شفیعًا، أو شفیعًا أو شهیدًا"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے میرے لئے مقامِ وسیلہ کا سوال کرو۔ جو مسلمان یا مومن میرے لئے (اس دنیا میں) اس کا سوال کرے گا تو میں اس پر گواہ یا سفارشی ہوں گا'' (یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا:) ''تو میں اس کا سفارشی یا اس پر گواہ ہوں گا۔''

(ابن ابی شیبة: للمصنف، کتاب الدعاء، باب: ما ذکر فیمن سأل الوسیلة؟، جلد۷ ص 96 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (الطبرانی: للمعجم الاوسط، باب الألف من اسمه احمد، رقم الحدیث: 633، جلد1 ص 190 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاة، باب: اجابة للمؤذن و ما یقول عند الاذان و الاقامة، رقم الحدیث: 1880 جلد2 ص96 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب السادس: فی الصلاه علیه و علی آله علیه الصلاة و السلام، رقم الحدیث: 2188 جلد1 ص125 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر 49:

حدثنا اسحاق بن محمد الفروی قال: ثنا اسماعیل ابن جعفر، عن عمارة وهو ابن غزیة عن موسیٰ بن وردان، أنه سمع أباسعید الخدری یقول: قال رسول الله ﷺ:

"انّ الوسیلة درجة عند الله لیس فوقها درجة، فسلوا الله أن یؤتینی الوسیلة علی خلقه"

ترجمہ: ''حضرت موسیٰ بن وردان نے کہا میں نے حضرت سیدنا ابو سعید

خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس وسیلہ ایسا مقام ہے کہ اس سے اوپر کوئی مقام نہیں ہے لہٰذا اللہ سے دعا کرو کہ اپنی مخلوق میں سے وہ مجھے مقام وسیلہ عطا فرمائے۔"

(الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمه احمد، رقم الحدیث: 1466 جلد1 ص 400 رقم الحدیث: 326 جلد 1، صفحه 89، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی سعید الخدری، رقم الحدیث: 11783 ص 791 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاة، باب: اجابة المؤذن و ما یقول عند الاذان و الاقامة، رقم الحدیث: 1876 جلد2 ص 68 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 50:

حدثنا محمد ابن أبي بكر، قال: ثنا عمر بن علي، عن أبي بكر الجشمي، عن صفوان بن سليم، عن عبد الله بن عمرو قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"من صلّى عليّ أو سأل لي الوسيلة، حقت عليه شفاعتي يوم القيامة."

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے یا میرے لئے (اللہ تعالیٰ سے) مقام وسیلہ مانگتا ہے قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔"

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 120 ص 55 مطبوعه المکتبة العصریه صیدا بیروت) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 8055 جلد5 ص 220 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر 51:

حدثنا محمد قال: ثنا عبد الله بن جعفر، أخبرني عبد الرحمن بن محمد بن عبد القاري، عن عون بن عبد الله أن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"ان فی الجنة مجلسًا لم یعطه احد قبلی، و أنا أرجو أن اعطاه. فسلوا الله لی الوسیلة۔"

ترجمہ: حضرت عون بن عبد اللہ رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں ایک مقام ایسا ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو بھی نہیں دیا گیا اور مجھے امید ہے کہ وہ مجھے ہی ملے گا لہٰذا اللہ تعالیٰ سے (میرے لئے) مقام وسیلہ کا سوال کیا کرو۔''

حدیث نمبر 52:

حدثنا علی بن عبد الله، قال: ثنا سفیان، حدثنی معمر، عن طاوس، عن أبیه، قال: سمعت ابن عباس یقول:

"اللّٰھم تقبل شفاعة محمد الکبریٰ، و ارفع درجته العلیا، واعطه سؤله فی الآخرة و الأولیٰ، کما آتیت ابراھیم و موسیٰ۔" علیہم السلام

ترجمہ: ''حضرت طاؤس رحمۃ اللہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کبریٰ قبول فرما اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ بلند فرما اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا اور آخرت میں دعا (شفاعت کبریٰ) عطا فرما جس طرح تو نے حضرت سیدنا ابراہیم اور حضرت سیدنا موسیٰ علیہم السلام کو عطا فرمایا تھا۔''

(عبد الرزاق: المصنف، ابواب التشهد، باب: الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 3104 جلد 2 ص 211 مطبوعه ادارة القرآن و العلوم الاسلامیه کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 10 5 5 جلد 5 ص 221 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الاول: فی الامر بالصلاة علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، ص 55 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 53:

حدثنا یحیٰ، قال: ثنا زید بن حباب، أخبرنی ابن لهیعة، حدثنی بکر بن سوادة المعافری، عن زیاد بن نعیم الحضرمی، عن ابن شریح، قال: حدثنی رویفع الأنصاری، أنه سمع النبی ﷺ یقول:

"من قال: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وجبت له الشّفاعة"

ترجمہ: "حضرت رویفع انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے (اے اللہ تعالیٰ! حضرت محمد مصطفی ﷺ پر درود بھیج اور قیامت کے دن اپنے قربِ خاص میں آپ کو جگہ عطا فرما) پڑھا تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔"

(احمد بن حنبل: المسند، حدیث رویفع بن ثابت الانصاری، رقم الحدیث: 991 16 ص 1180 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رویفع بن ثابت انصاری رقم الحدیث: 80 4 4 جلد: 5 ص 25- 26 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب: کیفیۃ الصلاۃ علیہ وما یضم الیھا، رقم الحدیث: 04 173، جلد 10، ص 185، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمعہ بکر، رقم الحدیث: 285 3 جلد 2 ص 279 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی ﷺ ... الخ، جلد 2 ص 29 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 10 5 5، جلد 5، صفحہ 220، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

باب 9: مجلس النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الجنة

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنت میں مجلس (معیت)''

حدیث نمبر 54:

حدثنا محمد بن كثير، قال: ثنا سفيان بن سعيد، عن صالح مولى التوأمة عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"ما جلس قوم مجلسًا لم يذكروا الله، و لم يصلوا على نبيهم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الّا كان مجلسهم عليهم ترة يوم القيامة، ان شاء عفا عنهم، وان شاء أخذهم"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں لوگ جمع ہوں اور اس میں نہ تو اللہ کا ذکر کریں اور نہ ہی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں تو وہ مجلس قیامت کے دن ان کے لئے وبال ہوگی اور پھر اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ان کو معاف فرما دے گا اور چاہا تو ان کی پکڑ فرمالے گا۔''

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الدعوات، باب: ما جاء فی القوم یجلسون و لا یذکرون اللہ، رقم الحدیث: 80 3 3 ص 1004 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترهیب من ان یجلس الانسان مجلسا لا یذکر اللہ فیه و لا یصلی علی نبیه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد 2 ص 2 26 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عند التفرق عن المجلس، رقم الحدیث 1 45 ص 153-4 15 مطبوعہ نور محمد کتب خانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابو ہریرۃ، رقم الحدیث: 4 1024 ص 85 6 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب البر والاحسان، باب: ذکر البیان تفرق القوم عن المجلس عن غیر ذکر اللہ ... الخ، رقم الحدیث: 90 5 ص 271 مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان) (ابن مبارک: کتاب الزهد، باب: فضل ذکر اللہ، رقم الحدیث: 2 96 ص 888-89 6 مطبوعہ المکتبة المعروفیة پشاور) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الدعاء و

التسبیح و التھلیل و الذکر، رقم الحدیث: 5 205 جلد 2 ص 106 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 6 5 5 جلد 5 ص 219 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث 9 6 15 جلد 2 ص 214 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 55:

حدثنا عاصم بن علی، و حفص بن عمر، و سلیمان بن حرب، قالوا: ثنا شعبة، عن سلیمان، عن ذکوان، عن أبی سعید قال:

"من قوم یقعدون ثم یقومون و لا یصلّون علی النبی ﷺ الّا کان علیھم یوم القیامة حسرة، و ان دخلوا الجنة للثواب"

و ھذا لفظ الحوضی۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ بھی کسی (مجلس) میں بیٹھتے ہیں اور پھر اس (مجلس) سے نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے بغیر اٹھ جاتے ہیں تو قیامت کے روز ان کا یہ بیٹھنا ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگا اگرچہ وہ بوجہ ثواب جنت میں ہی کیوں نہ چلے جائیں۔''

یہ الفاظ الحوضی کے ہیں (جو اوپر گزرے ہیں)۔

(ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 6 5 5 جلد 5 ص 219-220 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی ھریرۃ، رقم الحدیث: 5 996 ص 71 6 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب: البر و الاحسان، باب: ذکر الزجر عن افتراق القوم عن مجلسھم بغیر ذکر اللہ، رقم الحدیث: 591-92 5 ص 271 مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب: الاذکار، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی احوال کلھا والصلاۃ والسلام علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 786 16 جلد 10 ص 1 6 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترھیب من ان یجلس الانسان مجلسا لا یذکر اللہ فیہ و لا یصلی علی نبیہ محمد ﷺ، جلد 2 ص 3 26 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن جعد: المسند، شعبہ عن الاعمش، رقم الحدیث: 9 73، صفحہ 120 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب: تعظیم النبی ﷺ واجلالہ وتوقیرہ، رقم الحدیث: 71 15، جلد 2، صفحہ 215، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

باب 10: كيفية الصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ''

حدیث نمبر 56:

حدثنا سليمان، قال: ثنا شعبة، عن الحكم (عن) ابن أبي ليلى، عن كعب بن عجرة انه قال:

"ألا أهدى لك هدية؟ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرج علينا قال: فقلنا يا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد علمنا كيف نسلّم عليك، فكيف نصلّى؟ قال: قولوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

ترجمہ: ''حضرت عبد الرحمن بن اَبی لیلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ ملے اور فرمایا کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم جان گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (اے میرے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔)''

(البخاری: الصحيح، كتاب الدعوات، باب: الصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحديث 6357 ص 1104 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (المسلم: الصحيح، كتاب الصلاة، باب: الصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد التشهد، رقم الحديث: 908 ص 173 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض)

(الطبرانی: للعجم الکبیر، رقم الحدیث: 270 جلد19، ص 124- 125 رقم الحدیث: 283- 284 جلد19 ص 129-130 مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السہو)، باب: کیف الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 1290 ص 260 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (احمد بن حنبل: للسند، حدیث کعب بن عجرۃ، رقم الحدیث: 18105 ص 1278 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الدارمی: للسند، کتاب الاذان، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 2 4 13 جلد1 ص 6 35 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (ابن ماجه: السنن، کتاب الصلاۃ (ابواب اقامة الصلاۃ و السنة فیها)، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 904 ص 157 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 470 5 جلد5 ص 209-210 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب: ذکر الاخبار للفسر، لقوله جل و علا (یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه و سلموا تسلیما)، رقم الحدیث: 912 ص 350-351 مطبوعه دار للعرفة بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 57:

حدثنا مسدد، قال: ثنا هشيم عن يزيد ابن أبي زياد، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، عن كعب بن عجرة، قال:

"لما نزلت هذه الآية: (اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) الأحزاب: ٥٦

قلنا: يا رسول الله قد علمنا السّلام عليك فكيف الصلاة؟

قال: قولوا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ وَصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

قال: و كان ابن أبي ليلى يقول: و علينا معهم

ترجمہ: ''حضرت سیدنا کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''بے شک اللہ اور اس کے

فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔" (کنز الایمان)

ہم (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ پر سلام بھیجنا تو ہم جان گئے، درود کس طرح بھیجا جائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ وَ صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا اور بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اور حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت اور درود نازل فرمایا۔ بے شک تو بہت زیادہ تعریف والا بزرگ و برتر ہے۔)

(ابی عوانة: المسند، کتاب الصلاة، باب: ایجاب الصلاة علی النبی ﷺ بعد السلام و علی عباد اللہ الصالحین فی التشھد ثوابہ، رقم الحدیث: 6 5 6 جلد 1 ص 412 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 4715 جلد 5 ص 210 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرة، رقم الحدیث: 18133 ص 1280 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الطبرانی: العجم الکبیر، رقم الحدیث: 271 جلد 19 ص 125، رقم الحدیث: 287 جلد 19 ص 131 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان)

راوی نے کہا: اور (عبد الرحمن) بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے تھے:

"وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ" اور ان کے ساتھ ہم پر بھی۔"

حدیث نمبر 58:

حدثنا مسدد، قال: ثنا أبو الأحوص، قال ثنا يزيد ابن أبي زياد، عن عبد الرحمن ابن أبي ليلى، عن كعب بن عجرة، قال:

"قلت: يا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قد عرفنا السلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟

قال تقولون:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

قال: ونحن نقول: وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ"

ترجمہ: "حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا بھیجنا تو جان لیا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح بھیجا کریں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم (یوں) کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"(اے میرے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر بھیجا، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔"

راوی نے کہا: اور ہم کہا کرتے تھے:

وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ۔

"اور ان کے ساتھ ہم پر بھی۔"

(الترمذی: الجامع الصحيح، كتاب الصلاة (كتاب السهو) باب: ما جاء فی صفة الصلاة على

النبی ﷺ، رقم الحدیث: 4830 ص 916 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر، باب: قولہ ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی، رقم الحدیث: 4797 ص 844 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الحمیدی: المسند، احادیث کعب بن عجرۃ، جلد 2 ص 311 رقم الحدیث: 711 مطبوعہ المکتبۃ السلفیۃ للدینۃ المنورۃ) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرۃ، رقم الحدیث: 18104، ص 1278، رقم الحدیث: 18127 ص 1279 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السہو)، باب: کیف الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 1288-1289 ص 925 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلۃ، باب: کیف الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 93 ص 42-43 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی) (الطبرانی: المعجم الکبیر، الحکم بن عتینۃ عن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ عن کعب بن عجرۃ، رقم الحدیث: 277 جلد 19 ص 127 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع و الامامۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ کیف ھو، جلد 2 ص 390 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (الشافعی: المسند، کتاب استقبال القبلۃ فی الصلاۃ، ص 42 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 9465 جلد 5 ص 209 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 59:

حدثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس، قال: ثنا زھیر قال: ثنا محمد بن اسحاق، قال: ثنا محمد بن ابراھیم بن الحارث، عن محمد بن عبد اللہ بن یزید، عن عقبۃ بن عمرو، قال:

"أتی رسول اللہ ﷺ رجلٌ حتی جلس بین یدیہ، فقال: یا رسول اللہ ﷺ! أما السّلام علیك فقد عرفناہ، و أما الصلاۃ فأخبِرنا بھا کیف نصلّی علیك؟ قال: فصمت رسول اللہ ﷺ حتی وددنا أن الرجل الذی سألہ، لم یسألہ۔ ثم قال: اذا صلیتم علیّ فقولوا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، وَ عَلٰی آلِ

مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلَىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

ترجمہ: "حضرت سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم نے جان لیا ہے لیکن جب ہم حالتِ نماز میں ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے جس سے ہم نے چاہا کہ کاش سوال کرنے والے آدمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم مجھ پر درود بھیجو تو یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلَىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

"(اے میرے اللہ! حضرت محمد نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر درود بھیجا اور اے اللہ! حضرت محمد نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو برکت عطا فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل کو برکت عطا فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔)"

(الدار قطنی: السنن، کتاب الصلاۃ، باب: ذکر و جوب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشھد و اختلاف الروایات فی ذلک، رقم الحدیث: 23 13 ص2 23 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب: الصلاۃ، باب: ذکر بیان بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما سئل عن الصلاۃ علیہ فی الصلاۃ عند ذکرھم ایاہ فی التشھد، رقم الحدیث:9 195 ص02 6 ص 03 6 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ:

للمصنف، کتاب الصلاۃ التطوع والامامۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ کیف ھی، جلد 2 ص 391 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (البیھقی: السنن الکبریٰ، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ فی التشھد، جلد 2 ص 146 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الصلاۃ، باب: التأمین، رقم الحدیث: 1016 جلد 1 ص 376 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

حدیث نمبر 60:

حدثنا سلیمان بن حرب قال: ثنا حماد بن سلمۃ، قال: ثنا سعید الجریری، عن زید بن عبد اللہ انھم کانوا یستحبون أن یقولوا:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ (علیہ السلام)".

ترجمہ: ''حضرت سیدنا زید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

''اے اللہ! نبی اُمّی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیہ فی أقات مخصوصتہ، فصل: الصلاۃ علیہ فی یوم الجمعۃ و لیلتھا، ص 198 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 121 ص 55 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (قاضی عیاض مالکی: الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الرابع، الفصل الرابع: فی کیفیۃ الصلاۃ علیہ و التسلیم، جلد 2 ص 71 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور)

حدیث نمبر 61:

حدثنا عاصم بن علی، قال: ثنا المسعودی، عن عون ابن عبد اللہ، عن أبی فاختۃ، عن الأسود، عن عبد اللہ أنہ قال:

"اذا صلّیتم علی النّبی ﷺ فأحسنوا الصلاۃ علیہ، فانکم لا تدرون لعلّ ذلک یعرض علیہ۔ قالوا: فعلّمنا، قال: قولوا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ وَ رَحْمَتَکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ، وَ

اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ، وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، اِمَامِ الْخَیْرِ، وَ قَائِدِ الْخَیْرِ، وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو تو بڑے احسن انداز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ یہ درود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ ہمیں سکھائیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَکَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ، وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ، وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، اِمَامِ الْخَیْرِ، وَ قَائِدِ الْخَیْرِ، وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

''اے میرے اللہ! تو اپنا درود اور رحمت اور برکتیں رسولوں کے سردار، اہل تقویٰ کے امام، اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بندے اور رسول جو کہ بھلائی اور خیر کے امام اور قائد ہیں اور رسول رحمت ہیں کے لئے خاص فرما، اے میرے اللہ! ان کو اس مقام محمود پر پہنچا جس کی

خواہش اولین اور آخرین کریں گے۔ اے میرے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر درود بھیجا بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو برکت عطا فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل کو برکت عطا فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔"

(ابن ماجه: السنن، کتاب الصلاة (ابواب اقامة الصلاة و السنة فيها)، باب: الصلاة على النبی ﷺ، رقم الحدیث: 906 ص 8157 15 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (للمنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب: الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی ﷺ... الخ، جلد 2 ص 29 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 213 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (آلوسی: تفسیر روح المعانی، زیر آیت (سورة الاحزاب: 56) جلد 22 ص 3 35 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاة علیه و علی آله علیه الصلاة و السلام، رقم الحدیث: 2190-2191 جلد 1 ص 1 25 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث 0 5 15 جلد 2 ص 208 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الثعلبی: الکشف و البیان فی تفسیر القرآن المعروف به تفسیر الثعلبی، زیر آیت (سورة الاحزاب: 56) جلد 5 ص 1 13 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، خطبة ابن مسعود و من کلامه، رقم الحدیث: 94 85 جلد 9 ص 115 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (الشاشی: المسند، ما روی الاسود بن یزید عن عبد الله بن مسعود، رقم الحدیث: 60 5 ص 216 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (القرطبی: الجامع الاحکام القرآن المعروف به تفسیر قرطبی، زیر آیت (سورة الاحزاب: 56) جلد 14 ص 0 15 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

حدیث نمبر 62:

حدثنا یحی الحمانی: قال: ثنا هشیم قال: ثنا ابو بلج، حدثنی یونس مولی بنی هاشم. قال، قلت لعبد الله بن عمرو، أو ابن عمر: کیف الصلاة علی النبیّ ﷺ؟ قال:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُسْلِمِیْنَ، وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ، وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَیْرِ، وَ قَائِدِ الْخَیْرِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُهُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ۔"

ترجمہ: ''حضرت یونس مولیٰ بنی ہاشم رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یا حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے میں نے پوچھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو انہوں نے (جواب میں) کہا (یوں کہو):

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُسْلِمِیْنَ، وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ، وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَیْرِ، وَ قَائِدِ الْخَیْرِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُهُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ۔

''(اے اللہ! تو اپنے درودوں، برکتوں اور رحمتوں کو مسلمین کے سردار، اور متقین کے امام، اور خاتم النبیین محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو کہ تیرے بندے اور رسول ہیں اور خیر کے امام اور قائد ہیں، ان پر بھیج۔ اے اللہ! ان کو روز قیامت اس مقام محمود پر پہنچا جس کی خواہش پہلے اور بعد میں آنے والے لوگ کریں گے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر درود بھیجا)۔''

(ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل والموقوفات، رقم الحدیث: 123 ص 55 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 63:

حدثنا عبد الله بن مسلمة، عن مالك، عن نعيم بن عبد الله المجمر، ان محمد بن عبد الله بن زيد الانصاری، و عبد الله ابن زيد هو الذی كان رأى النداء فی الصلاة، اخبره عن أبی مسعود الأنصاری قال:

"أتانا رسول الله ﷺ فی مجلس سعد بن عبادة فقال بشير بن سعد: أمرنا الله ان نصلّی عليك يا رسول الله ﷺ، فكيف نصلّی عليك؟ قال: فسكت رسول الله ﷺ، حتى تمنّينا أنه لم يسأله، ثم قال رسول الله ﷺ: قولوا!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

والسّلام كما علِمتُم۔"

ترجمہ: ''حضرت محمد بن عبد اللہ بن زید الانصاری نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ وہ تھے جنہوں نے خواب میں نماز کی اذان دیکھی تھی۔ انہوں نے حضرت سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی آخر الزماں ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے (اس وقت) ہم سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے۔ سیدنا بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود شریف بھیجنے کا حکم دیا ہے (ہمیں بتائیے) ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود شریف بھیجیں؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے حتی کہ ہم نے خواہش کی کہ کاش انہوں نے یہ سوال نہ پوچھا ہوتا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰٓی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰٓی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر اس طرح درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔ اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو تمام جہانوں میں برکت دی ہے بے شک تو تعریف والا بزرگ و برتر ہے۔)

اور سلام اسی طرح پڑھو جس طرح تمہیں سکھایا گیا۔''

(للسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشھد، رقم الحدیث:907 ص 173 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب تفسیر القرآن، باب: و من سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث: 3220 ص 4 95 ص 5 95 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (انس بن مالک: المؤطا، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب: ما جاء فی الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 7 6 ص 100 مطبوعہ المکتبۃ الفاروقیۃ ملتان) (الھیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 15 5 ص 8 13 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابو داؤد: السنن، کتاب الصلاۃ باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشھد، رقم الحدیث: 980 ص 205 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب: الامر بالصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 1286 ص 9 25 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الدارمی: للمسند، کتاب الاذان، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 1343 جلد1 ص 6 35 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب: ذکر الامر بنوع ثان من الصلاۃ علی المصطفی ﷺ... الخ، رقم الحدیث: 5 196 ص 04 6 مطبوعہ دار للمعرفۃ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للمعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 415 5 جلد5 ص 211 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی ﷺ و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 47 15 جلد2 ص 207 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض)

حدیث نمبر 64:

حدثنا محمود بن خداش، قال: ثنا جریر، عن مغیرۃ عن أبی معشر

عن ابراهيم قال:

"قالوا: يا رسول الله ﷺ قد علمنا السّلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟ قال: قولوا!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ أَهْلِ بَيْتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَّبَارِكْ عَلَيْهِ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابراہیم (نخعی رحمۃ اللہ) کہتے ہیں کہ:

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ پر سلام بھیجنا جان لیا، لیکن آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ أَهْلِ بَيْتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَّبَارِكْ عَلَيْهِ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(اے میرے اللہ! درود بھیج اپنے بندے اور رسول اللہ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی اھل بیت پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اور برکت نازل فرما اپنے (بندے اور رسول ﷺ) پر اور آپ ﷺ کی اھل بیت پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔''

(ابن جرير طبری: جامع البيان عن تاويل اى القرآن للعروف به تفسير الطبری، زير آيت (سورة الاحزاب: 56) جلد 22 ص 53 مطبوعه دار احياء التراث العربی بيروت، لبنان) (ابن قيم: جلاء الافهام فی الصلاة والسلام على خير الانام، الباب الثانی: فی للراسيل وللموقوفات، رقم الحديث: 124 ص 56 مطبوعه مكتبة العصرية صيدا بيروت، لبنان)

حدیث نمبر 65:

حدثنا سليمان بن حرب، قال: ثنا السري بن يحي، قال: سمعت الحسن قال: لما نزلت:

(اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) .

"قالوا: يا رسول الله ﷺ هذا السلام قد علمنا كيف هو، فكيف تأمرنا أن نصلّي عليك؟ قال: تقولون:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

ترجمہ: ''حضرت سری بن یحی رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔'' (کنز الایمان)''

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ ﷺ پر سلام بھیجنا جان لیا کہ کیسے بھیجنا ہے لیکن یہ حکم فرما دیں کہ ہم نے آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجنا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (یوں) کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَىٰ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے میرے اللہ! درود اور برکات نازل فرما حضور ﷺ کی آل پر جیسے تو نے (درود اور برکات) نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر،

بیشک تو تعریف والا بزرگ و برتر ہے۔"

(ابن ابی شیبۃ: للمصنف، کتاب صلاۃ صلاۃ التطوع والامامۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ کیف ھی، جلد 2 ص 391 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر 66:

حدثنا اسحاق الفروی قال ثنا: عبد اللہ بن جعفر عن ابن الهاد عن عبد اللہ بن خباب، عن أبي سعيد الخدري قال:

"قالوا: یارسول اللہ ﷺ هذا السلام علیك قد عرفناه، فكيف الصلاۃ؟ قال: تقولون!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ"

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ سے عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! سلام تو ہم جانتے ہیں؟ کہ کیسے پڑھا جاتا ہے لیکن (آپ ﷺ پر) درود کیسے پڑھا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ﷺ ہیں، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برکت دی۔"

(البخاری: الصحیح، کتاب الدعوات، باب، الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث 6358 ص 1104- 1105، کتاب التفسیر، باب: قولہ ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی، رقم الحدیث: 4798 ص 844 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ باب: الصلاۃ علی

النبی ﷺ بعد التشهد، رقم الحدیث:911 ص 173 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب اقامۃ الصلاۃ)، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 905 ص7 15 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب: کیف الصلاۃ علی النبی ﷺ نوع آخر، رقم الحدیث: 1294 ص0 26 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابو داؤد: السنن کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشھد، رقم الحدیث: 979 ص 205 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ابی شیبہ: للمصنف، کتاب صلاۃ التطوع و الامامۃ باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ کیف ھی، جلد 2 ص 90 3 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلۃ، باب: کیف الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 385 ص 4 13 مطبوعہ نور محمد کتب خانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للمعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 472 5 جلد5 ص210 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 67:

حدثنا ابراھیم بن حمزۃ، قال: ثنا. یعنی عبد العزیز ابن ابی حازم. و عبد العزیز بن محمد بن یزید، عن عبد اللہ بن خباب، عن أبی سعید الخدری قال:

"قلنا: یارسول اللہ هذا السّلام علیك، فکیف الصّلاۃ علیك؟

قال: قولوا!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ایسے ہے لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ.

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام کو برکت دی۔"

(البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر باب: قوله ان الله وملکته یصلون علی النبی، رقم الحدیث: 4798 ص 844 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب السهو)، باب: کیف الصلاة علی النبی ﷺ رقم الحدیث: 1294 ص 260 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: کیف الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 385 ص 134 مطبوعه نور محمد کتب خانه تجارت کتب آرام باغ کراچی)

حدیث نمبر 68:

حدثنا علی بن عبد الله، حدثنی محمد بن بشر، قال: ثنا مجمع بن یحی، عن عثمان بن وهب، عن موسی بن طلحة، قال القاضی: أراه عن أبیه سقط من کتابی عن أبیه قال:

"قلت: یارسول الله کیف الصّلاة علیك؟ قال: قل!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ (حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)"۔

ترجمہ: "حضرت عثمان بن وہب روایت کرتے ہیں حضرت موسیٰ بن طلحہ سے قاضی (امام اسماعیل بن اسحاق رحمہ اللہ) نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنے والد سے حدیث بیان کی جس کا ذکر میری کتاب سے ساقط ہوگیا ہے فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ کہو!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،

وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ (حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)

''اے اللہ! درود نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر، جس طرح تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو (تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔)''

(النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السهو)، باب: کیف الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث:1291 ص0 26 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (احمد بن حنبل: المسند، طلحة بن عبید الله رضی الله عنه، رقم الحدیث: 96 13، صفحه119، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض)

حدیث نمبر 69:

حدثنا علی بن عبد الله، قال: ثنا مروان بن معاویة، قال: ثنا عثمان بن حکیم، عن خالد بن سلمة، عن موسی بن طلحة، قال: أخبرني زید بن خارجة أخو بني الحارث ابن الخزرج قال:

"قلت یا رسول الله قد علمنا کیف نسلّم علیك، فکیف نصلّی علیك؟ قال: صلّوا عليّ و قولوا!

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

ترجمہ: ''حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ پر سلام کیسے بھیجنا ہے وہ تو جان گئے، لیکن آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجو اور کہو!

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر، جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔''

(النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ، باب: کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1292، صفحہ 26 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (البزار: المسند، حدیث طلحۃ بن عبید اللہ، رقم الحدیث: 2 94، جلد 3 صفحہ 15 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، زید بن خارجۃ الانصاری من بنی حارثۃ بن الخزرج بدری، رقم الحدیث: 143 5 جلد 5، صفحہ 218، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

حدیث نمبر 70:

حدثنا عبد الله بن مسلمة، عن مالك بن انس، عن عبد الله ابن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم، عن أبيه عن عمرو بن سليم الزرقي، قال: أخبرني أبو حميد الساعدي، أنهم قالوا: يا رسول الله كيف نصلي عليك فقال رسول الله ﷺ قولوا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ

اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے میرے اللہ تو حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور اولاد پر درود بھیج جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔ اور تو حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور اولاد کو برکت عطا فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو برکت عطا فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا۔"

(البخاری: الصحيح، كتاب احاديث الانبياء، باب: يزفون النسلان فی المشی، رقم الحديث: 3369 ص 564، كتاب الدعوات، باب: هل يصلی علی غير النبی ﷺ؟... الخ، رقم الحديث: 6360 ص 1105 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (المسلم: الصحيح، كتاب الصلاة، باب: الصلاة علی النبی ﷺ بعد التشهد، رقم الحديث: 911 ص 173 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (ابن سنی: كتاب عمل اليوم و الليلة، باب: كيف الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحديث: 386 ص 135-136 مطبوعه نور محمد كتب خانه تجارت كتب مقابل آرام باغ كراچی) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث: 4745 جلد 5 ص 210 مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه) (ابو داؤد: السنن، كتاب الصلاة، باب: الصلاة علی النبی ﷺ بعد التشهد، رقم الحديث: 979 ص 205 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (ابن ماجه: السنن، كتاب الصلاة (ابواب اقامة الصلاة و السنة فيها)، باب: الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحديث: 905 ص 157 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (مالك: المؤطا، كتاب قصر الصلاة فی السفر، باب: ما جاء فی الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحديث: 66 ص 99-100 مطبوعه المكتبة الفاروقية ملتان) (البيهقی: شعب الايمان، باب: فی تعظيم النبی ﷺ واجلاله و توقيره، رقم الحديث: 1549 جلد 2 ص 208 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان)

حدیث نمبر 71:

حدثنا سليمان بن حرب، قال: ثنا حماد بن زيد، عن أيوب، عن محمد، عن عبد الرحمٰن بن بشر بن مسعود، قال قيل:

"يا رسول الله امرتنا أن نسلّم عليك، وأن نصلّي عليك، وقد علِمْنا كيف نسلّم عليك، فكيف نصلّي؟ قال: تقولون!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى آلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ"

ترجمہ:''حضرت عبد الرحمن بن بشر بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجا کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کریں ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا تو جان لیا لیکن درود کس طرح بھیجنا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (یوں) بھیجا کرو۔''

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ. وَبَارِكْ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ.

اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی۔''

(ابن جریر طبری: جامع البیان عن تأویل ای القرآن المعروف به تفسیر الطبری، زیر آیت (سورۃ الاحزاب: 56) جلد 22 ص 35 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبری، باب: کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خالفہ محمد بن ابراهیم فی لفظ الحدیث)، رقم الحدیث: 9795 جلد 9 ص 26 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان) (النسائی: عمل الیوم واللیلۃ، باب: کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص 17 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

حدیث نمبر 72:

حدثنا مسدد، قال: ثنا يزيد بن زريع قال: ثنا ابن عون، عن محمد ابن سيرين، عن عبد الرحمن بن بشر بن مسعود، قال:

"قالوا: يا رسول الله قد علمنا كيف نسلّم عليك، فكيف الصّلاة عليك؟ قال: قالوا!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ"

ترجمہ: ''حضرت عبد الرحمن بن بشر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیسے بھیجنا ہے لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم (یوں) کہو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلَی آلِ اِبْرَاھِیْمَ. اَللّٰھُمَّ بَارِكْ علی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلَی آلِ اِبْرَاھِیْمَ.

''اے اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا، اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی۔''

(النسائی: السنن الکبری: کتاب عمل الیوم و اللیلۃ، باب: کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 9879 جلد 2 ص 18 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 80 ص 46 مطبوعہ للمکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 73:

حدثنا نصر بن علی، قال: ثنا عبد الأعلی، قال: ثنا هشام، عن محمد بن عبد الرحمن بن بشر بن مسعود قال:

"قلنا أو قيل للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أمرنا أن نصلّی علیك، و نسلّم علیك، فأما السّلام فقد عرفناه، و لکن کیف نصلّی علیك؟ قال: تقولون!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلَی آلِ اِبْرَاھِیْمَ. اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلَی آلِ اِبْرَاھِیْمَ"

ترجمہ: ''محمد بن عبد الرحمن بن بشر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم

نے کہا، یا، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے اور سلام بھیجنے کا بھی۔ سلام کس طرح بھیجنا ہے وہ ہم نے جان لیا، اور لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (یوں) پڑھا کرو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ.

اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔"

(النسائی: السنن الکبری، کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 9878 جلد6 ص18 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 80 ص 46 مطبوعہ المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)
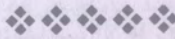
باب11: خصیصة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والاستغفار للمسلمین والمسلمات

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار''

حدیث نمبر 74:

حدثنا سلیمان بن حرب قال: ثنا عمرو بن مسافر، حدثنی شیخ من أھلی، قال: سمعت سعید بن المسیّب یقولون:

"ما من دعوة لا یصلّٰی علی النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلھا، الّا کانت معلقة بین السماء والأَرض"

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن مسافر رحمۃ اللہ نے بیان کیا مجھے میرے خاندان کے ایک شیخ نے حدیث بیان کی کہا: میں نے حضرت سیدنا سعید بن مسیب رحمۃ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: جس دعا میں پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے تو وہ آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔''

(ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 126 صفحہ 5 مطبوعہ المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 75:

حدثنا عبد اللہ بن عبد الوھاب، قال: ثنا عبد الرحمن ابن زیاد، حدثنی عثمان بن حکیم بن عباد بن حنیف، عن عکرمة، عن ابن عباس أنه قال:

"لا تصلّوا صلاة علی أحد الّا علی النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، و لکن یدعی

للمسلمین والمسلمات بالاستغفار۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی پر بھی (مستقلاً) درود نہ پڑھو، لیکن مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار (بخشش کی دعا) کی جاتی ہے۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الاول: فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، ص 2 6 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 228 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (عبد الرزاق: المصنف، ابواب التشہد، باب: الصلاۃ علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 119 3 جلد 2 ص 216 مطبوعہ ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ کراچی) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب: صلاۃ التطوع والامامۃ، باب: فی الصلاۃ علی غیر الانبیاء علیہم السلام، جلد 2 ص 401 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

للمسلمین والمسلمات بالاستغفار۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی پر بھی (مستقلاً) درود نہ پڑھو، لیکن مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار (بخشش کی دعا) کی جاتی ہے۔“

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الاول: فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص 2 6 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 228 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (عبد الرزاق: المصنف، ابواب التشہد، باب: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 119 3 جلد 2 ص 216 مطبوعہ ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ کراچی) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب: صلاۃ التطوع و الامامۃ، باب: فی الصلاۃ علی غیر الانبیاء علیہم السلام، جلد 2 ص 401 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

باب 12: رسالة عمر بن عبد العزيز بالصلاة على النبی ﷺ

"نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کے حوالے سے عمر بن عبد العزیز کا خط"

حدیث نمبر 76:

حدثنا ابو بکر بن أبي شيبة، قال: ثنا حسين بن علي، عن جعفر ابن برقان، قال: کتب عمر بن عبد العزيز:

"أما بعد! فان أناسًا من الناس قد التمسوا الدنيا بعمل الآخرة، و ان الناس من القصاص قد احدثوا في الصلاة على خلفاءهم و امراءهم عدل صلاتهم على النبي ﷺ، فاذا جاءك كتابي هذا، فمرهم أن تكون صلاتهم على النبيين، و دعاؤهم للمسلمين عامة، ويدعوا ما سوى ذلك۔"

ترجمہ: "حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے لکھا:

اما بعد! لوگوں میں سے کچھ لوگ آخرت کے اعمال سے دنیا چاہتے ہیں اور لوگوں میں سے بعض قصہ گو خطیبوں نے اپنے خلفاء و امراء کے لئے نبی مکرم ﷺ پر درود جیسے درود کو ایجاد کر لیا ہے لہٰذا جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو انہیں حکم دو کہ وہ نبیوں پر درود پڑھیں اور عام مسلمانوں کے لئے دعا (ایصال ثواب) کریں اور اس کے علاوہ دوسری

باتیں چھوڑ دیں۔"

(ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الزهد، باب: کلام عمر بن عبد العزیز، جلد 8 ص 241 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 228 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب السادس: فی الصلاۃ علی غیر النبی ﷺ تسلیما، فصل: فی الصلاۃ علی آل النبی ﷺ استقلالاً، ص 204 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا، بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الاول: فی الامر بالصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ، فصل: ھل یصلی علی غیر الانبیاء، ص 26 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

❖❖❖❖❖

باب 13: الصلاۃ علی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر درود''

حدیث نمبر 77:

حدثنا حجاج، قال: ثنا ابو عوانة، عن الاسود بن قيس، عن نبيح العنزى عن جابر بن عبد الله:

"ان أمرأة قالت: يا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صَلِّ عَلَيَّ وعلى زوجي، (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فقال:

صلّى اللهُ عليكِ وعلى زوجِكِ"

ترجمہ: ''نبیح عنزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئی کہ میرے لئے اور میرے شوہر کے لئے دعاءِ رحمت فرمائیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل فرمائے۔''

(ابی داؤد: السنن، کتاب الوتر، باب: الصلاة على غير النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحديث: 33 15 ص 14 3 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب صلاة التطوع و الامامة، باب: فی الصلاة على غير الانبياء عليهم السلام، جلد 2 ص01 4 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن حبان: الصحيح، کتاب الرقائق، باب: ذكر الخبر المدحض قول من زعم أنه لا يجوز لأحد أن يدعو لأحد بلفظ الصلاة الا لآل المصطفى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحديث: 918 ص2 35 مطبوعہ دار المعرفة بيروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسير القرآن العظيم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحديث 468 5 جلد 5 ص 209 رقم الحديث 34 5 5 ص 228 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

باب14: امور یستحب فیھا الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
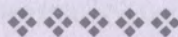
”وہ معاملات جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجنا مستحب ہے“

حدیث نمبر 78:

حدثنا سلیمان بن حرب، قال: ثنا حماد بن زید، عن أیوب:

"عن محمّد: انه کان یدعو للصغیر ویستغفر، کما یدعو للکبیر

فقیل له: ان ھذا لیس له ذنب؟ فقال:

النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد غفر اللہ له ما تقدم من ذنبه وما تأخر، وقد أمِرت

ان أصلّی علیه۔"

ترجمہ: ”حضرت سیدنا محمد (بن سیرین) رحمۃ اللہ علیہ چھوٹے بچے کے لئے دعا واستغفار کرتے تھے جس طرح بڑے کے لئے دعا واستغفار کرتے تھے۔

پھر انہیں کہا گیا: اس کا تو کوئی گناہ نہیں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کر دیئے ہیں حالانکہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔“

حدیث نمبر 79:

حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب، قال: ثنا عبد اللہ ابن عبد اللہ

الاموی، عن صالح بن محمد بن زائدۃ، قال: سمعت القاسم بن محمد

یقول:

کان یستحب للرجل اذا فرغ من تلبیته ان یصلّی علی النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ: ''حضرت صالح بن محمد بن زائدة رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے قاسم بن محمد (ابن ابی بکر) رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے سنا ہے کہ تلبیہ سے فراغت کے بعد آدمی کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا مستحب ہے۔''

(الدار قطنی: السنن، کتاب الحج، باب للمواقیت، رقم الحدیث: 2485، صفحہ 214 مطبوعہ المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاة علیه فی اوقات مخصوصته، فصل: الصلاة علیه فی اعمال الحج و زیاة قبره و ما الی ذلک، ص 209 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 226 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 80:

حدثنا یحی بن عبد الحمید، قال: ثنا سیف بن عمر التمیمی، عن سلیمان العبسی، عن علی بن حسین، قال: قال علی ابن أبی طالب رضی اللہ عنه:

"اذا مررتم بالمساجد فصلّوا علی النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

ترجمہ: ''حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم مساجد کے پاس سے گزرو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کرو۔''

(ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 221 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الرابع: فی مواطن الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل: للموطن التاسع عشر: من مواطن الصلاة علیه صلی اللہ علیہ وسلم عند المرور علی المساجد ورؤیتها، ص 181 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 81:

حدثنا عارم بن الفضل، قال: ثنا عبد اللہ بن المبارك، قال: ثنا زکریا، عن وهب بن الاجدع، قال: سمعت عمر بن الخطاب یقول:

"اذا قدمتم فطوفوا بالبیت سبعًا، و صلّوا عند المقام رکعتین،

ثم أتوا الصفا فقوموا من حيث ترون البيت، فكبِّروا سبع تكبيرات، (بين كل) تكبير تين حمد لله، و ثناء عليه، و صلاة على النّبی ﷺ، و مسألة لنفسك، و على المروة مثل ذلك۔"

ترجمہ: ''حضرت وہب بن اجدع رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو (مکہ مکرمہ میں خطبہ کے دوران) کہتے ہوئے سنا جب تم لوگ حج کے لئے آؤ تو چاہیے کہ سات بار بیت اللہ کا طواف کرو اور مقام (ابراہیم علیہ السلام) پر دو رکعتیں پڑھو، پھر صفا سے ابتداء کر کے اس (صفا) پر کھڑے ہو کر قبلہ کی طرف رُخ کر کے سات تکبیریں کہو ہر ایک کے درمیان اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجو اور اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اور مروہ پر بھی ایسا ہی کرو۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیه فی اوقات مخصوصته، فصل: الصلاۃ علیه فی اعمال الحج و زیارۃ قبرہ و ما الی ذلک، ص 209 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الرابع: فی مواطن الصلاۃ علی النبی ﷺ... الخ، فصل الموطن التاسع: من مواطن الصلاۃ علی النبی ﷺ علی الصفا و المروۃ، ص 170 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب الدعاء، باب: مایدعو به الرجل اذا صعد علی الصفا و المروۃ، جلد 7 ص 104 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان)

حدیث نمبر 82:

حدثنا یحی بن عبد الحمید، قال: ثنا عبد العزیز بن محمد، عن عبد الله بن الحسن، عن أمه فاطمة بنت الحسین عن فاطمة بنت النبی ﷺ قالت: قال لی رسول الله ﷺ:

"اذا دخلتِ المسجد فقولی: بِسمِ اللهِ، وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَّ اغْفِرْ لَنَا، وَ سَهِّلْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، فاذا فرغتِ فقولی مثل ذلك غیر ان قولی: وَ سَهِّلْ لَنَا

أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔"

ترجمہ:"حضرت سیدنا عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے (حدیث بیان کی) انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا:

جب تم مسجد میں داخل ہوتو کہو:

بِسْمِ اللهِ، وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَّ اغْفِرْ لَنَا، وَسَهِّلْ لَّنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

پھر جب (نماز سے) فارغ ہو جاؤ تو (باہر آتے وقت) اسی طرح کہو (البتہ آخری کلمہ یوں) کہو:

وَسَهِّلْ لَّنَا أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔"

(احمد بن حنبل: المسند، مسند فاطمة بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 416 26 ص 1917 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ماجه: السنن، کتاب الصلاة (ابواب المساجد و الجماعات)، باب: الدعاء عند دخول المسجد، رقم الحدیث: 771 صفحه 4 13 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الصلاة، باب: ما جاء عند دخوله للمسجد، رقم الحدیث: 14 3 ص 113 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض)

حدیث نمبر 83:

حدثنا یحی، قال: ثنا قیس، عن عبد الله بن الحسن، عن أمّه فاطمة ابنة الحسین، عن فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قالت:

"قال لی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یا بنیة اذا دخلتِ المسجد فقولی:

بِسْمِ اللهِ، وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔"

ترجمہ:"حضرت سیدنا عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سیدہ فاطمہ

بنت حسین رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا:
جب تم مسجد میں داخل ہو تو کہو:

بِسْمِ اللهِ، وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔"

(ابن ماجه: السنن، كتاب الصلاة (ابواب المساجد و الجماعات)، باب: الدعاء عند دخول المسجد، رقم الحديث: 771 ص 134 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (احمد بن حنبل: المسند، مسند فاطمة بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحديث: 26417-19 4 26 ص 1917 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض)

حدیث نمبر 84:

حدثنا يحى بن عبد الحميد، قال: ثنا شريك، عن ليث، عن عبد الله بن الحسن، عن أمه فاطمة بنت الحسين، عن فاطمة بنت النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عن النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل ذلك

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبد اللہ بن حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس جیسی حدیث بیان کی''۔

حدیث نمبر 85:

حدثنا سليمان بن حرب، قال: ثنا شعبة، عن أبى اسحاق، قال: سمعت سعيد بن ذى حدان، قال: قلت لعلقمة: ما أقول اذا دخلت المسجد؟ قال: تقول:

"صَلَّى اللهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ (اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ)"

ترجمہ: ''حضرت سعید بن ذی حدان رحمۃ اللہ نے کہا میں نے حضرت علقمہ رحمۃ اللہ سے پوچھا: جب میں مسجد میں داخل ہوں تو کیا کہوں؟ انہوں نے فرمایا: یوں کہو!

صَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ''

(ابن أبی شیبة: للمصنف، کتاب الدعاء، باب: ما یدعوا به الرجل و هو فی للمسجد، جلد 7 ص 124 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 134 ص 75 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 86:

حدثنا عارم بن الفضل، قال: ثنا حماد بن زید، عن منصور المعتمر عن یزید بن ذی حدان، قال: قلت لعلقمة: یا أبا شبل، ما أقول اذا دخلت المسجد؟ قال: تقول:

"صَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ"

قلت: من حدثك؟ أنت سمعته؟ قال: لا، حدثنيه أبو اسحاق الهمدانی

ترجمہ: ''یزید بن ذی حدان کہتے ہیں میں نے حضرت علقمہ رحمۃ اللہ سے کہا: اے ابو شبل! جب میں مسجد میں داخل ہوں تو کیا کہوں؟ انہوں نے کہا: یوں کہو!

صَلَّى اللّٰهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

میں نے کہا: یہ کس نے آپ کو بتایا ہے؟ کیا آپ نے اسے (کسی سے) سنا ہے، انہوں نے کہا: نہیں۔ مجھے ابو اسحاق الہمدانی (عمرو بن عبد اللہ

السبیعی) نے بتایا ہے۔"

(ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الدعاء، باب: ما یدعو به الرجل و هو فی المسجد، جلد ۷ ص 124 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل والموقوفات، رقم الحدیث: 134 ص 75 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 87:

حدثنا هدبة بن خالد، قال: ثنا همام بن یحی، قال: ثنا نافع أن عمر کان یکبر علی الصفا ثلاثًا، یقول:

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

ثم يُصَلِّي على النَّبِيِّ ﷺ، ثم يدعو ويطيل القيام والدعاء، ثم يفعل على المروة نحو ذلك"

ترجمہ: "حضرت نافع رحمۃ اللہ (مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے بے شک عمر رضی اللہ عنہ صفاء (کی پہاڑی) پر تین تکبیریں کہتے پھر: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ پڑھتے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتے، پھر دعا مانگتے ان کے قیام اور دعا میں طول ہوتا ایسا ہی مروہ پر جا کر کرتے۔"

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الرابع: فی مواطن الصلاة علی النبی ﷺ، فصل الموطن التاسع: من مواطن الصلاة علی النبی ﷺ علی الصفا والمروة، 170 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 226 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الدعاء، باب: ما یدعو به الرجل اذا صعد علی الصفا والمروة، جلد 7 ص 104 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاة علیه فی أوقات مخصوصته، فصل: الصلاة علیه فی اعمال الحج و زیارة قبره وما الی ذلک، ص 209 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 88:

حدثنا مسلم بن ابراهيم، قال: ثنا هشام ابن أبي عبد الله الدستوائی، قال: ثنا حماد بن أبي سلمان، عن ابراهيم عن علقمة، أن ابن مسعود و أبا موسى و حذيفة خرج عليهم الوليد ابن عقبة قبل العيد يومًا، فقال لهم: ان هذا العيد قد دنا، فكيف التكبير فيه؟ قال عبد الله:

تبدأ فتكبّر تكبيرة تفتتح بالصّلاة، و تحمد ربّك، و تصلّى على النّبى محمّد ﷺ، ثم تدعوء و تكبّر، و تفعل مثل ذلك، ثم تكبّر و تفعل مثل ذلك، ثم تكبّر و تفعل مثل ذلك، ثم تقرأ، ثم تكبّر و تركع، ثم تقوم فتقرأ و تحمد ربّك، و تصلّى على النّبى محمد ﷺ ثم تدعو و تكبّر الله و تفعل مثل ذلك، ثم تكبّر و تفعل مثل ذلك، ثم تركع. فقال: حذيفة و أبو موسٰى: صدق أبو عبد الرّحمٰن"

ترجمہ: ''حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید سے ایک دن قبل حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ آئے اور ان سے کہا کہ یہ عید قریب ہے پس اس کی تکبیر کیسے کہی جائے؟ تو حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ نے کہا شروع میں ایک تکبیر کہو جس کے ساتھ تم اپنی نماز شروع کرتے ہو اور اپنے رب کی حمد بیان کرو اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجو پھر دعا مانگو اور پھر تکبیر کہو اور پہلے والا عمل دہراؤ پھر تکبیر کہو اور پہلے والا عمل دہراؤ پھر تکبیر کہو اور پہلے والا عمل دہراؤ پھر قرأت کرو پھر تکبیر کہو اور رکوع کرو پس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

نے سچ کہا ہے۔"

(البیھقی: السنن الکبریٰ، کتاب صلاۃ العیدین، باب: یأتی بدعاء الافتتاح عقیب تکبیرۃ الافتتاح، جلد 3 ص 291 ص 292 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 9515 جلد 9 ص 303 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القران العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 221-222 رقم الحدیث: 8595 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 89:

حدثنا علی بن المدینی بهذا الحدیث، عن خالد بن الحارث، عن هشام فقال فیه:

ثم تکبّر فترکع، فقال حنیفة والأشعری: صدق أبو عبد الرّحمٰن

ترجمہ: "حضرت ہشام سے مروی ہے اس (روایت) میں کہا:
پھر تم تکبیر کہو تو رکوع کرو، پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ اور (ابو موسیٰ) الاشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا ہے۔"

(البیھقی: السنن الکبریٰ، کتاب صلاۃ العیدین باب: یأتی بدعاء الافتتاح عقیب تکبیرۃ الافتتاح، جلد 3 ص 291-292 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 9515 جلد 9 ص 303 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 221 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 90:

حدثنا سلیمان بن حرب، قال: ثنا حماد بن سلمة، عن عبد الله ابن أبی بکر، قال:

"کنّا بالخیف ومعنا عبد الله ابن أبی عتبة:

فحمد الله واثنی علیه، وصلّی علی النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم، ودعا بدعوات، ثم قام فصلّی بنا۔"

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم (منیٰ) میں مقام خیف کے پاس تھے اور ہمارے ساتھ حضرت عبد اللہ بن ابی عتبہ

تھے۔انہوں نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھا اور دعائیں مانگیں پھر اٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی۔"

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصتہ الصلاۃ علیہ فی اعمال الحج وزیارۃ قبرہ وما الی ذلک ص 212 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل والموقوفات، رقم الحدیث: 13 ص 75 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا، بیروت لبنان)

حدیث نمبر 91:

حدثنا محمد بن كثير، قال: ثنا سفيان بن سعيد، حدثني أبو هاشم الواسطي، عن الشعبي، قال:

"أوّل تكبيرة من الصّلاة على الجنازة ثناء على الله عزّ وجلّ، والثانية صلاة على النّبيّ ﷺ، والثالثة دعاء للميّت، والرابعة السّلام"

ترجمہ: "حضرت شعبی رحمۃ اللہ نے کہا:

نماز جنازہ کی پہلی تکبیر میں اللہ کی ثنا ہے، دوسری میں نبی کریم ﷺ پر درود ہے، تیسری میں میت کے لئے دعا ہے اور چوتھی میں سلام ہے۔"

(ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الجنائز، باب: ما یبداء بہ بالتکبیرۃ الاولی فی الصلاۃ علیہ والثانیۃ والثالثۃ والرابعۃ، جلد 3 ص 179 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر 92:

حدثنا عبد الله بن مسلمة، قال: ثنا نافع بن عبد الرحمن ابن أبي نعيم القاري، عن نافع، عن ابن عمر:

"أنه يكبّر على الجنازة، ويصلّي على النّبيّ ﷺ، ثم يقول:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ، وَاغْفِرْ لَهُ، وَأَوْرِدْهُ حَوْضَ نَبِيِّكَ ﷺ"

ترجمہ: ''حضرت نافع رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جنازے کی تکبیر کہتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے پھر کہتے:

اے اللہ! اس میں برکتیں ڈال اور اس پر رحم فرما اور اسے بخش دے اور اسے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض پر پہنچادے۔''

(ابن ابی شیبة: للصنف، کتاب الدعاء، باب: مایدعی به فی الصلاة علی الجنائز، جلد 7 ص 127 مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر 93:

حدثنا أبو مصعب، عن مالك بن أنس، عن سعيد ابن أبي سعيد المقبري، عن أبيه، عن أبي هريرة: سئل كيف نصلّي على الجنازة؟ قال: أنا لعمر الله أخبرك، أتبعها من أهلها، فاذا وضعت كبّرت، و حمدت الله، و صلّيت على نبيّه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم اقول:

"اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ، اِبْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ، كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَاَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ مِنْ اِحْسَانِهِ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ."

ترجمہ: ''سعید بن ابو سعید المقبری نے اپنے والد (ابو سعید کیسان المقبری) سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ہم نماز جنازہ کس طرح سے ادا کریں؟ تو حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی عظمت کی قسم! میں تمہیں بتاتا ہوں، میں جنازے کے ہاں سے ہی اس کے ہمراہ (جنازگاہ یا قبرستان تک) جاتا ہوں پھر جب اسے (نماز جنازہ کے لئے) رکھ دیا جاتا ہے تو میں تکبیر کہہ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف

بیان کرتا ہوں اور اس کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجتا ہوں پھر یہ دعا کرتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ، اِبْنُ عَبْدِكَ، وَ ابْنُ اَمَتِكَ، كَانَ يَشْهَدُ اَن لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ، وَ اَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ مِنْ اِحْسَانِهٖ، وَ اِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ.

''اے میرے اللہ! (یہ مرحوم) تیرا بندہ اور تیرے ایک بندے اور بندی کی اولاد تھا۔ یہ اس بات کی گواہی دیا کرتا تھا کہ عبات کے لائق صرف تیری ہی ذات ہے اور بے شک حضرت محمد مصطفی ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اور تو اس بات کو بخوبی جانتا ہے اے میرے اللہ ! (یہ مرحوم) اگر نیک تھا تو اس کے اجر میں مزید (اضافہ) فرما اور اگر (خدا نخواستہ) گنہگار تھا تو اس کی خطاؤں سے درگزر فرما۔ اے میرے اللہ! (اس مرحوم کی نماز جنازہ پڑھنے) کے اجر وثواب سے ہمیں محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں کسی بھی فتنے سے محفوظ فرما۔''

(انس بن مالک: للموطا، کتاب الجنائز، باب: ما یقول للمصلی علی الجنازة، رقم الحدیث:17 ص 136 مطبوعہ مکتبة الفارقیة ملتان) (البغوی: شرح السنة، کتاب الجنائز، باب: قرأة الفاتحة فی صلاة الجنازة و الدعاء للمیت، رقم الحدیث:90 14 جلد 3 ص 9 24 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (عبد الرزاق: للصنف، کتاب الجنائز، باب: القراءة والدعاء فی الصلاة علی للیت، رقم الحدیث: 425 6 جلد 3 صفحہ:88 4 مطبوعہ ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی)

حدیث نمبر 94:

حدثنا محمد بن المثنی، قال: ثنا عبد الاعلی، قال: ثنا معمر، عن الزهری، قال: سمعت أبا امامة بن سهل بن حنیف، یحدث سعید بن المسیب قال:

"ان السنة فی صلاۃ الجنازۃ، ان یقرأ بفاتحۃ الکتاب، و یصلّی علی النبی ﷺ ثم یخلص الدعاء للمیّت متی یفرغ، ولا یقرأ الا مرۃ واحدۃ ثم یسلم فی نفسہ۔"

ترجمہ: ''حضرت (محمد بن مسلم عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب) الزہری رحمۃ اللہ نے کہا میں نے حضرت سیدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کی قرأت کی جائے اور نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھا جائے پھر جب فارغ ہو تو میت کے لئے خالص دعا کی جائے اور صرف ایک مرتبہ قرأت کی جائے پھر اپنے دل میں (یعنی آہستہ آواز میں) سلام پھیر دیا جائے۔''

(ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الجنائز، باب: ما یبدأ بہ بالتکبیرۃ الاولیٰ فی الصلاۃ علیہ و الثانیۃ و الثالثۃ و الرابعۃ، جلد 3 ص 180 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للمعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 5512 جلد 5 ص 221 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (البیہقی: السنن الکبریٰ، کتاب الجنائز، باب القرأۃ فی صلاۃ الجنازۃ، جلد 4 ص 39 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

(۱) مسلک احناف پر جنازہ میں قرأت فاتحہ سنت نہیں ہے۔ بلکہ اگر ثناء کے طور پر سورۃ فاتحہ پڑھی جائے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

باب 15: صلاة الله: الثناء، الرحمة، المغفرة

”اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا تعریف کرنا ہے، رحمت کرنا اور بخشنا ہے“

حدیث نمبر 95:

حدثنا نصر بن علی، قال: ثنا خالد بن یزید، عن أبي جعفر، عن الربيع بن أنس، عن أبي العالية، { ان الله و ملآ ئِكته يصلّون على النبى ﷺ} قال:

"صلاة الله عزّ و جلّ عليه: ثناؤهٗ عليه،

و صلاة الملآئِكة عليه: الدعاء

ترجمہ: ”حضرت ربیع بن انس نے ابو العالیہ (الریاحی) رحمۃ اللہ سے ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی پر) (کنز الایمان)“ (روایت کیا) انہوں (ابو العالیہ) نے کہا: اللہ تعالیٰ کا صلوٰۃ کہنا، آپ ﷺ کی ثنا کہنا اور فرشتوں کا صلوٰۃ کہنا آپ کے لئے دعا مانگنا ہے۔“

(البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر باب: ان اللہ ملائکتہ یصلون علی النبی، ص 3 84 مطبوعہ دار السلام للنشر التوزیع الریاض) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 208 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (البغوی: معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر البغوی، زیر آیت (سورۃ الاحزاب: 6 5) جلد 3 ص 6 46 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الشربینی: تفسیر الخطیب الشربینی المعروف بہ تفسیر السراج المنیر، زیر آیت (سورۃ الاحزاب: 6 5) جلد 3 ص 335 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الخازن: لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر الخازن، زیر آیت (سورۃ الاحزاب: 5 6) جلد 3 ص 10 5 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر 96:

حدثنا نصر بن علی، قال: ثنا محمد بن سواء، عن جويبر، عن الضحاك، قال:

"صلاة الله: رحمته، وصلاة الملآئِكة: الدعاء

ترجمہ: ''حضرت جویبر نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ سے روایت کیا انہوں (ضحاک رحمۃ اللہ) نے کہا:

اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ اس کی رحمت ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ دعا ہے۔''

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثالث: فی بیان معنی الصلاۃ علی النبی ﷺ، الفصل الثانی: فی بیان معنی الصلاۃ علی النبی ﷺ، ص67 مطبوعه المکتبة العصرية صيدا بيروت، لبنان)

حدیث نمبر 97:

وحدثناه محمد بن أبي بكر، ثنا محمد بن سواء، قال: ثنا جويبر عن الضحاك: (هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهٗ) قال:

صلاة الله: مغفرته، وصلاة الملائكة: الدعاء

ترجمہ: ''حضرت جویبر نے حدیث بیان کی حضرت ضحاک رحمۃ اللہ سے:

(هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهٗ (الاحزاب،٤٣))

''وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے۔'' (کنز الایمان)

انہوں (ضحاک رحمۃ اللہ) نے کہا:

اللہ کی صلوٰۃ اس کی (طرف سے) مغفرت ہے اور فرشتوں کی صلاۃ دعا ہے۔''

(ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثالث: فی بیان معنی الصلاۃ علی النبی ﷺ، الفصل الثانی: فی بیان معنی الصلاۃ علی النبی ﷺ، ص67 مطبوعه المکتبة العصرية صيدا بيروت، لبنان)

باب16: الصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عند روضته ثم السلام على صاحبيه

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کے دونوں صحابیوں پر درود بھیجنا''

حدیث نمبر 98:

حدثنا عبد الله بن مسلمة، عن مالك، عن عبد الله ابن دينار، انه قال:

"رأيت عبد الله بن عمر يقف على قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، و يصلِّي على النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وأبي بكر، وعمر۔ رضی الله عنهما"

ترجمہ: ''حضرت مالک (بن انس رحمۃ اللہ) نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن دینار رحمۃ اللہ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مقدسہ کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر درود (وسلام) پڑھتے تھے۔''

(البیهقی: السنن الکبری، کتاب الحج، باب: زیارة قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلد5 ص 245 مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان) (مالک: المؤطا، کتاب قصر الصلاة فی سفر، باب: ماجاء فی الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم الحدیث: 68 ص 100 مطبوعه المکتبة الفاروقیة ملتان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاة علیه فی اوقات مخصوصته، فصل: الصلاة علیه فی اعمال الحج و زیارة قبره و ما الی ذلک، ص212 مطبوعه دار الکتب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب السادس: فی الصلاة علی غیر النبی تسلیما، ص 208-210 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 99:

حدثنا علی، قال: ثنا سفیان، حدثنی عبد اللہ بن دینار قال:

"رأیت ابن عمر، اذا قدم من سفر دخل المسجد، فقال: السّلام علیك یارسول الله، السّلام علی أبی بکر، السّلام علی أبی، و یصلّی رکعتین۔"

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ کا بیان ہے میں نے حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب آپ سفر سے واپس آتے تو مسجد (نبوی) میں داخل ہوتے پھر عرض کرتے: "السّلام علیک یارسولَ اللّٰہ، السّلام علی أبی بکر، السّلام علی أبی" اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔"

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصتہ، فصل: الصلاۃ علیہ فی اعمال الحج وزیارۃ قبرہ وما الی ذلک، ص 212 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (البیہقی: السنن الکبریٰ، کتاب الحج باب: زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 5 ص 245 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

حدیث نمبر 100:

حدثنا سلیمان بن حرب، قال: ثنا حماد بن زید، عن أیوب، عن نافع:

"ان ابن عمر کان اذا قدم من سفر دخل المسجد، ثم أتی القبر فقال: السّلام علیك یارسولَ الله، السّلام علیك یا أبا بکر، السلام یا أبتاه۔"

ترجمہ: "حضرت نافع رحمۃ اللہ (مولیٰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت سیدنا (عبد اللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی سفر سے واپس آتے تو مسجد (نبوی) میں داخل ہوتے پھر قبر مبارک پر حاضر ہو کر عرض کرتے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو، اے سیدنا ابو بکر (رضی اللہ عنہ)

آپ پر سلام ہو، اے ابا جان آپ پر سلام ہو۔"

(البیهقی: السنن الکبریٰ، کتاب الحج، باب: زیارة قبر النبی ﷺ، جلد 5 ص 245 مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان) (عبد الرزاق: المصنف، کتاب الجنائز، باب: السلام علی قبر النبی ﷺ، رقم الحدیث: 6724 جلد3 ص576 مطبوعه ادارة القرآن و العلوم الاسلامیة کراچی) (ابن سعد: الطبقات الکبریٰ، عبد الله بن عمر بن الخطاب جلد 4 ص 396 مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب الجنائز، باب: من کان یأتی قبر النبی ﷺ فیسلم، جلد3 ص222 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان)

حدیث نمبر 101:

حدثنی اسحاق بن محمد، قال: ثنا عبد الله بن عمر، عن نافع:

"أن ابن عمر کان اذا قدم من سفر صلّی سجدتین فی المسجد، ثم یأتی النّبی ﷺ فیضع یده الیمین علی قبر النّبی ﷺ و یستدبر القبلة ثم یسلّم علی النّبی ﷺ، ثم علی أبی بکر و عمر رضی الله عنهما۔"

ترجمہ: حضرت نافع رحمہ اللہ (مولیٰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں:
بے شک سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جب سفر سے واپس آتے تو مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے پھر نبی کریم ﷺ (کی قبر انور) کے پاس آتے تو اپنا دایاں ہاتھ نبی کریم ﷺ کی قبر اقدس پر رکھتے اور قبلے کی طرف پشت کرتے پھر نبی کریم ﷺ پر سلام عرض کرتے پھر حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر سلام عرض کرتے۔"

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاة علیه فی اوقات مخصوصته، فصل: الصلاة علیه فی اعمال الحج و زیارة قبره و ما الی ذلک، ص 212 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

باب 17: صلاۃ الملائکة علیه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کل فجر

''ہر صبح فرشتوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا''

حدیث نمبر 102:

حدثنا معاذ بن أسد، قال: ثنا عبد الله بن المبارك، أخبرنا ابن لهيعة، حدثني خالد بن يزيد، عن سعيد ابن أبي هلال، عن منبه بن وهب، أن كعبًا دخل على عائشة فذكروا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقال كعب:

"ما من فجر يطلع الا و ينزل سبعون ألفًا من الملائكة، حتى يحفوا بالقبر، يضربون بأجنحتهم، و يصلّون على النّبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حتى اذا أمسوا عرجوا، و هبط سبعون ألفًا حتى يحفوا بالقبر، يضربون بأجنحتهم فيصلّون على النّبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سبعون الفًا بالليل و سبعون الفًا بالنهار، حتى اذا انشقت الارض خرج فى سبعين الفًا من الملائكة يزفونه۔"

ترجمہ: ''حضرت منبہ بن وہب سے روایت ہے کہ بے شک حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت کعب الاحبار گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوا تو حضرت کعب الاحبار نے کہا: جب بھی فجر طلوع ہوتی ہے تو ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں، حتیٰ کہ وہ قبر مقدسہ کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پروں سے مس کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ حتی کہ جب شام ہوتی ہے تو (آسمان پر) چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار دوسرے فرشتے اترتے ہیں حتی کہ وہ قبر مقدسہ کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پروں سے

مس کرتے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں، ستر ہزار رات کو اور ستر ہزار دن کو، حتی کہ جب زمین پھٹے گی تو آپ باہر آئیں گے اور ستر ہزار فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلیں گے۔"

(ابن مبارک: کتاب الزهد، الجزء الحادی عشر، رقم الحدیث: 00 16 ص 434 مطبوعه مکتبة المعروفية پشاور) (الدارمی: السنن، المقدمة، باب: ما أكرم الله تعالى نبيه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد موته، رقم الحدیث: 94 جلد 1 ص 7 5 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (البیهقی: شعب الایمان، باب: فی المناسک، فضل الحج و العمرة، رقم الحدیث: 170 4 جلد 3 ص 492-493 4 مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الاول: فی الامر بالصلاة علی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص 60 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابی نعیم: حلية الاولياء و طبقات الاصفياء، كعب الاحبار، رقم الحدیث: 83 75 جلد 5 ص 71 3 مطبوعه المكتبة التوفيقية قاہره) (ابی الشیخ: کتاب العظمة، ذکر خلق جبریل علیه و علی نبینا أفضل الصلاة و السلام الروح الامین، رقم الحدیث 39 5 ص 190 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، جلد 5 ص 229 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کراچی) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث: 129 ص 756 5 مطبوعه المكتبة العصرية صيدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 103:

حدثنا علي بن عبد الله، قال: ثنا سفيان، قال: ثنا ابن أبي نجيح عن مجاهد: (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) (سورة الم نشرح: 4) قال: لَآ أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرتَ. أَشهَدُ أَن لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، أَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ."

ترجمہ: "حضرت سیدنا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے (اس آیت) { وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ } "اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (کنز الایمان)" (کی تفسیر یوں مروی ہے)

کہا: (یعنی) جب مجھے یاد کیا جائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یاد کیا جائے گا۔ (جیسے مؤذن وغیرہ کا گواہی دینا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا

کوئی معبود نہیں (اور) گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔"

(ابن جرير الطبرى: جامع البيان عن تأويل اى القرآن المروف به تفسير الطبرى، زير آيت (سورة الم نشرح ،4) جلد 30 ص 285 مطبوعه دار الاحياء التراث العربى بيروت، لبنان) (السمرقندى: تفسير السمرقندى، زيرِ آيت (سورة الم نشرح:4) جلد 3 ص 489 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (ابن قيم: جلاء الافهام فى الصلاة و السلام على خير الانام، الباب الرابع: فى مواطن الصلاة على النبى ﷺ، فصل المواطن الخامس: من مواطن الصلاة عليه ﷺ الخطب كخطبة الجمعة و العيدين، و الاستسقاء وغيرها، ص 166 مطبوعه المكتبة العصرية صيدا بيروت، لبنان)

باب 18: اقتران ذکر اللہ بذکرہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو ملانا“

حدیث نمبر 104:

حدثنا محمد بن عبید، قال: ثنا محمد بن ثور، عن معمر، عن قتادة:

(وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ) فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"ابدؤوا بالعبودیة وثنوا بالرسالة. قال معمر:

أشهد ان لا اله الا الله، وأن محمدًا عبده: فهذا العبودية.

ورسوله": ان يقول: عبده ورسوله"

(كذا الاصل، ولعل الصواب "والرسالة" بدليل ماسبق)

ترجمہ: ”حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے (اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا)۔ (کنز الایمان)۔

(آیت، کی تفسیر کے بارے میں روایت ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عبودیت سے ابتداء کرو اور پھر رسالت کا ذکر کرو۔ حضرت معمر نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے ہیں؛ یہ عبودیت ہے۔ اور رسالت یہ کہ کہے: اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

(ابن جریر الطبری: جامع البیان عن تأویل ای القرآن للمعروف بہ تفسیر الطبری، زیر آیت (سورۃ الم نشرح: 4) جلد 30 ص 285 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 105:

حدثنا عمرو بن مرزوق، ثنا زهير، عن أبي اسحق

انه رآهم يستقبلون الامام اذا خطب، ولكنهم كانوا لا يسعون

انما هو قصص وصلاة على النبی ﷺ

ترجمہ: ''حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ نے لوگوں کو خطبے کی حالت میں امام کی طرف رخ کرتے ہوئے دیکھا اور لیکن لوگ دوڑ نہیں رہے تھے (نیز) خطبہ، تو وہ صرف وعظ اور نبی کریم ﷺ پر درود ہوتا۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع ، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیہ فی أوقات مخصوصۃ، فصل: الصلاۃ علیہ فی الخطب، ص 203 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر 106:

حدثنا محمد بن أبی بکر، قال: ثنا عبد الله بن یزید، حدثنی حیٰوۃ، أخبرنی ابو هانئ حمید بن هانئ أن أبا (علی) عمرو بن مالك حدثه انه سمع فضالة بن عبید، صاحب رسول الله ﷺ، یقول:

"سمع رسول الله ﷺ رجلاً یدعو فی صلاته، لم یمجد الله، و لم یصلِّ علی النّبی ﷺ، فقال رسول الله ﷺ: عجل هذا، ثم دعاه فقال له أو لغیرہ:

اذا صلّی أحدکم فلیبدأ بتمجید الله و الثناء علیه، ثم یصلّی علی النّبی ﷺ، ثم یدعو بعد بما شاء۔"

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن مالک نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا جبکہ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے جلدی کی۔ پھر اسے بلا کر اس سے یا کسی دوسرے سے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے رب کی حمد وثنا سے ابتداء کرے پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا

کرے۔(یعنی اپنے رب سے جو چاہے مانگے)‘‘

(ابی داؤد: السنن، کتاب الوتر، باب: الدعاء، رقم الحدیث: 81 14، ص 304- 305 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب: فی ایجاب الدعاء، بتقدیم الحمد و الثنا و الصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 77 4 3 ص 2 103 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب التطبیق) باب: التمجید والصلاة علی النبی ﷺ فی الصلاة رقم الحدیث: 1285 ص 8 15 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الحاکم: للمستدرک علی الصحیحین، کتاب الصلاة، باب: التامین رقم الحدیث: 1017 ص 360- 376 3 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (احمد بن حنبل: للمسند، مسند فضالة بن عبید الانصاری، رقم الحدیث: 7 93 23 ص 5 174 مطبوعه دار السلام للنشر التوزیع الریاض) (ابن خزیمة، الصحیح، کتاب الصلاة، باب: الصلاة علی النبی ﷺ فی التشهد، رقم الحدیث: 9 70 جلد 1 ص 1 35 مطبوعه لمکتب الاسلامی بیروت، لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاة، باب: ذکر البیان بأن للمؤ مأمور بالصلاة علی النبی للمصطفی ﷺ ... الخ، رقم الحدیث: 1960 ص 03 6 مطبوعه دار للمعرفة بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب: الصلاة علی رسول الله ﷺ، باب: استفتاح الدعاء بالحمد لله تعالیٰ والصلاة علی النبی ﷺ، رقم الحدیث: 02 3 ص 100 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 77 4 5 جلد 5 ص 212 مطبوعه مکتبه رشیدیه سر کی روڈ کوئٹه)

باب19: الصلاۃ علیه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی القنوت

''قنوت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا''

حدیث نمبر 107:

حدثنا محمد بن المثنی، قال: ثنا معاذ بن ھشام، حدثنی أبی، عن قتادۃ عن عبد اللہ بن الحارث:

"ان أباحلیمة معاذ کان یصلّی علی النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی القنوت"

ترجمہ: ''حضرت قتادۃ رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن الحارث رحمۃ اللہ نے کہا:

بے شک ابوحلیمہ معاذ (بن الحارث بن ارقم الانصاری رضی اللہ عنہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قنوت میں درود پڑھتے تھے۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الخامس: فی الصلاۃ علیه فی أوقات مخصوصته، الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی القنوت، ص: 185 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام، الباب الثانی: فی المراسیل و الموقوفات، رقم الحدیث:128 ص56 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

تمّ الکتاب

والحمد للہ وحدہٗ، وصلواته علی سیّدنا محمّد وآله وسلّم

مصادر التخریج

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبوعه
١	تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر	أبی الفداء اسماعیل بن کثیر القرشی الشافعی (المتوفی ۷۷۴ھ)	مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه
٢	تفسیر بحر العلوم المعروف به تفسیر السمرقندی	ابی اللیث نصر بن محمد ابراہیم السمرقندی (التموفی ۳۷۵ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
٣	معالم التنزیل المعروف به تفسیر البغوی	ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (المتوفی ۵۱۶ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۴	تفسیر الخطیب الشربینی المعروف به تفسیر السراج المنیر	الشیخ محمد بن احمد الخطیب الشربینی (المتوفی ۹۷۷ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۵	الکشف و البیان فی تفسیر القرآن المعروف به تفسیر الثعلبی	ابی اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی (المتوفی ۴۲۷ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
٦	تفسیر روح المعانی	ابی الفضل شہاب الدین السید محمود آلوسی البغدادی (المتوفی ۱۲۷۰ھ)	مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه
۷	الجامع لاحکام القرآن المعروف به تفسیر القرطبی	أبی عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح القرطبی (المتوفی ۶۷۱ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان

۸	جامع البیان عن تأویل ای القرآن المعروف به تفسیر الطبری	ابی جعفر محمد بن جریر الطبری (المتوفی ۳۱۰ھ)	دار احیاء التراث العربی بیرت، لبنان
۹	لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر الخازن	علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی الخازن (المتوفی ۷۶۵ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
۱۰	الصحیح البخاری	أبی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی (المتوفی ۲۵۶ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۱	الصحیح المسلم	أبی الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری (المتوفی ۲۶۱ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۲	سنن ابن ماجه	أبی عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجه القزوینی (المتوفی ۲۷۳ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۳	سنن ابی داؤد	أبی داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی (المتوفی ۲۷۵ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۴	جامع الترمذی	أبی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (المتوفی ۲۷۹ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۵	سنن نسائی	أبی عبد الرحمن احمد بن شعیب ابن علی بن سنان النسائی (المتوفی ۳۰۳ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۶	مسند احمد	أبی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ)	دار السلام للنشر و التوزیع الریاض
۱۷	شعب الایمان	أبی بکر احمد بن الحسین البیهقی (المتوفی ۴۵۸ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۱۸	سنن دارمی	عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی السمرقندی (المتوفی ۲۵۵ھ)	قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی

۱۹	مسند شافعی	ابی عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی (المتوفی ۲۰۴ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۲۰	الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف	زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (المتوفی ۶۵۶ھ)	مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه
۲۱	مصنف ابن ابی شیبة	ابو بکر عبد الله بن محمد بن أبی شیبة (المتوفی ۲۳۵ھ)	مکتبه امدادیه ملتان
۲۲	المعجم الکبیر	ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (المتوفی ۳۶۰ھ)	دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان
۲۳	المعجم الاوسط	ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (المتوفی ۳۶۰ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۲۴	المعجم الصغیر	ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (المتوفی ۳۶۰ھ)	مکتبة المعارف للنشر و التوزیع الریاض
۲۵	المستدرک علی الصحیحین .	ابی عبد الله محمد بن عبد الله الحاکم النیسابوری (المتوفی ۴۰۵ھ)	قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی
۲۶	مسند الصحابة المعروف به مسند الرؤیانی	ابو بکر محمد بن هارون الرؤیانی الرازی الاملی الطبری (المتوفی ۳۰۷ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۲۷	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان السبتی (المتوفی ۳۵۴ھ)	دار المعرفة بیروت، لبنان
۲۸	الادب المفرد	أبی عبد الله محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی (المتوفی ۲۵۶ھ)	المکتبة الاثریة سانگله هل
۲۹	مجمع الزوائد و منبع الفوائد	نور الدین علی بن أبی بکر الهیثمی (المتوفی ۸۰۷ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان

۳۰	مسند ابی یعلی الموصلی	احمد بن علی المثنی التمیمی (المتوفی ۳۰۷ھ)	دار المعرفۃ بیروت، لبنان
۳۱	مصابیح السنۃ	محی السنۃ حسین بن مسعود الفراء البغوی (المتوفی ۵۱۶ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۳۲	البحر الزخار المعروف بہ مسند بزار	احمد عمرو بن عبد الخالق البزار (المتوفی ۲۹۲ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۳۳	مصنف عبد الرزاق	عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی (المتوفی ۲۱۱ھ)	ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیۃ کراچی
۳۴	صحیح ابن خزیمۃ	ابو بکر محمد بن اسحاق (المتوفی ۳۱۱ھ)	المکتب الاسلامی بیروت، لبنان
۳۵	موطا امام مالک	ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک المدنی (المتوفی ۱۷۹ھ)	المکتبۃ الفاروقیۃ ملتان
۳۶	مسند الشاشی	ابی سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (المتوفی ۳۳۵ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۳۷	سنن دار قطنی	حافظ علی بن عمر الدار قطنی (المتوفی ۳۸۵ھ)	المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان
۳۸	موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان	نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی (المتوفی ۸۰۷ھ)	دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان
۳۹	مشکوٰۃ المصابیح	ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی (المتوفی ۷۴۱ھ)	اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی
۴۰	مسند الحمیدی	ابی بکر عبد اللہ بن زبیر بن عیسی الحمیدی (المتوفی ۲۱۹ھ)	المکتبۃ السلفیۃ المدینۃ المنورۃ
۴۱	مسند ابو عوانۃ	یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (المتوفی ۳۱۶ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۴۲	مسند اسحاق بن راہویہ	ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبد اللہ (المتوفی ۲۳۷ھ)	دار الکتاب العربی بیروت، لبنان

۴۳	کتاب الزهد	ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (المتوفی ۱۸۱ھ)	المکتبۃ المعروفیۃ پشاور
۴۴	مسند ابن الجعد	ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (المتوفی ۲۳۰ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۴۵	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی (المتوفی ۹۷۵ھ)	مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
۴۶	مسند عبد بن حمید	الامام الحافظ ابی محمد عبد بن حمید (المتوفی ۲۴۹ھ)	دار بلنسیۃ للنشر و التوزیع الریاض
۴۷	السنن الکبریٰ	ابو بکر احمد بن حسین البیہقی (المتوفی ۴۵۸ھ)	ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
۴۸	الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر	جلال الدین بن ابی بکر السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)	دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ
۴۹	شرح السنۃ	محی السنۃ حسین بن مسعود البغوی (المتوفی ۵۱۶ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۵۰	کشف الاستار عن زوائد البزار	نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی (المتوفی ۸۰۷ھ)	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، دار الرسالۃ العالمیۃ بیروت، لبنان
۵۱	تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف	محی الدین أبی زکریا یحي بن شرف النووی الدمشقی (المتوفی ۶۷۶ھ)	دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان
۵۲	کشف الخفاء و مزیل الالباس	اسمٰعیل بن محمد العجلونی (المتوفی ۱۱۶۴ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان
۵۳	کتاب عمل الیوم واللیلۃ	احمد بن محمد بن اسحاق دینوری . شافعی (المتوفی ۳۶۴ھ)	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
۵۴	تاریخ بغداد	ابو بکر احمد بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (المتوفی ۴۶۳ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

۵۵	مسند الفردوس و هو الفردوس بماثور الخطاب	ابی شجاع شیرویه بن شهردار بن شیرویه الدیلمی (المتوفی ۵۰۹ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۵۶	التدوین فی اخبار قزوین	عبد الکریم بن محمد الرافعی القزوینی	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۵۷	معجم الشیوخ	شمس الدین ابی المحاسن محمد بن علی بن الحسن الحسینی الدمشقی (المتوفی ۷۶۵ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۵۸	الاذکار من کلام سید الابرار	محي الدين ابی زکریا یحي بن شرف النووی الدمشقی (المتوفی ۶۷۶ھ)	المکتبة العصرية صیدا بیروت، لبنان
۵۹	الطبقات الکبریٰ	محمد بن سعد بن منیع الزهری (المتوفی ۲۳۰ھ)	دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان
۶۰	السنن الکبریٰ	ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب ابن علی بن سنان النسائی (المتوفی ۳۰۳ھ)	اداره تالیفات اشرفیه ملتان
۶۱	حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء	ابو نعیم احمد بن عبد الله الاصبهانی (المتوفی ۴۳۰ھ)	المکتبة التوفیقیة قاهره
۶۲	طبقات الشافعیة الکبریٰ	تقی الدین علی بن عبد الکافی بن علی السبکی الشافعی (المتوفی ۷۵۶ھ)	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
۶۳	الوفاء باحوال المصطفیٰ	ابی الفرح عبد الرحمن بن علی بن محمد ابن الجوزی (المتوفی ۵۹۷ھ)	دار الکتب العلمیه بیرت، لبنان
۶۴	الکامل فی الضعفاء الرجال	عبد الله بن عدی بن عبد الله محمد بن المبارک (المتوفی ۳۶۵ھ)	دار الکتب العلمیه بیرت، لبنان
۶۵	شرح الزرقانی علی المواهب	محمد عبد الباقی الزرقانی (المتوفی ۱۱۲۲ھ)	دار الکتب العلمیه بیرت، لبنان

٦٦	القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع	شمس الدین محمد بن عبد ا لرحمن السخاوی (المتوفی ۹۰۲ھ)	دار الکتاب العربی بیرت، لبنان
٦٧	جلاء الافہام فی الصلاۃ و السلام علی خیر الانام	ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن سعد بن حریز الزرعی المعروف بہ ابن قیم الجوزیۃ (المتوفی ۷۵۱ھ)	المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان
٦٨	الخصائص الکبریٰ	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)	مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
٦٩	الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ	ابی الفضل عیاض بن موسی بن عیاض اندلسی (المتوفی ۵۴۴ھ)	وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور
۷۰	الصارم المنکی	محمد بن احمد بن عبد الهادی	دار الکتب العلمیہ بیرت، لبنان
۷۱	کتاب العظمۃ	ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الاصفہانی (المتوفی ۳۹۶ھ)	دار الکتب العلمیہ بیرت، لبنان
۷۲	سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین	الشیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی (المتوفی ۱۳۵۰ھ)	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور

فضائل درود وسلام

ترجمہ

فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ

مصنف

حافظ ابی بکر احمد بن عمرو ابن ابی عاصم النبیل رحمہ اللہ

(206ھ۔287ھ)

مترجم

صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب (چورہ شریف)

(ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے عربی، فاضل علوم اسلامیہ)

تخریج

خادم مسلك اهلسنت محمد افضال حسین

نقشبندی (سانگلہ ھل)

فہرست

باب 1: ذکر قولهم للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف الصلاۃ علیك و تعلیمه لهم الصلاۃ علیه کلما ذکر

''صحابہ کرام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عرض کرنے کے بیان میں کہ آپ پر درود کیسے پڑھیں اور آپ کا انہیں درود کی تعلیم دینا جب بھی آپ کا ذکر کیا جائے۔''

باب18: ماذکر فی اھل المجلس اذا تفرقوا فی مجلسھم ولم یذکروا اللہ عزوجل ولم یصلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''باب ان مجلس والوں کے بیان میں جو اپنی مجلس سے جدا ہوں تو نہ ہی اللہ کا ذکر کریں اور نہ ہی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں۔''

باب19: ماذکر من صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی غیرہ ودعائہ بالصلاۃ علیھم

''باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسروں پر درود بھیجنے کے بارے میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان پر درود بھیجنے کے ساتھ دعا کرنے کے بارے میں''

❖❖❖❖❖

عرضِ ناشر

انسان دنیا میں رہ کر اپنی عزت، شہرت، عظمت اور ناموری کے لیے گونا گوں کام کرتا ہے لیکن دل کی اتھاہ گہرائیوں میں حقیقی اور واقعی اطمینان وسکون نہیں پاتا، آخر وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب قرآنِ مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے:

ءالا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

کے دلوں کا اطمینان وسکون ذکرِ الٰہی ہی میں مضمر ہے جس کے ذیل میں تلاوت، نوافل، خوش گفتاری اور تالیفِ قلوب وغیرہ جیسے بے شمار اعمال واعتقادات آتے ہیں جن سے آخرت سنورتی ہے اور جو مدعائے مسلم ہے، البتہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ انور میں سب سے پسندیدہ کام دینِ متین میں لگے رہنا ہے خواہ تدریسی، تقریری، تالیفی وتصنیفی شکل میں ہو یا تعلمی ومحافلِ علمیہ کے انعقاد کی صورت میں ہو، بہر حال ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی آخرت سنوارنے کے لیے دنیا میں رہ کر کچھ تو ضرور کرے تاکہ بارگاہِ الٰہی ومصطفائی میں حاضری کے موقع پر کائنات کے سامنے رسوائی اُٹھانا نہ پڑے۔

بفضلہ تعالیٰ ہم نے بھی دوسرے بھائیوں کی طرح نشری سلسلے کا آغاز کر رکھا ہے اور مختصر عرصہ میں مسند ابوداؤد طیالسی، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند حمیدی، المعجم الاوسط، شرح المعجم الصغیر للطبرانی، الشریعۃ، جامع المسانید جیسی ضخیم کتب کے تراجم شائع کیے ہیں جنہیں زبردست پذیرائی ملی ہے۔ علاوہ ازیں کئی بھاری بھر کم کتب کے تراجم کرائے جا رہے ہیں جو انشاء اللہ جلد شائع کیے جائیں گے۔

پھر مزید برآں ہمارے ادارے کی مطبوعات میں مولانا محمد سعید نقشبندی رحمہ

اللہ (سابق خطیب داتا صاحب) کے قلم سے کیمیائے سعادت، منہاج العابدین اور مکتوباتِ امام ربانی کے تراجم بھی شامل ہیں، پروفیسر محمد اقبال مجددی کے قلم سے تذکرہ علماء ومشائخِ پاکستان وہند، مقاماتِ مظہری اور حدیقۃ الاولیاء شامل ہیں اور مولانا محمد صدیق ہزاروی کا ترجمہ احیاء العلوم (غزالی) بھی شامل ہے۔

اس وقت ہم بارگاہِ رسولِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ''فَضْلُ الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' کا ترجمہ بنام ''فضائل درود وسلام'' پیش کر رہے ہیں جو حافظ ابوبکر احمد بن عمرو ابن ابی عاصم النبیل رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔ جس کا اُردو ترجمہ صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب (چورہ شریف) نے کیا ہے اور اس میں موجود احادیث کی تخریج خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل) نے انجام دی ہے۔

ترجمہ پڑھ کر آپ کے دلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مزید موجزن ہوگا۔

ہم اسے نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ بہترین صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ ادارہ نے اس کتاب کی بارہا پروف ریڈنگ کروائی ہے لیکن اگر پھر بھی کوئی غلطی قارئین کی نظر سے گزرتی ہے تو ادارہ کو مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس غلطی کو درست کیا جاسکے۔

آپ لوگوں کی دعاؤں کے طلبگار:

چوہدری غلام رسول

چوہدری شہباز رسول

چوہدری جواد رسول

چوہدری شہزاد رسول

❖❖❖❖❖

حالات مصنف

الامام الحافظ ابی بکر احمد بن ابی عاصم النبیل رحمہ اللہ (المتوفی 287ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام ونسب:

آپ کی کنیت ابوبکر اور نام احمد بن عمرو بن ابی عاصم الضحاک ابن مخلد الشیبانی (المتوفی 287ھ) ہے۔آپ کو ابن النبیل بھی کہا جاتا ہے۔

(الزرکلی: الاعلام قاموس تراجم، احمد بن عمرو، ابن ابی عاصم جلد1 صفحہ189 مطبوعہ دار العلم للملایین بیروت، لبنان) (الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ العاشرۃ، رقم الترجمۃ 3 6 6 جلد 2 صفحہ 7 15 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

ولادت باسعادت:

آپ کی صاجزادی عاتکہ کہتی ہیں کہ:

ولد ابی فی شوال، سنۃ ست ومائتین۔

"میرے والد (امام احمد بن عمرو بن ابی عاصم نبیل رحمہ اللہ) شوال 206ھ میں پیدا ہوئے۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 461 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

خاندان ووطن:

عراق کے مشہور علمی مرکز بصرہ کو ان کے آبائی وطن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ لیکن آپ نے اصبہان میں بود و باش اختیار کرلی تھی، قبیلہ شیبان سے آپ کا نسبی تعلق ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ عظیم محدث حافظ موسی بن اسماعیل التبوذکی رحمہ اللہ کی صاجزادی ہیں۔آپ کے والد ماجد بھی عظیم محدث تھے۔جن کی وفات آپ کے عہدہ

قضاء کے دوران ''حمص'' میں ہوئی، وفات 243ھ میں ہوئی اس وقت آپ کے والد ماجد کی عمر 60 سال سے کچھ زائد تھی جیسا کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے ملاحظہ کریں۔

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 1243 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 146 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

محدث ابن محدث ہونے کا شرف:

آپ علم و ورع کے گھرانے میں پیدا ہوئے۔ چنانچہ آپ علم کے میدان میں خوب عرق ریزی کرنے والے، خوب محنت کرنے والے اور علمی شوق رکھنے والے تھے خاص طور پر علم حدیث میں آپ کا پایہ اتنا بلند تھا کہ امام و حافظ حدیث کے لقب سے موسوم کیے جاتے تھے۔

والد گرامی:

آپ کے والد گرامی قدر بھی عظیم محدث تھے۔ جن کی ایک روایت ''سنن ابن ماجہ'' میں ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے آپ کے والد گرامی قدر کے بارے میں یوں لکھا ہے:

عمرو بن الضحاك بن مخلد، البصری ولد ابی عاصم النبیل ثقة، كان على قضاء الشام من الحادية عشرة مات سنة اثنتين واربعين۔

''عمرو بن ضحاک بن مخلد بصری ابی عاصم نبیل کے بیٹے ثقہ ہیں، آپ شام کے عہدہ قضا پر 11 سال تک فائز رہے آپ 242ھ میں فوت ہوئے۔''

(العسقلانی: تقریب التہذیب، حرف العین، ذکر من اسمہ عمرو: بفتح اولہ، رقم الترجمۃ 5068 جلد 1 صفحہ 737 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ ایک دوسری جگہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

ذكره ابن حبان فی الثقات وقال: مستقيم الحديث وكان على قضاء الشام وقال ابنه ابوبكر مات سنة اثنتين و اربعين ومائتين۔

''ان کا ذکر ابن حبان نے ''الثقات'' میں کیا ہے اور فرمایا وہ مضبوط احادیث والے تھے اور شام کے عہدہ قضاء پر فائز تھے۔ اور ان کے بیٹے ابوبکر (احمد بن عمرو بن ابو عاصم ضحاک بن مخلد) فرماتے ہیں آپ 242ھ میں فوت ہوئے۔''

-العسقلانی: تہذیب التہذیب فی رجال الحدیث، حرف العین، من اسمہ عمرو، رقم الترجمۃ: 2 94 5 جلد 5 صفحہ 9 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

دادا جان:

آپ کے دادا جان کبار محدثین اور حفاظ حدیث میں سے تھے۔ ان کا اسم گرامی ابو عاصم ضحاک ہے جو النبیل کے لقب سے مشہور ہیں۔ ان کو النبیل ان کی ذہانت و فطانت، انوکھے مقام اور بلند عقلی کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ ان کا شمار سیدنا امام الائمہ، سراج الامہ، رئیس الفقہاء والمجتہدین، سید الاولیا والمحدثین حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے جید شاگردوں میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ خاتمۃ المحدثین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے آپ کے جید شاگردوں کا ذکر فرماتے ہوئے آپ کا نامِ نامی اسم گرامی بھی تحریر فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(السیوطی: تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان، ذکر الرواۃ عن الامام ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالی صفحہ 94 مطبوعہ اعزازیہ سکندری روڈ پارھوتی مردان)

آپ بڑے بڑے اماموں کے شیخ ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ، امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ اور امام عبد بن حمید رحمۃ اللہ وغیرھم جیسے کثیر امام حدیث ان کے دامن فیض سے وابستہ تھے۔

نانا جان:

امام ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ کے نانا جان حافظ ابوسلمہ موسی بن اسماعیل التبوذکی رحمۃ اللہ بھی بلند پایہ محدث تھے اور ان سے آپ کو روایت کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ حافظ ذھبی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

فسمع من جدہ التبوذکی، ومن والدہ۔

''آپ نے اپنے نانا (حافظ ابوسلمہ موسی بن اسماعیل) التبوذکی رحمہ اللہ سے بھی سماع کیا اور اپنے والد گرامی سے بھی (سماع کیا)۔''

-الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 3 24 ابن ابی عاصم جلد 10 صفحہ 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ۔

الامام ابی محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان المعروف بابی الشیخ رحمہ اللہ نے بھی امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ کے حافظ التبوذکی رحمہ اللہ سے روایت کرنے اور سماع کا ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ کریں:

وذکر عنہ انہ سمع من التبوذکی کتب حماد بن سلمۃ۔

''اور آپ کے بارے میں یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ آپ نے (حافظ) التبوذکی رحمہ اللہ سے حماد بن سلمہ کی کتب کا سماع کیا۔''

(ابی الشیخ: طبقات المحدثین باصبہان، رقم الترجمۃ 0 4 ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل، جلد 3 صفحہ 6 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابی نعیم الاصبہانی: کتاب تاریخ اصبہان، رقم الترجمۃ: 78 جلد 1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

شیوخ:

آپ کے اساتذہ وشیوخ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

① حافظ ابوسلمہ موسی بن اسماعیل التبوذکی رحمہ اللہ (یہ آپ کے نانا ہیں جن کا ذکر ابھی پیچھے گزرا ہے) ② یعقوب بن حمید بن کاسب ③ ابراہیم بن الحجاج السامی۔ ④ دُحیم۔ ⑤ امام عمرو بن الضحاک بن مخلد البصری (یہ آپ کے والد گرامی قدر ہیں جن کا ذکر بھی پیچھے گزر گیا ہے۔) ⑥ شیبان بن فروخ۔ ⑦ محمد بن عبداللہ بن نمیر ⑧ الحوطی عبدالوہاب بن نجدۃ ⑨ ارزق بن علی ⑩ محمد بن اسماعیل البخاری ⑪ ابراہیم بن محمد الشافعی ⑫ ابوعمر الحوضی ⑬ ابوالولید طیالسی ⑭ محمد بن کثیر ⑮ ابوبکر بن ابی شیبۃ ⑯ عبدالاعلی بن حماد ⑰ ہدبۃ بن خالد ⑱ کامل بن طلحۃ الجحدری ⑲ ابوکامل الجحدری ⑳ عبداللہ بن محمد بن اسماء ㉑ ہشام بن عمار ㉒ ابن کاسب ㉓ محمد بن ابی بکر المقدمی ㉔ ابی حاتم الرازی ㉕ ہشام ㉖ عمیر بن مرزوق (رحمہم اللہ)۔

جیسے نامور علماء اور اکابر محدثین سے روایت حدیث کی ہے، اس کے علاوہ بہت سے اکابر محدثین سے بھی حدیث کا سماع کیا۔

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 1 3 24 ابن ابی عاصم جلد 10 صفحہ 4 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) (الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ العاشرۃ، رقم الترجمۃ 3 66 جلد 2 صفحہ 8 15 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (ابی الشیخ: طبقات المحدثین باصبہان، رقم الترجمۃ 01 4 ابو بکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل جلد 3 صفحہ 146 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

تلامذہ:

آپ کے مشہور تلامذہ کے اسماء یہ ہیں:

① احمد بن بندار الشعار
② احمد بن معبد السمسار
③ ابو محمد بن حیان الحافظ
④ ابو احمد العسال (القاضی)
⑤ ابو عبداللہ محمد بن احمد الکسائی
⑥ عبدالرحمن بن محمد بن سیاہ
⑦ ابنۃ ام الضحاک عاتکۃ
⑧ احمد بن جعفر بن معبد
⑨ محمد بن اسحاق بن ایوب
⑩ احمد بن محمد ابن عاصم
⑪ محمد بن معمر بن ناصح
⑫ ابو بکر القباب
⑬ ابو الشیخ

اور بہت سے اصفہانی علماء آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 4 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) (الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، رقم الترجمۃ 3 66 جلد 2 صفحہ 8 15 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

سفر:

علم کی تلاش و جستجو خصوصاً حدیث کی طلب کے لیے مختلف بلاد کا سفر فرمایا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

وله الرحلة الواسعة.

"اور آپ نے بہت طویل سفر کیے۔" (الذہبی: تذکرہ الحفاظ، رقم الترجمۃ 3 66 جلد 2

صفحہ 15 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

امام ذہبی رحمۃ اللہ آپ کے طلب حدیث کے لیے کیے جانے والے پہلے سفر کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ آپ کی صاحبزادی عاتکہ اپنے والد گرامی سے یوں نقل کرتی ہیں:

ما كتبت الحديث حتى صار لى سبع عشرة سنةً، و ذلك انى تعبدت و انا صبى، فسالنى انسان عن حديث، فلم احفظه، فقال لى: ابن ابى عاصم لا تحفظ حديثا؟ فاستاذنت ابى، فاذن لى، فارتحلت.

''میں نے اس وقت تک کوئی حدیث نہیں لکھی جب تک میں سترہ سال کا نہیں ہوگا اور یہ اس وجہ سے تھا کہ میں بچپن میں عبادت کرنے لگ گیا پھر مجھ سے کسی شخص نے حدیث کے بارے میں پوچھا تو وہ مجھے یاد نہیں تھی، تو اس نے مجھ سے کہا اے ابن ابی عاصم کیا تم حدیث یاد نہیں کرو گے؟ تو میں نے اپنے والد سے اجازت طلب کی تو انہوں نے مجھے اجازت عطا فرمادی، پھر میں نے حدیث سیکھنے کے لیے سفر شروع کر دیا۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 461 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ یوں رقمطراز ہیں:

وكان قد طاف البلاد، قبل ذلك فى طلب الحديث، و صحب ابا تراب النخشبى۔

''حصول حدیث کے لیے انہوں نے دور دراز کے اسفار فرمائے ابوتراب نخشبی وغیرہ کی صحبت میں رہے۔'' (ابن کثیر، البداية والنهاية، ثم دخلت سنة سبع و ثمانين و مائتين، جلد 7 صفحہ 373 مطبوعہ المکتبة التوفيقية للتراث قاہرہ)

فقاہت:

فقہ میں ممتاز درجہ رکھتے تھے، علمائے طبقات نے فقہ میں ان کے کمال کا اعتراف کیا ہے ملاحظہ ہو۔

① ابن الاعرابی ''طبقات النساک'' میں لکھتے ہیں میں نے اس شخص سے سنا جو بیان کرتا تھا کہ:

یحفظ لشقیق البلخی الف مسالة و کان من حفاظ الحدیث و الفقه.

''ابن ابی عاصم کو شقیق بلخی کے ایک ہزار مسئلے زبانی یاد تھے۔ آپ حدیث اور فقہ کے حافظ تھے۔''

(الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، الطبقة العاشرة، رقم الترجمہ:3 6 6 جلد 2 صفحہ7 15 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ4 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

② حافظ ابو نعیم فرماتے ہیں کہ:

کان فقیھا.

''ابن ابی عاصم فقیہ تھے۔'' (الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ0 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) (ابی نعیم الاصبہانی: کتاب تاریخ اصبہان، رقم الترجمۃ:78 جلد1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

③ ابن مردویہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن محمد بن عیسی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن محمد المدینی البزاز سے سنا وہ فرماتے ہیں:

قدمت البصرة و احمد بن حنبل حی، فسالت عن افقههم، فقالوا: لیس بالبصرة أفقه من احمد بن عمرو بن ابی عاصم.

''جب میں بصرہ میں آیا اور اس وقت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ زندہ تھے۔ پس میں نے وہاں کے سب سے بڑے فقیہ کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا بصرہ میں احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمہ اللہ سے بڑا فقیہ کوئی بھی نہیں ہے۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ:2431 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ 462 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

منصب قضاء:

آپ کے کمال درجے کا فقیہ ہونے کا ثبوت یہ بھی ہے کہ وہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے صاجزادے صالح بن احمد کے بعد اصبہان کے قاضی بھی مقرر کیے گئے اور تیرہ سال تک اور بعض کے نزدیک سولہ سال تک اس منصب پر فائز رہے۔

قال ابو الشیخ: فولی القضاء باصبھان مدۃ لا براھیم بن احمد الخطابی، ثم ولی القضاء بعد موت صالح بن احمد الی سنۃ اثنتین و ثمانین و ما ئتین... وکان قاضیا ثلاث عشرۃ سنۃ، و کثرت الشھود فی ایامہ۔

''ابوشیخ فرماتے ہیں کہ آپ ایک مدت تک ابراہیم بن احمد خطابی کے لیے اصبہان کے قاضی کے عہدے پر فائز رہے۔ پھر صالح بن احمد کے انتقال کے بعد 282ھ تک قاضی رہے......آپ تیرہ سال قاضی رہے اور آپ کے زمانہ میں کثرت سے واقعات رونما ہوئے۔''

(الذھبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 324 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ 246 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) (ابی الشیخ: طبقات للمحدثین باصبھان، رقم الترجمۃ briefly 104 ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل، جلد3 صفحہ 146-147 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

امام ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ:

وقد ولی قضاء اصبھان ست عشرۃ سنۃ۔

''آپ سولہ سال تک اصبہان کے قاضی رہے۔'' (الذھبی: تذکرۃ الحفاظ، رقم الترجمۃ 663 جلد2 صفحہ 158 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

ان دونوں اقوال میں تطبیق یوں دی جاسکتی ہے کہ صالح بن احمد کے انتقال کے بعد جب آپ قاضی کے عہدہ پر فائز ہوئے تو 282ھ تک کا عرصہ تیرہ سالہ ہوگا اور ابراہیم بن احمد خطابی کے لیے جو آپ قاضی رہے شاید وہ عرصہ تین سالہ ہوگا ان کو ملا

کر امام ذہبی رحمہ اللہ نے آپ کی کل مدت عہدۂ قضاء بیان فرمادی جو سولہ سالہ بنتی ہوگی۔

ویسے خیر الدین الزرکلی نے صالح بن احمد کے انتقال کے بعد جو آپ عہدہ قضاء پر فائز ہوئے اس عرصہ کو یوں بیان کیا ہے جس سے مذکورہ بالا دی گئی تطبیق کی تائید بھی ہوتی ہے۔

ولی قضاء اصبهان سنة ۲۶۹ ـ ۲۸۲ھ

"آپ 269ھ سے لے کر 282ھ تک اصبہان کے قاضی رہے۔"

(الزرکلی: الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمة 206 جلد1 صفحہ189 مطبوعہ دار العلم للملایین، بیروت)

حفظ وثقاہت:

حدیث میں آپ کا پایہ اتنا بلند تھا کہ امام وحافظ حدیث کے لقب سے موسوم کیے جاتے تھے، تمام علمائے فن کو ان کے ضبط وحفظ، عدالت وثقاہت کا اعتراف ہے۔

① امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے کہا "صدوق" تھے۔

(ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، باب حرف الالف، رقم الترجمة120 احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل، قاضی اصبہان جلد2 صفحہ 23 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

② امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ابن ابی عاصم الحافظ الکبیر الامام ابوبکر احمد بن عمرو بن النبیل ابی عاصم الشیبانی الزاهد قاضی اصبهان.

"آپ کی کنیت ابوبکر اور نام احمد بن عمرو بن ابی عاصم شیبانی ہے بہت بڑے حافظ حدیث مشہور زاہد اور شہر اصبہان کے قاضی تھے۔"

(الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، رقم الترجمہ: 3 6 6 جلد 2 صفحہ7 15 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

③ امام ذہبی رحمہ اللہ "سیر اعلام النبلاء" میں یوں لکھتے ہیں:

حافظ کبیر، امام بارع، متبع للآثار، کثیر التصانیف، قدم اصبهان علی قضائها، ونشر بها علمه.

"آپ بہت بڑے حافظ حدیث، امام کامل ہیں، آثار میں آپ کی پیروی کی جاتی ہے، کثیر کتب کے مصنف ہیں، اصبہان میں قاضی بن کر تشریف لائے اور وہیں پر اپنے علم کی اشاعت فرمائی۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الرجمۃ:1 3 24 ابن ابی عاصم جلد10 صفحہ0 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

④ ابوبکر بن مردویہ کہتے ہیں:

حافظ، کثیر الحدیث۔

"آپ حافظ ہیں، کثیر الحدیث ہیں۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ2431 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ460 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

⑤ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے حافظ حدیث لکھا ہے۔

(ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ثم دخلت سنۃ سبع وثمانین ومائتین، جلد7 صفحہ373 مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیۃ للتراث قاہرہ)

⑥ ابو العباس النسوی کہتے ہیں:

وکان ثقۃ نبیلا معمرا۔

"اور آپ ثقہ جلیل القدر اور بڑی عمر والے تھے۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ:2431 ابن ابی عاصم، جلد:10 صفحہ 460 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

⑦ ابوسعید بن الاعرابی اپنی کتاب "طبقات النساک" میں فرماتے ہیں:

وکان من حفاظ الحدیث والفقہ۔

"اور آپ حدیث اور فقہ کے حفاظ میں سے تھے۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ:2431 ابن ابی عاصم، جلد:10 صفحہ 464 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

⑧ خیر الدین الزرکلی نے لکھا ہے:

احمد بن عمرو بن ابی عاصم الضحاک ابن مخلد الشیبانی ابوبکر بن ابی عاصم، ویقال لہ ابن النبیل، عالم بالحدیث۔

"احمد بن عمرو بن ابی عاصم الضحاک ابن مخلد الشیبانی، ابوبکر بن ابی عاصم آپ کو ابن النبیل بھی کہا جاتا ہے حدیث کے بہت بڑے عالم

تھے۔"

(الزرکلی:الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمہ: 206 جلد1 صفحہ189 مطبوعہ دار العلم للملایین بیروت)

اعترافِ عظمت:

آئمہ محدثین آپ کے کمالات کے معترف تھے۔

① ابی الشیخ لکھتے ہیں:

وكان من الصيانة والعفة بمحل عجيب.

"آپ کا پاکدامنی میں اور فراست میں ایک عجیب مقام تھا۔"

(ابی الشیخ: طبقات المحدثین باصبهان، رقم الترجمہ:01 4 جلد3 صفحہ146-7 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ:1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ0 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

② ابو العباس النسوی فرماتے ہیں:

احمد بن عمرو بن الضحاك بن مخلد الشيباني، من اهل البصرة من صوفية المسجد... والنسك والامر بالمعروف والنهي عن المنكر صحب النساك، منهم: ابو تراب، وسافر معه.

"احمد بن عمرو بن الضحاک بن مخلد الشیبانی بصرہ والوں میں سے، مسجد میں زیادہ وقت گزارا کرتے ......اور عبادات پر عمل کرنے والے، اچھائی کا حکم اور برائی سے منع کرنے والے تھے، آپ بڑے زاہدین (صوفیاء کرام) کی صحبت میں رہے جن میں سے ایک ابوتراب ہیں اور آپ نے ان کے ساتھ سفر بھی کیا۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ:2431 ابن ابی عاصم، جلد:10 صفحہ 460 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

③ زرکلی نے لکھا ہے کہ:

زاهد رحالة من اهل البصرة.

"آپ صاحب تقوی اور (طلب حدیث کے لیے) سفر کرنے والے،

بصرہ والوں میں سے تھے۔"

(الزرکلی: الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمة: 206 جلد1 صفحہ189 مطبوعہ دار العلم للملايين، بیروت)

زہدوورع:

علم کے ساتھ ساتھ عمل کی دولت سے بھی سرفراز تھے، اصحاب طبقات وتراجم نے آپ کے زہدوورع اور تقوی کا بھی ذکر خیر کیا ہے، آپ بہت کم غذا پر گزارہ فرمالیا کرتے تھے۔

① ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی عاصم رحمہ اللہ کوفرماتے ہوئے سنا کہ:

لما كان من امر العلوى بالبصرة ما كان ذهبت كتبى فلم يبق منها شى فاعدت من ظهر قلبى خمسين الف حديث كتب اموالى و كان بقال فكنت اكتب بضوء سراجه فتذكرت بعد ذلك فى نفسى انى لم استاذن صاحب السراج فذهبت الى البحر فغسلته ثم اعدته ثانيا۔

"جب بصرہ میں فتنہ اٹھا تو جتنی میری کتابیں تھیں سب ضائع ہوگئیں ان میں سے کچھ بھی نہ بچا تو میں نے صرف اپنی یادداشت سے پچاس ہزار حدیثیں دوبارہ لکھ لیں اور میں ایک سبزی فروش کے چراغ کی روشنی میں احادیث لکھا کرتا تھا بعد میں جب مجھے خیال آیا کہ میں نے تو (روشنی میں احادیث لکھنے کے لیے) چراغ والے سے اجازت ہی نہیں مانگی تھی۔ پس میں دریا کی طرف گیا وہاں غسل کیا اور احادیث کا مجموعہ دوبارہ لکھا۔"

(ابی الشیخ، طبقات المحدثین باصبهان، رقم الترجمة:01 4 جلد3 صفحہ7 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (الذهبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة 3 24 ابن ابی عاصم، جلد:10 صفحہ2 46 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

اس واقعہ سے آپ کے خداداد حافظے کے علاوہ انتہا درجے کا متقی ہونا بھی ثابت ہوتا ہے منکرین حدیث اور اسی قبیل کے دیگر لوگوں کو اس واقع پر غور کرنا چاہیے کہ جو

محدث پچاس ہزار حدیثیں لکھ لے اور صرف خیال آئے کہ میں نے جس کی روشنی میں یہ احادیث کا مجموعہ تحریر کیا ہے اس سے اجازت نہیں لی اور پچاس ہزار حدیثیں دوبارہ تحریر کرتا ہے وہ حدیث کو کسی راوی سے لکھنے کے لیے کس درجے کا اہتمام کرتا ہوگا؟ لہذا اپنے عقلی ڈھکوسلے چھوڑنے سے گریز کیا جائے۔

آپ کے زہد و ورع اور تقوی کا آپ عالم دیکھ چکے اللہ اکبر یہ لوگ علم و حفظ کے ساتھ ساتھ زہد و ورع اور تقوی کے بھی کوہ ہمالیہ تھے۔ آپ بہت کم کھایا کرتے تھے۔

② ابن عبد کو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عاتکہ نے کہ میں نے اپنے والد گرامی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

خرجت الی مکة من الکوفة، فاکلت اکلة بالکوفة، والثانیة بمکة۔

"میں کوفہ سے مکہ (معظّمہ) کی طرف نکلا تو میں نے پہلا کھانا کوفہ میں کھایا اور دوسرا مکہ (معظّمہ) میں۔"

امام ذہبی رحمہ اللہ اس کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **اسنادها صحیح۔**

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ: 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 461 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

تحصیل علوم:

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وکان ابن ابی عاصم مجودًا لِلقراءة و کان یقول: انا اقدم نافعا فی القراءة، وکان یقول: ما بقی احد قرا علی روح بن عبد المومن غیری۔

"ابن ابی عاصم تجوید سے قراءت کرنے والے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ قراءت سے نفع اٹھانے والا سب سے بڑھ کر میں ہوں اور فرمایا کرتے تھے کہ میرے علاوہ کوئی ایسا نہیں (اب) بچا جس نے روح بن عبد المومن کے سامنے قراءت کی ہو۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ: 2431 ابن ابی عاصم، جلد: 10 صفحہ 462 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

آپ نے حماد بن سلمہ کی کتابوں کا سماع اپنے نانا حافظ ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی رحمۃ اللہ سے کیا۔(ابي الشيخ: طبقات المحدثين باصبهان، رقم الترجمة:401جلد3صفحه 146 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (الذهبي:سير اعلام النبلاء، رقم الترجمة:2431ابن ابى عاصم، جلد:10صفحه 464مطبوعه دار الحديث قاهره)

مذہب ومسلک:

امام ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ مسلکا اہلسنت و جماعت تھے۔ابو العباس النسوی آپ کے بارے فرماتے ہیں کہ:من اهلسنة،"آپ اہلسنت میں سے تھے۔"

(الذهبى: سير اعلام النبلاء، رقم الترجمة:2431ابن ابى عاصم، جلد:10صفحه 460 مطبوعه دارالحديث قاهره)

آپ بڑے متبع سنت تھے اور مبتدعین کو سخت ناپسند کرتے تھے فرمایا کرتے تھے:

لا احب ان يحضر مجلسی مبتدع، ولا مدع، ولا طعان، ولا لعان، ولا فاحش، ولا بذی، ولا منحرف عن الشافعی، واصحاب الحديث.

"مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میری مجلس میں کوئی مبتدع، مفتری، فحش گو، لعن وطعن کرنے والا، امام شافعی سے منحرف اور محدثین سے منحرف و بیزار کوئی شخص شریک ہو۔" (ابن كثير، البداية والنهاية، ثم دخلت سنة سبع و ثمانين و مأتين، جلد7صفحه373مطبوعه المكتبة التوفيقية للتراث قاهره)

آپ کے اس فرمان سے ظاہر ہوا آپ شافعی المذہب تھے ورنہ آپ کا شافعیت کی طرف جھکاؤ تو ضرور تھا۔

ابو نعیم اور بعض دوسرے علماء طبقات نے آپ کو"ظاہری المذہب" بتایا ہے۔
لیکن امام ذہبی رحمۃ اللہ آپ کے ظاہری المذہب ہونے کے بارے ابو نعیم کے قول کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وفی هذا نظر، فانه صنّف كتابا علی داود الظاهری اربعين خبرا

بابتة، ممانفی داود صحتها۔

"اور اس میں نظر ہے (اختلاف ہے) کیونکہ آپ نے داؤد ظاہری (کے رد) پر ایک کتاب لکھی جس میں چالیس خبریں صحیح اور ثابت درج فرمائیں جن کی صحت پر داؤد ظاہری نے نفی کی تھی۔"

(الذہبی: سیر اعلام النبلا، رقم الترجمہ: 2431 ابن ابی عاصم جلد: 10 صفحہ 461 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدا میں ممکن ہے وہ ظاہری رہے ہوں لیکن بعد میں انہوں نے اس نظریے سے رجوع فرمالیا ہوگا۔

قوت حافظہ:

آپ کا حافظہ غضب کا تھا بطور مثال صرف ایک بات نقل کرتا ہوں امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ملاحظہ ہو:

ذهبت كتبه بالبصرة في فتنة الزنج فاعاد من حفظه خمسين الف حديث۔

"بصرہ میں زنگیوں کے فتنہ میں ان کی تمام کتابیں ضائع ہوگئیں تھیں اور انہوں نے اپنی قوی یادداشت (حافظہ) کے باعث پچاس ہزار حدیثیں دوبارہ لکھ لی تھیں۔" (الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، رقم الترجمہ: 663 جلد 2 صفحہ 158 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

شغفِ حدیث اور موت سے بے خوفی:

آپ کی حدیث پڑھنے پڑھانے میں شغف، رغبت، فنائیت اور موت سے بے خوفی کا کیا عالم تھا ایک روایت سے نمونہ پیش خدمت ہے:

ابو العباس النسوی کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر محمد بن مسلم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن خفیف سے اور وہ کہتے ہیں میں نے سنا حکیمی سے کہتے ہوئے کہ:

ذكروا عند ليلى الديلمي ان ابابكر بن ابي عاصم ناصبي، فبعث

والکتاب فی یدہ، فقال: امرنی ان احمل الیہ راسك۔ فنام علی قفاہ، ووضع الکتاب الذی کان فی یدہ علی وجھه، وقال: افعل ماشئت۔ فلحقه انسان، وقال لا تفعل، فان الامیر قد نہاك، فقام ابوبکر واخذ الجزء، ورجع الی الحدیث الذی قطعه، فتعجب الناس۔

”کچھ لوگوں نے لیلی دیلمی سے کہا کہ بے شک ابوبکر بن ابی عاصم ناصبی ہے تو انہوں نے اپنے غلام کو تلوار اور تھیلا دے کر بھیجا اور حکم دیا کہ ان کا سر اتار کر لے آؤ غلام آیا اس وقت ابوبکر (بن ابی عاصم) حدیث پڑھ رہے تھے اور کتاب ان کے ہاتھ میں تھی تو اس غلام نے کہا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کا سر اتار کر لیلی دیلمی کے پاس لے جاؤں تو آپ نے اپنی گردن جھکا دی اور اس کتاب کو جو آپ کے ہاتھ میں تھی اسے چہرے پر رکھ لیا اور فرمایا: جیسا تم چاہتے ہو کر لو تو ایک آدمی پیچھے سے آیا اور بولا ایسا نہ کرنا کیونکہ امیر نے تمہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا ہے۔ (شاید اس کی وجہ یہ ہوگی کہ امیر کو آپ کے ناصبی نہ ہونے کی اطلاع ہوگئی ہوگی) ابوبکر (بن ابی عاصم) کھڑے ہوئے اور کتاب کو پکڑا اور اسی حدیث کو پڑھنا شروع کر دیا۔ جسے انہوں نے چھوڑا تھا تو اس پر (وہاں موجود) لوگ بہت متعجب ہوگئے۔“

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ:2431 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ 463 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

تصانیف:

آپ کثیر التصانیف تھے۔ زنگیوں کی شورش کے زمانہ میں آپ کی تصانیف ضائع ہوگئیں۔ اور انہوں نے اپنی قوی یادداشت کے باعث پچاس ہزار حدیثیں دوبارہ لکھ لیں دیگر کتب کے ساتھ ساتھ۔ امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ان کی بہت سی کتب ہمارے ہاتھ آگئی تھیں۔ آپ نے مفید اور نافع کتب تصنیف کیں۔ زرکلی نے کہا آپ

نے تین سو کتب تصنیف کیں۔ (الذهبی: تذکرة الحفاظ، رقم الترجمة: 663 جلد 2 صفحہ 158 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (الزرکلی: الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمة: 206 جلد 1 صفحہ 189 مطبوعہ دار العلم للملایین بیروت)

آپ کی کتب کے اسماء درج ذیل ہیں:

① المسند الکبیر ② الآحاد والمثانی
③ کتاب السنۃ ④ کتاب الدیات
⑤ کتاب الاوائل ⑥ الرد علی داؤد الظاهری
⑦ فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(الزرکلی: الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمه 206 جلد 1 صفحہ 189 مطبوعہ دار العلم للملایین بیروت، لبنان)

اب آپ کی کچھ تصانیف کا مختصرا تعارف اور ان کے بارے علماء کی آراء پیش خدمت ہیں۔

1- المسند الکبیر:

یہ ضخیم اور اہم مسند پچاس ہزار حدیثوں پر مشتمل ہے۔ دیگر کے علاوہ امام ذہبی رحمۃ اللہ نے بھی اپنی "سیر اعلام النبلاء" میں آپ کی اس مسند کا ذکر کیا ہے۔

(الزرکلی: الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمة 206 جلد 1 صفحہ 189 مطبوعہ دار العلم للملایین بیروت) (الذهبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 460 مطبوعہ دار الحدیث قاهره)

2- الآحاد والمثانی:

زرکلی کہتے ہیں آپ کی یہ کتاب بیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔

(الزرکلی: الاعلام قاموس تراجم، رقم الترجمة: 206 جلد 1 صفحہ 189 مطبوعہ دار العلم للملایین بیروت.

3- کتاب السنۃ:

یہ مسئلہ صفات کے متعلق احادیث کا ایک اہم مجموعہ ہے اس کی تالیف کا اندازہ علمائے سلف کی کتابوں کے مطابق ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”فن حدیث میں آپ کی بہت سی تصنیفات ہیں ان میں سے ایک کتاب السنۃ بعنوان احادیث الصفات علی طریق السلف بھی ہے۔“

(ابن كثير، البداية والنهاية، ثم دخلت سنة سبع و ثمانين و مائتين، جلد 7 صفحه 373 مطبوعه للمكتبة التوفيقية للتراث قاهره)

4-کتاب الدیات:

دیت و قصاص کے متعلق روایات کا یہ مجموعہ 1323ھ میں مصر سے شائع ہوا تھا۔

5-الرد علی داوٗد الظاہری:

نام سے معلوم ہوتا ہے کہ داوٗد ظاہری کے رد میں ہے اس کتاب کی طرف امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اشارہ فرمایا ہے۔

(الذهبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: 1324 جلد 10 صفحہ 146 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

مستجاب الدعوات ہونا:

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كان هو واثنان من كبار الصالحين في سفر، فنزلوا على رمل ابيض، فجعل ابو بكر هذا يقبله بيده ويقول: اللهم ارزقنا خبيصًا يكون غداء يومًا على لون هذا الرمل فلم يكن باسرع من ان اقبل اعرابي وبيده قصعة فيها خبيص بلون ذلك الرمل في بياضه. فاكلوا منه رحمه الله۔

”ایک مرتبہ آپ اور صالحین میں سے دو بزرگ (آپ کے ساتھ) سفر کر رہے تھے کہ ایک سفید ٹیلے پر ان کا گزر ہوا تو ابو بکر (بن ابی عاصم) اپنے ہاتھ سے اس ریت کو چومنے لگے اور کہنے لگے اے اللہ! ہمیں آج حلوہ عطا

فرما جو اس ریت کے رنگ کی طرح ہو۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد ایک دیہاتی آیا جس کے ہاتھ میں برتن تھا جس میں اس سفید ریت کے رنگ کی طرح کا حلوہ تھا۔ انہوں نے اسے کھایا اللہ تعالی ان پر رحمت فرمائے۔"

(ابن كثير، البداية والنهاية، ثم دخلت سنة سبع و ثمانين ومائتين، جلد 7 صفحه 73 3 مطبوعه للمكتبة التوفيقية للتراث قاهره) (الذهبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة 3 24 ابن ابی عاصم، جلد: 10 صفحہ 46 مطبوعه دار الحديث قاهره) (ابی الشيخ طبقات للمحدثين باصبهان، رقم الترجمة 0 4 جلد 3 صفحہ 8 14-7 14 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان)

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ: "وہ تین یہ تھے عثمان بن صخر الزاہد، ابو تراب اور احمد بن عمرو (بن ابی عاصم) اور یہی تھے جنہوں نے دعا کی تھی۔" (الذهبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 461 مطبوعه دار الحديث قاهره) (ابی الشيخ: طبقات المحدثين باصبهان، رقم الترجمة 401 جلد 3 صفحہ 148 مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان)

صوفیاء کرام کے بارے میں مسلک ومشرب:

آپ کو تصوف اور صوفیاء کرام سے بھی خصوصی تعلق تھا، اور بزرگان دین کی خدمت میں استفادہ و اصلاح کے لیے جاتے تھے۔ آپ کو عظیم صوفی بزرگ ابو تراب نخشبی سے خاص تعلق تھا۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:

وصحب أباتراب ألنخشبي وغيره من مشائخ الصوفية۔

"صوفیاء میں سے ابو تراب نخشبی وغیرہ کی صحبت میں رہے۔"

(ابن كثير: البداية والنهاية، ثم دخلت سنة سبع و ثمانين و مائتين، جلد 7 صفحه 73 3 مطبوعه المكتبة التوفيقية للتراث قاهره)

ابی نعیم اصبہانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ آپ ابو تراب کے استاد عثمان بن صخر الزاہد کی صحبت میں رہے اور ابو تراب کی صحبت میں بھی رہے۔ (ابي نعيم الاصبهانی: كتاب تاريخ اصبهان، رقم الترجمة 78 جلد 1 صفحہ 135 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان)

صوفیاء کرام کی شطحیات کے متعلق آپ کا مسلک ومشرب یوں واضح ہوتا ہے کہ جب آپ عہدہ قضاء پر فائز ہوئے تو صوفیاء کرام کے مسائل کے بارے میں جب آپ سے پوچھا جاتا تو فرماتے:

القضاء والدنیۃ والکلام فی علم الصوفیۃ محال۔

''صوفیاء کرام کے علم کے بارے میں فیصلہ کرنا، رائے دینا اور کلام کرنا محال ہے۔''

(الذھبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 462 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

خدمتِ حدیث:

خدمت حدیث میں آپ کا نام نامی اسم گرامی سرفہرست ہے۔ اس کی کچھ جھلک آپ نے تصانیف کے تعارف میں ملاحظہ کی 282ھ میں منصب قضاء سے علیحدہ ہوجانے کے بعد بھی آپ تا وصال حدیثیں سنتے سناتے رہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

ثم بقی یحدث ویسمع منہ الی ان توفی۔

''پھر آپ حدیثیں سنتے سناتے رہے یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔''

(الذھبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 462 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ) (ابی الشیخ، طبقات المحدثین باصبہان، رقم الترجمۃ 401 جلد 3 صفحہ 147 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

وصال باکمال:

جمہور کے قول کے مطابق امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ کا وصال باکمال 5 ربیع الثانی 287ھ میں ہوا۔ ابن مردویہ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن اسحاق سے سنا وہ کہتے ہیں کہ:

مات احمد بن عمرو سنۃ سبع وثمانین، لیلۃ الثلاثاء، لخمس خلون من ربیع الآخر۔

''احمد بن عمرو (بن ابی عاصم) کا وصال 287ھ منگل کی رات ربیع الثانی کے پانچ دن گزرنے کے بعد ہوا۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 463 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

جنازہ:

آپ کا جنازہ آپ کے صاجزادے نے پڑھایا۔ جنازے میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ ابی نعیم اصبہانی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ:

توفی سنۃ سبع و ثمانین و مائتین وصلی علیہ ابنہ الحکم بن احمد۔

''287ھ میں آپ کا وصال ہوا، آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاجزادے حکم بن احمد نے پڑھائی۔'' (ابی نعیم الاَصبہانی، کتاب تاریخ اصبہان، رقم الترجمۃ 78 جلد 1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 464 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

ابی الشیخ کہتے ہیں کہ:

حضرت جنازۃ ابی بکر، و شھدھا مائتا الف من بین راکب و راجل، ما عدا رجلا کان یتولی القضاء، فحرم شھود جنازتہ، و کان یری رای جھم۔

''میں ابوبکر کے جنازہ میں حاضر تھا۔ آپ کے جنازے میں دو لاکھ افراد پیدل اور سوار شریک تھے۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 463 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

تدفین:

ابی نعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق ابن موسی ابن مہران المہر انی الاصبہانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ:

ودُفن بمقبرۃ دوشاباذ۔

''اور آپ کو دوشاباذ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔'' (ابی نعیم الاصبہانی، کتاب تاریخ اصبہان، رقم الترجمۃ 78 جلد 1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

قُربِ خداوندی:

ابوعبداللہ کسائی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ کو خواب میں دیکھا کہ:

كانه كان جالسا فى مسجد الجامع عند الباب وهو يصلى من قعود فدنوت منه فسلمت عليه فرد على فقلت له انت احمد بن عمرو قال: نعم قلت: ما فعل الله بك؟ قال: ونسنى ربى قلت: يؤنسك ربك؟ قال: نعم فشهقت شهقة وانتبهت.

''وہ جامع مسجد میں دروازے کے پاس بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں میں نے قریب ہو کر انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا میں نے کہا آپ احمد بن عمرو ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟ فرمایا مجھ سے میرے رب نے موانست کا معاملہ فرمایا: میں نے عرض کیا آپ کے رب نے آپ سے موانست فرمائی؟ فرمایا ہاں تو میری چیخ نکل گئی اور میں بیدار ہو گیا۔''

(ابی الشیخ طبقات المحدثین باصبہان، رقم الترجمہ 01 4 جلد 3 صفحہ 7 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ 1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 4 46 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) (ابن کثیر: البدایۃ والنہایۃ، ثم دخلت سنۃ سبع و ثمانین وما تتین، جلد 7 صفحہ 73 3 مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیۃ للتراث قاہرہ)

مرویات:

آپ نے کئی لاکھ احادیث کو روایت کیا ہے ان میں سے چند وہ مرویات درج ذیل ہیں جو طبقات وتراجم اور اسماء الرجال کی کتب میں بطور مثال موجود ہیں:

اول: حدثنا القاضى ابواحمد، حدثنا احمد بن عمرو بن ابى عاصم،

حدثنا الازرق بن علی ابو الجھم، حدثنا حسان بن ابراھیم الکرمانی، حدثنا خالد بن سعید المدنی، عن ابی حازم، عن سھل، قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

"ان لکل عمل سناما، و سناما القرآن البقرۃ، من قراھا فی بیتہ لیلا لم یدخل الشیطان بیتہ ثلاث لیال، ومن قراھا فی بیتہ نھارا لم یدخل الشیطان بیتہ ثلاثۃ ایام"۔

''حضرت سہل (بن سعد) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''ہر چیز کی ایک بلندی ہوتی ہے اور بے شک قرآن کی بلندی سورہ بقرہ ہے۔ جو شخص رات کو اپنے گھر میں اس کی تلاوت کرے گا اس کے گھر میں تین رات تک شیطان داخل نہیں ہو سکے گا۔ اور جو شخص اپنے گھر میں دن کو اس کی تلاوت کرے گا اس کے گھر میں تین دن تک شیطان داخل نہیں ہو سکے گا۔''

(الذھبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ 1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 465 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ) (ابی نعیم: کتاب تاریخ اصبھان، رقم الترجمۃ 78، جلد 1 صفحہ 5 13 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) یہ روایت درج ذیل حدیث کی کتب میں بھی موجود ہیں: (ابن حبان: الصحیح، باب قراءۃ القرآن، ذکر تمثیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ البقرۃ من القرآن بالسنام من البعیر، جلد 3 صفحہ 9 5 الرقم 780 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان الھیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، کتاب التفسیر، سورۃ البقرۃ، الرقم: 1727 صفحہ 7 2 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابی یعلی: المسند، حدیث سھل بن سعد الساعدی، الرقم 4 5 75 صفحہ 73 13 - 72 13 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان)

دوم: اخبرنا بلال الحبشی، اخبرنا ابن رواج، اخبرنا السلفی، اخبرنا محمد و احمد، ابنا ابی القاسم السوذرجانی، اخبرنا علی بن میلۃ الفرضی املاء، حدثنا ابو علی احمد بن محمد بن عاصم، حدثنا ابوبکر بن ابی عاصم، حدثنا المقدمی، حدثنا عبد ربہ الحنفی، حدثنا سماک الحنفی، سمعت ابن عباس یقول قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"یا عائشة! من کان له فرطان من امتی دخل الجنة قالت: یا نبی الله! فمن کان له فرط؟ قال: ومن کان له فرط یا موفقة، قالت: یا نبی الله! فمن لم یکن له فرط من امتك؟ قال: انا فرط امتی، لم یصابوا بمثلی۔

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عائشہ! میری امت میں سے جس شخص کے دو (کم سن فوت شدہ بچے) پیش رو ہو گئے، وہ شخص جنت میں داخل ہو گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے جس شخص کا ایک (کم سن فوت شدہ بچہ) پیش رو ہو؟ فرمایا: اے صاحبۂ خیرات! اس کو وہ ایک پیش رو ہی (جنت میں) لے جائے گا۔ عرض کیا آپ کے امتی جس کا کوئی پیش رو نہ ہو فرمایا: جس کا کوئی پیش رو نہیں ہو گا اس کا میں ذریعہ نجات ہوں گا۔ کیونکہ میری امت کو میری جدائی سے بڑھ کر کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلا، رقم الترجمہ1 3 24 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ 465 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ) یہ روایت مندرجہ ذیل کتب حدیث میں بھی ملاحظہ کی جا سکتی ہے: (الترمذی الجامع الصحیح ابواب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من قدم ولدا، الرقم2 106 صفحہ7 3 3 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (احمد بن حنبل: المسند، الرقم098 3 صفحہ239-0 24 مسند اہل البیت رضوان اللہ علیہم اجمعین مطبوعہ دار السلام للنشر والنوزیع الریاض) (ابو یعلی: المسند، مسند ابن عباس، الرقم 3 275 صفحہ66 5 مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان)

سوم: حدثنا احمد بن جعفر بن معبد ثنا ابوبکر بن ابی عاصم ثنا عقبة بن مکرم ثنا هانی بن یحیی ثنا شعبة عن ابی اسحاق سمعت البراء بن عازب یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم

مربوعًا.

''حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیانے قد مبارک والے تھے۔'' (ابی نعیم الاصبهانی: کتاب تاریخ اصبهان، رقم الترجمة 78 جلد 1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

چهارم: اخبرنا اسحاق بن طارق، اخبرنا یوسف بن خلیل، اخبرنا ناصر بن محمد، اخبرنا جعفر بن عبد الواحد، اخبرنا ابو طاهر محمد بن احمد الکتاب، اخبرنا عبد الله بن محمد ابو الشیخ بقراءة ابی، حدثنا ابوبکر بن ابی عاصم، حدثنا عمرو بن مرزوق، عن عمران القطان، عن قتادة، عن زُراة، عن سعد بن هشام، عن عائشة، قالت:

"ذکر عند رسول الله صلی الله علیه وسلم رجل یقال له شهاب، فقال النبی صلی الله علیه وسلم۔ انت هشام۔" اسناده جید۔

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک شخص کا ذکر کیا گیا جس کو شہاب کہا جاتا تھا (آپ نے اس کا نام تبدیل کر کے) فرمایا تو ہشام ہے۔'' اس کی اسناد جید ہیں۔''

(الذهبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ 2431 ابن ابی عاصم، جلد 10 صفحہ 466 مطبوعہ دار الحدیث قاهرہ)

پنجم: حدثنا عبد الرحمن بن محمد بن سیاه ثنا احمد بن عمرو بن ابی عاصم ثنا هدبة ثنا ابان بن یزید عن یحیی بن ابی کثیر قال بلغنی ان القرآن یرفع یوم القیامة غیر سورة یوسف و سورة مریم یتکلم بها اهل الجنة۔

''یحیٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے قیامت کے دن قرآن اٹھا لیا جائے گا سوائے سورۃ یوسف اور سورۃ مریم کے اہل جنت ان کی تلاوت

کیا کریں گے۔"

(الذھبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمہ 3 24 ابن ابی عاصم، جلد10 صفحہ 465 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ) (ابی نعیم الاصبھانی، کتاب تاریخ اصبھان، رقم الترجمۃ 78 جلد1 صفحہ 136 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

ششم: حدثنا محمد بن اسحاق بن ایوب ثنا احمد بن عمرو بن ابی عاصم ثنا نصر بن علی ثنا نوح بن قیس عن عبداللہ بن عمران الطاحی عن عاصم الاحول عن عبداللہ سرجس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

السَّمْتُ الحسن والتُّؤدۃ والاقتصاد جُزْءٌ من اربعۃ وعشرین جزء من النبوۃ۔

"عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اچھی ہیئت، میانہ رو اور سنجیدگی نبوت کے اجزاء میں سے چوبیسواں حصہ ہے۔"

(ابی نعیم الاصبھانی کتاب تاریخ اصبھان، رقم الترجمۃ 78 جلد1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

خادم مسلک اہلسنت

محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ھل)

مقدمه
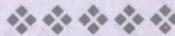
اخبرنا الامام الحافظ مسند الوقت ابو الحجاج یوسف بن خلیل بن عبداللہ الدمشقی، سماعا علیه بحلب، قال: اخبرنی الاشیاخ ابوجعفر محمد بن اسماعیل بن محمد الطرسوسی، و محمد بن احمد ابن نصر الصیدلانی، وابو عبد اللہ محمد بن ابی زید ابن حمدالکرانی۔(ح)

و قرات علی ابی الفتح عمر بن یعقوب بن عثمان الاربلی، عن ابی جعفر الصیدلانی، قالوا: اخبرنا ابو منصور محمد بن اسماعیل بن محمد الصیرفی، قال: اخبرنا ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان۔(ح)

قال الصیدلانی: واخبرنا ابوعدنان محمد بن احمد بن المطهر بن ابی نزار قراءة علیه، قال اخبرنا ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد بن علی الذکوانی. قال ابن شاذان والذکوانی: اخبرنا ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن فورك القباب، و اخبرنا ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل قال:

"ہمیں امام حافظ مسند الوقت ابو الحجاج یوسف بن خلیل بن عبداللہ دمشقی نے، اور آپ سے یہ سماع حلب کے مقام پر ہوا، فرمایا: مجھے خبر دی شیوخ ابوجعفر محمد بن اسماعیل بن محمد طرسوسی، اور محمد بن احمد بن نصر صیدلانی، اور ابوعبداللہ محمد بن ابی زید بن حمد الکرانی نے اور میں نے پڑھا ابوالفتح عمر بن یعقوب بن عثمان اربلی پر وہ روایت کرتے ہیں ابوجعفر صیدلانی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابومنصور محمد بن اسماعیل بن محمد صیرفی نے فرماتے ہیں

ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان نے، صیدلانی فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعدنان محمد بن احمد بن مطہر بن ابی نزار نے آپ پر قراءت کرتے ہوئے فرمایا ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد بن علی زکوانی نے۔ ابن شاذان اورزکوانی کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن محمد بن فورک القباب نے وہ کہتے ہیں نیز ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل نے فرمایا:''
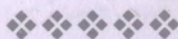
❖❖❖❖❖

باب1: ذکر قولهم للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف الصلاۃ علیك وتعلیمه لهم الصلاۃ علیه کلما ذکر

”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عرض کرنے کے بیان میں کہ آپ پر درود کیسے پڑھیں اور آپ کا انہیں درود کی تعلیم دینا جب بھی آپ کا ذکر کیا جائے۔“

حدیث نمبر:1

حدثنا ابوبكر بن ابی شیبة، حدثنا محمد بن بشر، عن مجمع بن یحیی، عن عثمان ابن موهب، عن موسی بن طلحة، عن ابیه، قال: قلنا یارسول الله قد علمنا السلام علیك، فكیف الصلاة علیك؟ قال قولوا:

اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد، كما صلیت علی ابراهیم وآل ابراهیم انك حمید مجید، وبارك علی محمد وعلی آل محمد، كما باركت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید.

ترجمہ: ”حضرت سیدنا موسی بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض گزار ہوئے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا تو جان لیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہو: اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد، كما صلیت علی ابراهیم و آل ابراهیم انك حمید مجید، وبارك علی محمد وعلی آل محمد، كما باركت علی ابراهیم و

علی آل ابراهیم انك حمید مجید۔ ”اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود بھیج جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا اور بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے، اور حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔“

(احمد بن حنبل، المسند، مسند ابی محمد طلحة بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 1396 صفحہ119 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السهو)، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نوع آخر، رقم الحدیث1291 صفحہ206 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب للمساجد، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1214 صفحہ74-75 مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامة، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف ھی، جلد2 صفحہ391 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (البزار: المسند، مسند طلحة بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 294 جلد3 صفحہ157 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:2

حدثنا الحسن بن علی الحلوانی، قال حدثنا سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسی بن موسی بن طلحة بن عبیداللہ، قال حدثنا ابی عن جدی سلیمان، عن موسی بن طلحة، عن ابیه طلحة، قال: قلت للنبی صلی اللہ علیه وسلم: هذا التشهد قد عرفناه، فکیف الصلاة علیك؟ فقال لی: قل:

اللهم صل علی محمد کما صلیت و بارکت علی ابراهیم و آل ابراهیم إِنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ، و بارِك علی محمَّدٍ و علی آلِ مُحَمَّدٍ کما بارکت علی إبراهیم إِنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا موسی بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا اس تشہد کو (یعنی بصورت تشہد سلام عرض کرنا) تو ہم پہچان چکے، تو آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا تم یوں کہا کرو: اللھم صلی علی محمد کما صلیت و بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم إِنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ، و بارِك علی محمَّدٍ و علی آلِ مُحَمَّدٍ کما بارکت علی إبراھیم إِنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ۔

”اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود اور برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر (درود اور برکت) نازل فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے، اور برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگ و برتر ہے۔“

حدیث نمبر: 3

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة، حدثنا داود بن عبد الله بن ابی الکرام حدثنا مالك، عن نعیم بن عبد الله المجمر بن محمد بن عبد الله بن زید الانصاری، اخبره عن ابی مسعود الانصاری، انه قال اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم و نحن فی مجلس سعد بن عبادة، فقال له بشیر: امرنا الله عزوجل ان نصلی علیك یا رسول الله، فکیف نصلی علیك؟ قال فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی تمنینا انه لم یسله، ثم قال قولوا:

اللهُمَّ صلِّ علی محمَّدٍ و علی آلِ محمَّدٍ کما صلَّیت علی ابراھیم و علی آلِ ابراھیم، و بارك علی محمَّدٍ کما صلَّیت و بارکت علی ابراھیم، و آلِ ابراھیم فی العالمین إِنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ، والسلامُ کما قد عَلِمت.

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور (اس وقت) ہم حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے، پس حضرت سیدنا بشیر (بن سعد) رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالی نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے (ہمیں بتائیے) ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح درود پاک بھیجیں؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے حتی کہ ہم نے خواہش کی کہ کاش انہوں نے یہ سوال نہ پوچھا ہوتا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو: اللھُمَّ صلِّ علی محمَّدٍ وعلی آلِ محمَّدٍ کما صلَّیتَ علی ابراھیم و علی آلِ ابراھیم، و بارك علی محمَّدٍ کما صلَّیت و بارکت علی ابراھیم، و آلِ ابراھیم فی العالمین إِنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ، والسلامُ کما قد عَلِمتَ. ”اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج، جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر تمام جہانوں میں درود (بصورت رحمت) اور برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف والا بزرگ و برتر ہے۔“

اور سلام پڑھنے کا طریقہ تم پہلے جان چکے ہو۔

(المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشهد، رقم الحدیث 907 صفحہ 173 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث 3220 صفحہ 954-955 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (مالک: الموطا کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب ماجاء فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 67 صفحہ 100 مطبوعہ المکتبۃ الفاروقیۃ ملتان) (النسائی: السنن الکبری، کتاب التفسیر سورۃ

الاحزاب، باب قوله تعالی ان الله و ملئکته یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنو صلوا علیه، رقم الحدیث 4795 جلد10 صفحه 226 مطبوعه موسسة الرسالة بیروت) (ابو داود، السنن، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد التشهد، رقم الحدیث 980 صفحه 205 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب السهو)، باب الامر بالصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 1286 صفحه 259 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: المسند، کتاب الاذان، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 1343 جلد1 صفحه 356 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاة، باب ذکر الامر بنوع ثان من الصلاة علی للمصطفی صلی الله علیه وسلم الخ، رقم الحدیث 1965 صفحه 604 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (الهیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 515 صفحه 138 مطبوعه دار الکتب العلمیه، بیروت، لبنان) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم واجلاله و توقیره، رقم الحدیث 1574 جلد2 صفحه 207 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم للعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 4115 جلد5 صفحه 211 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (القزوینی: التدوین فی اخبار قزوین، حرف الحای فی الاباء، جلد 122 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الجهضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 63 صفحه 95 مطبوعه للکتب الاسلامی، بیروت)

حدیث نمبر: 4

حدثنا یعقوب بن حمید، حدثنا عبدالله بن نافع، عن مالك، عن نعیم بن عبدالله ابن المجمر بن محمد بن عبدالله بن زید، اخبره ابی مسعود الانصاری، انه قال: اتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکره وقال: بشیر بن سعد.

ترجمہ: "نعیم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہیں خبر دی ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت مروی ہے) جس میں سائل کا نام بشیر بن سعد ہے۔"

حدیث نمبر:5

حدثنا عبدالله بن یحیی بن خالد البرمکی، حدثنا معن بن عیسی، حدثنا مالك مثله۔

ترجمہ: ”ہمیں بیان کیا عبداللہ بن یحیی بن خالد البرمکی نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا معن بن عیسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مالک نے اسی طرح بیان کیا۔“

حدیث نمبر:6

حدثنا محمد بن عبدالله بن بزیغ، حدثنا زیاد بن عبدالله البکائی، حدثنا محمد بن اسحاق التیمی، عن محمد بن عبدالله بن زید، عن ابی مسعود عقبة بن عمرو، ان رجلا اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم، فجلس بین یدیه. فقال یا رسول الله! السلام علیك قد عرفناه، فالصلاة علیك فاخبرناها. فصمت رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی وددنا انه لم یکن سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذا صلیتم علی فقولوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ علی محمَّدٍ النبیِّ الاُمِّی، کما صلَّیتَ علی ابراهیم و آل ابراهیم، و بارك علی محمد النبی الامی، کما بارکت علی ابراهیم و آل ابراهیم، اِنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام کا بھیجنا تو ہم نے جان لیا ہے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجنا ہے؟ اس کی خبر ارشاد فرما دیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے حتی کہ ہم نے

چاہا کہ کاش یہ سوال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے نہ کیا جاتا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجنا چاہو تو یوں کہو: اللھُمَّ صلِّ علی محمَّدٍ النبیِّ الامِّی، کما صلَّیتَ علی ابراھیم و آل ابراھیم، و بارك علی محمد النبی الامی، کما بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم، إنَّكَ حمیدٌ مجیدٌ۔ اے اللہ حضرت محمد نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر درود بھیجا، اور حضرت محمد نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔"

(الدار قطنی:السنن، کتاب الصلاۃ، باب ذکر وجوب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشھد و اختلاف الروایات فی ذلك، رقم الحدیث 23 13 صفحہ2 23 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب ذکر البیان بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانما سئل عن الصلاۃ علیہ فی الصلاۃ عندذکرھم ایاہ فی التشھد، رقم الحدیث9 195 صفحہ 602-03 6 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب الصلاۃ التطوع والامامۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف ھی، جلد2 صفحہ91 3 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (البیھقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشھد، جلد2 صفحہ 146 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (الحاکم: المستدرك علی الصحیحین، کتاب الصلاۃ، باب التامین، رقم الحدیث 1016 جلد1 صفحہ 376 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث98 6 جلد17 صفحہ1 25 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث9 5 صفحہ55-56 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر:7

حدثنا ابوبکر ابی شیبۃ، حدثنا احمد بن عبداللہ، حدثنا زھیر، حدثنا محمد بن اسحاق، حدثنی محمد بن ابراھیم، عن محمد بن عبداللہ بن زید، عن عقبۃ ابن عمرو، فذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

ولیس یقول النبی الامی غیر ابن اسحاق۔

ترجمہ: ”عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کو ذکر کیا ہے اور ”النبی الامی“ الفاظ کو ابن اسحاق کے سوا کسی اور نے ذکر نہیں کیا۔“

حدیث نمبر:8

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة، قال: حدثنا داود بن عبدالله، قال: اخبرنی مالك بن انس، عن عبدالله بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن عمرو بن سلیم، قال: اخبرنی ابو حمید الساعدی، انهم قالوا: یارسول الله! کیف الصلاة علیك؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قولوا:

اللهم صَلِّ علی محمّد النبی وازواجه و ذریته، کما صلیت علی ابراهیم و بارك علی محمد و ازواجه و ذریته کما بارکت علی ابراهیم انك حمید مجید۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہو: اللهم صَلِّ علی محمّد النبی وازواجه و ذریته، کما صلیت علی ابراهیم و بارك علی محمد و ازواجه و ذریته کما بارکت علی ابراهیم انك حمید مجید۔ ”اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تیرے نبی ہیں ان پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر اور اولاد پر درود بھیج، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج اور اولاد پر برکت نازل فرما جیسے تو

نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔"

(البخاری: الصحیح ، کتاب احادیث الانبیا، باب یزفون النسلان فی المشی، رقم الحدیث 3369 صفحہ 666، کتاب الدعوات، باب ھل یصلی علی غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ الخ، رقم الحدیث 6360 صفحہ 1105 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، رقم الحدیث 911 صفحہ 173 مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابو داود: السنن، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، رقم الحدیث 979 صفحہ 205 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ، (ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا)، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 905 صفحہ 157 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:1218۔ جلد 2 صفحہ 76 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد1 صفحہ 137-138 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث من کتاب الدعا، الفصل الثالث فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2471 جلد 4 صفحہ 348 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 386 صفحہ 135-136 مطبوعہ نور محمد کتب خانہ تجارت کتب مقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 4745 جلد 5 صفحہ 210 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (مالک: الموطا، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب ما جاء فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 66 صفحہ 99-100 مطبوعہ المکتبۃ الفاروقیۃ ملتان) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث:1549 جلد 2 صفحہ 208 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم، الحدیث 70 صفحہ 64 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر:9

حدثنا یعقوب بن حمید، حدثنا عبداللہ بن نافع، عن مالك بن انس، عن عبداللہ بن ابی بکر، عن ابیه، عن عمرو بن سلیم الزرقی، قال اخبرنا ابو حمید، عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فذکر مثله۔

قال ابوبکر: ولا اعلمه یقول ازواجه وذریته الا فی هذا الخبر۔

ترجمہ: ''عمرو بن سلیم زرقی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو حمید رضی اللہ عنہ نے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح (محدث) ابوبکر کہتے ہیں کہ ''ازواجه و ذريته'' کے الفاظ میرے علم میں صرف اسی روایت میں ہیں۔''

حدیث نمبر: 10

حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة، حدثنا هشيم، حدثنا يزيد بن ابي زياد، حدثنا عبد الرحمن بن ابي ليلى، عن كعب بن عجرة، قال: لما نزلت: (اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ) (الاحزاب: 56) قلنا: يا رسول الله! قد علمنا السلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟ قال: قولوا:

اللهم اجعل صلواتك و بركاتك على محمد و على آل محمد، كما جعلتها على ابراهيم و آل ابراهيم، انك حميد مجيد، و بارك على محمد و على آل محمد، كما باركت على ابراهيم و آل ابراهيم، انك حميد مجيد۔

قال يزيد: و كان ابن ابي ليلى يقول: و علينا معهم۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ (آیت) نازل ہوئی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر۔'' (کنز الایمان) ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ہم جان گئے، درود کس طرح بھیجا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو: اللهم اجعل صلواتک و برکاتک علی محمد و علی آل محمد، کما

جعلتها علی ابراھیم و آل ابراھیم، انک حمید مجید، و بارک علی محمد وعلی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم، انک حمید مجید۔ ”اے اللہ! درود اور برکات نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر، جیسے تو نے درود اور برکات نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔ اور حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو بہت زیادہ تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔

راوی حدیث یزید کہتے ہیں امام ابن ابی لیلی وعلینا معھم (ان کے ساتھ ہم پر بھی) کے کلمات کا اضافہ کیا کرتے تھے۔“

(احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 18133 صفحہ 1280 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث 271 جلد 19 صفحہ 125 رقم الحدیث 287 جلد 19 صفحہ 131 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابی نعیم: حلیة الاولیا و طبقات الاصفیاء، رقم الترجمة: 285 عبد الرحمن بن ابی لیلی، جلد 3 صفحہ 984 مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ) (ابی عوانة: المسند، کتاب الصلاۃ، باب ایجاب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد السلام وعلی عباد اللہ الصالحین فی التشھد ثوابہ، رقم الحدیث: 6 5 15 جلد 1 صفحہ 12 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 71 4 5 جلد 5 صفحہ 210 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 7 5 صفحہ 53-4 5 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة المصنف، جلد 1 صفحہ 135 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (القزوینی: التدوین فی اخبار قزوین، المحمدون حرف الالف فی آبائھم، جلد 1 صفحہ 0 15 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 11

حدثنا ابراھیم بن حجاج، حدثنا حماد بن سلمة، عن قیس بن سعد، عن الحکم ابن عتیبة، عن عبد الرحمن بن ابی لیلی، عن کعب

بن عجرة، ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا: يا رسول الله قد علمنا السلام عليك، فكيف الصلاة عليك؟ قال: قولوا: اللهم صلى على محمد و على آل محمد، كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر سلام پڑھنا تو جان چکے ہیں تو اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے پڑھیں؟ فرمایا یوں کہا کرو: اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید۔
”اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پر درود بھیج، جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔“

(البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر، باب قوله ان الله و ملكته يصلون على النبي، رقم الحديث: 797 4 صفحه 4 84 مطبو دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (النسائي: السنن كتاب الصلاة كتاب السهو باب كيف الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 1289-1288 صفحه 9 25 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن ابی شيبة: للمصنف، كتاب صلاة التطوع والامامة، باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم كيف هی، جلد 2 صفحه 90 3 مطبوعه مكتبه امداديه ملتان) (احمد بن حنبل: المسند، حديث كعب بن عجرة رضى الله عنه، رقم الحديث 18105 صفحه 1278 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (الترمذي، الجامع الصحيح، كتاب الصلاة (ابوب الوتر)، باب ما جاء في صفة الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 83 4 صفحه 9 16 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (الحميدي: المسند، احاديث كعب بن عجرة رضى الله عنه، رقم الحديث، 711 جلد 2 صفحه 310-11 3 مطبوعه للمكتبة السلفية للمدينة المنورة) (الطبراني: للمعجم الكبير، رقم الحديث: 7 8 2 جلد 19 صفحه 1 13 مطبوعه دارا حياء التراث العربي بيروت) (النسائي: السنن الكبرى، كتاب المساجد، باب كيف الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 1211 جلد 2 صفحه 73 مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت)

حدیث نمبر:12

حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی، حدثنا یزید بن زریع، حدثنا شعبة، عن الحکم، عن عبدالرحمن بن ابی لیلی، قال: لقینی کعب بن عجرة، فقال: الا اهدی لك هدیة؟ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج علینا، فقلنا: یا رسول الله قد علمنا السلام علیك، فکیف نصلی علیك؟ قال: قولوا:

اللهم صلی علی محمد و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراهیم، انك حمید مجید، وبارك علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراهیم انك حمید مجید۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سیدنا کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ ملے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ پھر فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ہم جان گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کیسے بھیجیں؟ تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہو: اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم، انك حمید مجید، و بارك علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم انك حمید مجید۔ ''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا

اور بزرگی والا ہے۔"

(البخاری:الصحیح، کتاب الدعوات، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 6357 صفحہ 1104 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، رقم الحدیث: 908 صفحہ 173 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 270 جلد 19 صفحہ 124-125 و رقم الحدیث 283-284 جلد 19 صفحہ 129-130 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1290 صفحہ 206 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (المقدسی: فضائل بیت المقدس، باب جامع فی فضائل الشام، صفحہ 71 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 7624 جلد 4 صفحہ 346 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 18105۔ صفحہ 1278 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: المسند، کتاب الاذان، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1342 جلد 1 صفحہ 356 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ (ابواب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا)، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 904 صفحہ 157 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 56 صفحہ 53 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر الاخبار المفسرہ لقولہ جل و علا (یا ایھا الذین آمنوا...) رقم الحدیث 912 صفحہ 350-351 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 5470 جلد 5 صفحہ 209-210 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر: 13

حدثنا سلیمان بن عبد الجبار، حدثنا سلیمان بن موسی، حدثنا شیبان عن الاعمش، عن الحکم، عن عبد الرحمن بن ابی لیلی، عن کعب بن عجرۃ، ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: قد علمنا السلام علیک، فکیف الصلاۃ علیک؟ فقال: قولوا:

اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم، انک حمید مجید، وبارک علی محمد وعلی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم

و آل ابراهیم، انك حمید مجید۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور (اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم جان گئے ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کس طرح بھیجا کریں؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو: اللھم صلی علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم، انك حمید مجید، وبارك علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراهیم و آل ابراهیم، انك حمید مجید۔ ''اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درور بھیج جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو بہت زیادہ تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔''

(البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر، باب قوله ان الله و ملکته یصلون علی النبی، رقم الحدیث 4797 صفحہ 844 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب صلاة التطوع و الامامة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم کیف هی، جلد2 صفحہ 390 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرة رضی الله عنه، رقم الحدیث 18127 صفحہ 1279 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب السهو)، باب کیف الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 1288-1289 صفحہ 259 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الصلاة (ابواب الوتر)، باب ما جاء فی صفة الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 483 صفحہ 169 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الحمیدی: المسند، احادیث کعب بن عجرة رضی الله عنه، رقم الحدیث 711 جلد 2 صفحہ 310-311 مطبوعہ المکتبة السلفیة المدینة المنوره) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث 287 جلد 19 صفحہ 131 مطبوعہ دار احیا،

التراث العربی بیروت، لبنان)(النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب کیف الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث1212 جلد2 صفحه 74 مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)

حدیث نمبر:14

حدثنا یعقوب بن حمید، حدثنا سعید بن سالم، عن مالك بن مغول، عن الحکم، عن عبدالرحمن بن ابی لیلی، قال: قال لی کعب بن عجرة: الا اهدی لك هدیة؟ ثم ذکر نحو حدیث شعبة۔

ترجمہ: ”حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ مجھے حضرت سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ پھر آپ نے شعبہ کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔“

(البخاری: الصحیح، کتاب الدعوات، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث7 35 6 صفحه 1104 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المسلم: الصحیح کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد التشهد، رقم الحدیث:908 صفحه 173 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 270 جلد19 صفحه124- 125 رقم الحدیث283- 284 جلد 19 صفحه 129-0 13 مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب السهو)، باب کیف الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 1290 صفحه0 26 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (المقدسی: فضائل بیت المقدس، باب جامع فی فضائل الشام، صفحه71 4 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان۔الریاض) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی الله علیه وسلم، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث7 6 24 جلد 4 صفحه 346 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرة رضی الله عنه، رقم الحدیث: 18105۔ صفحه 1278 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: المسند، کتاب الاذان، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 2 4 13 جلد 1 صفحه6 35 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (ابن ماجه: السنن، کتاب الصلاة (ابواب اقامة الصلاة والسنة فیها)، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 904 صفحه7 15 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الجهضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث6 5 صفحه3 5 مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر الاخبار للمفسره لقوله جل و علا (یا ایها الذین آمنوا ... الخ)، رقم الحدیث 912 صفحه1350 35 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن

کثیر، رقم الحدیث 470 5 جلد 5 صفحہ 209-210 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سر کی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر:15

حدثنا احمد بن الفرات الرازی، حدثنا قبیصة ابو عامر، حدثنا سلیمان، عن ابراهیم بن مهاجر، عن مجاهد، عن عبد الرحمن بن ابی لیلی، عن کعب بن عجرة، عن النبی صلی الله علیه وسلم، قال: قلنا: قد عرفنا السلام علیك، فکیف الصلاة علیك؟ فذ کره۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (حضرت سیدنا کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا جان چکے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے پڑھیں؟ تو انہوں نے ایسے ہی ذکر کیا۔''

(البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر، باب قوله ان الله و ملکته یصلون علی النبی، رقم الحدیث: 4797 صفحہ 844 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب السهو)، باب کیف الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 1288-1289 صفحہ 259 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ابی شیبة: للمصنف، کتاب صلاة التطوع والامامة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم کیف هی، جلد 2 صفحہ 390 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث کعب بن عجرة رضی الله عنه، رقم الحدیث 18108 صفحہ 1278 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الصلاة (ابواب الوتر)، باب ما جاء فی صفة الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 483 صفحہ 169 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الحمیدی: المسند، احادیث کعب بن عجرة رضی الله عنه، رقم الحدیث 711 جلد 2 صفحہ 310-311 مطبوعہ المکتبة السلفیة المدینة المنورة) (الطبرانی، المعجم الکبیر، رقم الحدیث 287 جلد 19 صفحہ 131 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب کیف الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 1211-1212۔ جلد 2 صفحہ 73-74 مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت)

حدیث نمبر:16

حدثنا محمد بن سلمة، و محمد بن ابی عمر، قالا: حدثنا محمد بن عبد العزیز، عن یزید بن عبد الله بن الهاد، عن عبد الله بن خباب،

عن ابی سعید الخدری، قال: قلنا: یا رسول اللہ! ھذا السلام علیك، فکیف نصلی علیك؟ قال: قولوا:

اللھم صلی علی محمد عبدك ورسولك و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم و بارك علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم فی العالمین۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ایسے ہے (السلام علیک ایھا النبی) لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح کہو: اللھم صلی علی محمد عبدك ورسولك و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم و بارك علی محمد و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم فی العالمین۔ اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج (بصورت رحمت) جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برکت دی تمام جہانوں میں۔“

(البخاری: الصحیح، کتاب الدعوات، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 8 35 6 صفحہ 1104 - 1105، کتاب التفسیر، باب قولہ ان اللہ و ملکتہ یصلون علی النبی، رقم الحدیث 798 4 صفحہ 4 84 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (للمسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد، رقم الحدیث 911 صفحہ 173 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 905 صفحہ 15 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)،

باب كيف الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم نوع اخر، رقم الحديث: 1294 صفحه 260 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابوداود: السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم الحديث 979 صفحه 205 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن ابى شيبة: للمصنف، كتاب صلاة التطوع والامامة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم كيف هى، جلد2 صفحه 390 مطبوعه مكتبه امداديه ملتان) (الجهضمى: فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث66 صفحه 61-62 مطبوعه المكتب الاسلامى بيروت) (ابو يعلى: للمسند، مسند ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه، رقم الحديث1365 صفحه 301-302 مطبوعه دارللمعرفة بيروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه، رقم الحديث11433 صفحه 765 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن سنى: كتاب عمل اليوم والليلة، باب: كيف الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 385 صفحه 134 مطبوعه نور محمد كتب خانه تجارت كتب آرام باغ كراچى) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث5472 جلد5 صفحه 210 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه)

حدیث نمبر: 17

حدثنا يعقوب، حدثنا عبد العزيز بن محمد، عن يزيد بن عبد الله بن الهاد، عن عبد الله بن خباب، عن ابى سعيد الخدرى، قال: قلنا: يا رسول الله! هذا السلام عليك، فكيف نصلى عليك؟ فذكره.

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام بھیجنا تو ایسے ہے (السلام علیک ایھا النبی) لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ تو انہوں نے اسی طرح ذکر کیا۔“

(البخارى: الصحيح، كتاب الدعوات، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 6358 صفحه 1104-1105، كتاب التفسير، باب قوله ان الله و ملكته يصلون على النبى، رقم الحديث 4798 صفحه 844 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (المسلم: الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم الحديث911 صفحه 173 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن ماجه: السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث:905 صفحه 157 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (النسائى: السنن، كتاب الصلاة (كتاب السهو)،

باب كيف الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم نوع اخر، رقم الحديث: 1294 صفحه 260 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابوداود: السنن ، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم الحديث979 صفحه 205 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن ابى شيبة: المصنف، كتاب صلاة التطوع والامامة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم كيف هى، جلد 2 صفحه 390 مطبوعه مكتبه امداديه ملتان) (الجهضمى: فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث66 صفحه 61-62 مطبوعه المكتب الاسلامى بيروت) (ابو يعلى: المسند، مسند ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه، رقم الحديث1365 صفحه 301-302 مطبوعه دارالمعرفة بيروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه، رقم الحديث11433 صفحه 765 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن سنى: كتاب عمل اليوم والليلة، باب كيف الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 385 صفحه 134 مطبوعه نور محمد كتب خانه تجارت كتب آرام باغ كراچى) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث5472 جلد5 صفحه 210 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه)

حدیث نمبر:18

حدثنا يعقوب بن حميد، حدثنا مروان بن معاوية، حدثنا عثمان بن حكيم الانصارى، عن خالد بن سلمة، عن موسى بن طلحة، عن زيد بن خارجة أخ لبنى الحارث بن الخزرج قال: سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت: كيف نصلى عليك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقال: صلوا على وقولوا:

بارك الله على محمد و على آل محمد، كما باركت على ابراهيم و آل ابراهيم انك حميد مجيد۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درود بھیجو اور کہو: بارك الله على محمد و على آل محمد، كما باركت على ابراهيم و آل ابراهيم انك حميد مجيد۔ ''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوااور بزرگی والا ہے۔''

(النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1292 صفحہ 0 26 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (البزار: للمسند، حدیث طلحۃ بن عبیداللہ، رقم الحدیث 2 94 جلد 3 صفحہ 15 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، زید بن خارجہ الانصاری من بنی حارث بن الخزرج بدری، رقم الحدیث: 143 5 جلد 5 صفحہ 218 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 9 6 صفحہ 3 6 مطبوعہ للمکتب الاسلامی، بیروت) (البخاری: التاریخ الکبیر، باب الزای، زید بن خارجۃ بن ابی زھیر الخزرجی الانصاری، جلد 3 صفحہ 21 3 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) (احمد بن حنبل: للمسند، حدیث زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1714 صفحہ 14 4 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف الصاد، رقم الحدیث: 033 5 صفحہ 375 مطبوعہ دارالتوفیقیۃ للتراث قاھرہ)

حدیث نمبر: 19

حدثنا محمد بن علی بن میمون، حدثنا عبداللہ بن جعفر الرقی، حدثنا عیسی بن یونس، حدثنا عثمان بن حکیم، عن خالد بن سلمۃ بن عبدالحمید بن عبدالرحمن، دعا موسی بن طلحۃ حین اعرس ابنہ. فقال: یا ابا عیسی کیف بلغک فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم؟ فقال: موسی: انا سالت زید بن خارجۃ عن الصلاۃ؟ فقال: انا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفسی، فقلت کیف الصلاۃ علیك؟ فقال: صلوا علی واجتھدوا وقولوا: اللھم بارك علی محمد کما بارکت علی ابراھیم، انك حمید مجید.

ترجمہ: ''حضرت خالد بن سلمۃ بن عبدالحمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت موسی بن طلحۃ رحمۃ اللہ کو اپنے بیٹے کی شادی

پر دعوت دی تو عرض کیا اے ابو عیسی! نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کے بارے میں آپ کو کس طرح روایت پہنچی ہے؟ تو موسی نے فرمایا کہ میں نے حضرت سیدنا زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے درود کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا تھا کہ میں نے بھی نبی کریم ﷺ سے بذات خود اس بارے میں سوال کیا تھا میں نے عرض کیا کہ ہم آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھو اور نیکی میں کوشش کرو (آگے بڑھنے کی) اور یوں کہو: صلوا علی واجتهدوا وقولوا: اللهم بارك على محمد كما باركت على ابراهيم، انك حميد مجيد۔ ''اے اللہ برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔''

(احمد بن حنبل، للسند، حديث زيد بن خارجه رضى الله عنه، رقم الحديث 1714 صفحه 4 14 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (النسائى: السنن كتاب الصلاة (كتاب السهو)، باب كيف الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم نوع آخر، رقم الحديث 1293 صفحه 0 26 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض) (النسائى: السنن الكبرى، كتاب للمساجد، باب كيف الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 1216 جلد 2 صفحه 75۔ مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت) (النسائى: كتاب عمل اليوم والليلة، باب كيف الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم رقم الحديث 9798 جلد 9 صفحه 27 مطبوعه موسسة الرسالة بيروت) (السيوطى: جمع الجوامع، حرف الصاد، رقم الحديث 24 5 135 جلد 5 صفحه 71 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان)

حدیث نمبر: 20

حدثنا عقبة بن مكرم، حدثنا يزيد بن هارون، حدثنا اسماعيل، عن ابى داود، عن بريدة، قال: قلنا: يارسول الله السلام عليك قد عرفناه فكيف الصلاة عليك؟ قال:

قولوا: اللهم صل على محمد، كما صليت على ابراهيم۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام (السلام علیک ایھا النبی) تو ہم جانتے ہیں کہ کیسے پڑھا جاتا ہے لیکن (آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر) درود کیسے پڑھا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہا کرو: اللهم صلى على محمد ، كما صليت على ابراهيم۔ ''اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا۔''

(احمد بن حنبل: المسند، حديث بريدة الاسلمى رضى الله عنه، رقم الحديث 22988 صفحه 865 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض) (الهيثمى: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، كتاب الادعية، باب كيفية الصلاة عليه و ما يضم اليها، رقم الحديث 17305 جلد 10 صفحه 185 مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان) (الهيثمى: غاية المقصد فى زوائد مسند الامام احمد، كتاب الادعية، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 4812 جلد 4 صفحه 134 مطبوعه مكتبه بيت السلام الرياض)

حدیث نمبر: 21

حدثنا دحيم، حدثنا مروان بن معاوية، حدثنا عبد الرحمن بن عبد الله المسعودي، عن عون بن عبد الله، اوغيره، عن الاسود بن يزيد، عن عبد الله بن مسعود، انه قال: قلنا: يا رسول الله! قد عرفنا كيف السلام عليك، فكيف نصلي عليك؟ قال:

قولوا: اللهم اجعل صلواتك و رحمتك و بركاتك على سيد المرسلين و امام المتقين و خاتم النبيين محمد عبدك و رسولك امام الخير و رسول الرحمة، اللهم ابعثه مقاما محمودا يغبطه به الاولون والاخرون، اللهم صل على محمد وابلغه الدرجة الوسيلة من الجنة، اللهم اجعل في المصطفين محبته وفي المقربين مودته وفي الاعلين ذكر داره، والسلام عليه و رحمته و بركاته، اللهم صل على محمد و على آل محمد، كما صليت على ابراهيم و آل

ابراهيم انك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد و على آل محمد، كما بارکت علی ابراهیم و آل ابراهيم، انك حميد مجيد۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سلام تو ہم جانتے ہیں کہ کیسے پڑھا جاتا ہے، لیکن (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) درود کیسے پڑھا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہا کرو: اللهم اجعل صلواتك و رحمتك و بركاتك على سيد المرسلين و امام المتقين و خاتم النبيين محمد عبدك و رسولك امام الخير و رسول الرحمة، اللهم ابعثه مقاما محمودا يغبطه به الاولون والاخرون، اللهم صلى على محمد وابلغه الدرجة الوسيلة من الجنة، اللهم اجعل فى المصطفين محبته وفى المقربين مودته وفى الاعلين ذكر داره، والسلام عليه و رحمته و بركاته، اللهم صلى على محمد و على آل محمد، كما صليت على ابراهيم و آل ابراهيم انك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد و على آل محمد، كما باركت على ابراهيم و آل ابراهيم ، انك حميد مجيد۔ ''اے اللہ! تو اپنا درود اور رحمت اور برکتیں نازل فرما رسولوں کے سردار، اہل تقویٰ کے امام اور انبیاء کے خاتم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں بھلائی کے امام اور رسول رحمت ہیں، اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مقام محمود پر پہنچا جس کی خواہش اگلوں اور پچھلوں نے کی ہے، اے اللہ درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کو جنت کے درجہ وسیلہ پر فائز فرما، اے اللہ ان کی محبت کو چنے

ہوئے لوگوں میں کردے اور مودت کو قرب خاص والوں میں اور آپ ﷺ کے مقام کے ذکر کو بلند مرتبہ ہستیوں میں، اور سلام ہو آپ ﷺ پر اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، اے اللہ درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر، جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے، اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔"

(ابن ماجه: السنن، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 906 صفحه 157 16 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی... الخ، جلد 2 صفحه 329 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الطبرانی: المعجم الکبیر، خطبة ابن مسعود ومن کلامه، رقم الحدیث 94 85 جلد 9 صفحه 115 مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم و اجلاله وتوقیره، رقم الحدیث: 0 5 15 جلد 2 صفحه 208 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت) (الشاشی: المسند، ماروی الاسود بن یزید عن عبدالله بن مسعود، رقم الحدیث: 60 5 صفحه 216 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، جلد 5 صفحه 213 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (آلوسی: تفسیر روح المعانی، زیر آیت (سورة الاحزاب: 56)، جلد 22 صفحه 3 35 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس، فی الصلاة و علی آله علیه الصلاة و السلام، رقم الحدیث: 2190-2191 جلد 1 صفحه 1 25 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور) (الثعلبی: الکشف والبیان فی تفسیر القرآن المعروف به تفسیر الثعلبی، زیر آیت (سورة الاحزاب: 6 5) جلد 5 صفحه 1 13 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (القرطبی: الجامع لاحکام القرآن المعروف به تفسیر قرطبی، زیر آیت (سورة الاحزاب: 56)، جلد 14 صفحه 0 15 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (القسطلانی: منتقی تحفة الحبیب بما زاد علی الترغیب والترهیب، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار من الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 443 صفحه 105 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الجهضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 1 6 صفحه 857 5 مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت)

حدیث نمبر:22

حدثنا كهل من اصحاب الحديث، حدثنا سعيد بن هاشم الفيومي، عن ابن لهيعة، عن يزيد بن ابي حبيب، عن صفوان بن سليم، عن ابي سلمة، عن ابي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم، انه قيل له: ان الله عزوجل قد امرنا بالصلاة عليك، و كيف نصلي عليك؟ قال: قولوا:

اللهم صلى على محمد و على آل محمد، كما صليت على ابراهيم و آل ابراهيم، و ارحم محمدا و آل محمد، كما رحمت ابراهيم و آل ابراهيم۔

والسلام قد عرفتموه۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیسے درود پڑھیں؟ فرمایا یوں کہا کرو: اللهم صلى على محمد و على آل محمد، كما صليت على ابراهيم و آل ابراهيم، و ارحم محمدا و آل محمد، كما رحمت ابراهيم و آل ابراهيم۔

''اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، اور رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل پر''
اور باقی سلام کا طریقہ تمہیں پہلے ہی سکھا دیا گیا ہے''

(الشافعي: للسند، باب ومن كتاب استقبال القبلة فى الصلاة صفحه 24 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (البخاری: الادب للفرد، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم

الحدیث 641 صفحہ 166 مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ہل)

حدیث نمبر:23

حدثنا ابن وزیر الواسطی، حدثنا نوح بن قیس، عن سلامة الکندی، عن علي بن ابی طالب، یعلم الناس الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، قال:

اللهم داحی المدحوات، و باری المسموکات، و جبار القلوب علی فطرتها شقیها و سعیدها، اجعل شرائف صلواتك، و نوامی برکاتك، و رافة محبتك علی محمد عبدك و رسولك، الخاتم لماسبق، والفاتح لما اغلق، والمعلن الحق والدامغ جیشات الاباطیل کما حمل، واضطلع بامرك لطاعتك مستوفزا فی طاعتك غیر ناکل فی قدم، ولا واهن فی عزم، داعیا لحرمتك راعیا لوحیك، حافظا لعهدك، ماضیا علی نفاذ امرك، حتی اوری قبس القابس، به هدیت القلوب بعد خطوات الفتن والاثم واضحات الاعلام، منیرات الاسلام، فهو امینك المامون، و خازن علمك المخزون، و شهیدك یوم الدین، و بعیثك رحمة و رسولك بالحق رحمة، اللهم افسح له مفسحات فی عدلك و اجزه مضعفات الخیر من فضلك، له مهنات غیر مکدرات من ثوابك المعلول و جزل عطائك المحلول، اللهم اعل بناء البنائین هاء بناءه و اکرم مثواه لدیك ونزله، واتم له نوره، و اجزه من ابتعاث له مقبول الشهادة مرضی المقالة والمنطق عدل وحجة وبرهان عظیم۔

ترجمہ: ”حضرت سلامہ الکندی ۔سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ان الفاظ میں سکھایا

کرتے تھے:

اللهم داحي المدحوات، و باري المسموكات، و جبار القلوب على فطرتها شقيها و سعيدها، اجعل شرائف صلواتك، و نوامي بركاتك، و رافة محبتك على محمد عبدك و رسولك، الخاتم لماسبق، والفاتح لما اغلق، والمعلن الحق والدامغ جيشات الاباطيل كما حمل، واضطلع بامرك لطاعتك مستوفزا في طاعتك غير ناكل في قدم، ولا واهن في عزم، داعيا لحرمتك راعيا لوحيك، حافظا لعهدك، ماضيا على نفاذ امرك، حتى اورى قبس القابس، به هديت القلوب بعد خطوات الفتن والاثم، واضحات الاعلام، منيرات الاسلام، فهو امينك المامون، و خازن علمك المخزون، و شهيدك يوم الدين، و بعيثك رحمة و رسولك بالحق رحمة، اللهم افسح له مفسحات في عدلك و اجزه مضعفات الخير من فضلك له مهنات غير مكدرات من ثوابك المعلول و جزل عطائك المحلول، اللهم اعل بناء البنائين هاء بناءه و اكرم مثواه لديك و نزله، و اتمم له نوره، و اجزه من ابتعاث له مقبول الشهادة مرضى المقالة و المنطق عدل وحجة و برهان عظيم۔

''اے اللہ تمام کائنات پھیلانے اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے اور دلوں پر کنٹرول فرمانے والے خواہ وہ بد بخت ہیں یا سعید، اپنی عظیم رحمتوں، اضافہ فرمانے والی برکتوں اور اپنی محبت کی خصوصی شفقتوں کو اپنے برگزیدہ بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما جو سابقہ انبیاء اور شریعتوں کے خاتم و آخری اور ہر مشکل کو کھولنے والے ہیں حق کو آشکار کرنے والے اور باطل کے لشکروں کو مٹانے والے ہیں، تیری اطاعت

کے ساتھ تیرے حکموں کو جاری کرنے والے تیری فرمانبرداری میں کامیابی کے ساتھ قدم بڑھانے والے، عزم میں کمزوری نہ رکھنے والے، تیری حرمت و عزت کے داعی، تیری وحی کے محافظ، تیرے عہد کے نبھانے والے، تیرے حکم کا نفاذ کرنے والے ہیں، حتی کہ وصال با کمال کا وقت آ پہنچا، فتنوں اور گناہوں کے بعد انہی کی برکت سے تو نے دلوں کو ہدایت دی، منزل کے نشان واضح کیے اور اسلام کی روشنی پھیلی، وہ تیرے امین مامون ہیں، تیرے مخفی علوم کے خازن ہیں، روز قیامت تیری طرف سے گواہ ہیں تو نے انہیں سراپا رحمت اور رسول حق بنا کر مبعوث فرمایا، اے اللہ ان پر اپنے عدل سے بخششیں عطا فرما اپنے فضل سے ان کے خیر میں اضافہ فرما، ان کی خوبصورت جدوجہد پر ثواب عظیم اور عطائے جزیل ہے۔ اے اللہ ان کے مقام کو تمام مقامات سے بلند فرما دے، اپنے ہاں ان کے درجات قرب میں خوب اضافہ فرما دے ان کے نور کو اور کامل فرما دے اس پر انہیں خوب جزا دے جو تو نے انہیں مقبول شہادت، پسندیدہ قول و گفتگو، صاحب عدل، حجت اور برہان عظیم بنایا ہے۔"

(الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمه مسعدة، رقم الحديث 8990 جلد 6 صفحہ 364- 365 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعية، باب کیفیة الصلاة علیه و ما یضم الیها، رقم الحدیث 17306 جلد 10 صفحہ 185- 186 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الاول، فی الامر بالصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، صفحہ 4535 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)
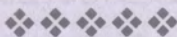
باب 2: ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اولی الناس بی یوم القیامة اکثرھم علی صلاۃ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ فرمانے کا بیان کہ قیامت کے دن میرے قریب لوگوں میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا“

حدیث نمبر: 24

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة، حدثنا خالد بن مخلد، عن موسی بن یعقوب، قال حدثنی عبداللہ بن کیسان، عن عبداللہ بن شداد بن الهاد، عن ابیه، عن عبداللہ بن مسعود، ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال:

ان اولی الناس بی یوم القیامة اکثرھم علی صلاۃ۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو (دنیا میں) مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجا کرتا ہوگا۔“

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث 484 صفحہ 169 مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض) (البخاری: التاریخ الکبیر، باب العین، عبداللہ بن کیسان، جلد 5 صفحہ 177 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة المصنف، جلد 1 صفحہ 126 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر البیان بان اقرب الناس فی القیامة یکون من النبی صلی اللہ علیه وسلم من کان اکثر صلاۃ علیه فی الدنیا، رقم الحدیث 911 صفحہ 350 مطبوعہ دارالمعرفة، بیروت، لبنان) (البغوی: شرح السنة،

کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث87 6 جلد 2 صفحہ 229 مطبوعہ دارالتوفیقیۃ للتراث قاہرہ) (ابو یعلی :المسند، مسند عبداللہ بن مسعود، رقم الحدیث008 5 صفحہ 917-918مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان) (البیہقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ وتوقیرہ، رقم الحدیث63 5 جلد2 صفحہ212 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الہیثمی: موارد الظمان الی زوائد ابن حبان، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث89 23 صفحہ94 5مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (للمنذری: الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد2 صفحہ27 3مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (للمرجانی:بہجۃ النفوس والا سرار فی تاریخ دار ہجرۃ النبی للمختار، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلها و کیفیتها، الفصل السادس: ماجاء فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ و ابلاغہ صلاۃ من صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 375 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الاصبہانی:الترغیب والترہیب، باب الترغیب فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث88 16 جلد2 صفحہ326-27 3مطبوعہ دارالمدائن العلمیۃ) (الشاشی: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:92,391 3 صفحہ8 16 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن الاثیر:جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم الحدیث: 75 24 جلد4 صفحہ0 35 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الہمزۃ، رقم الحدیث:818 5، جلد2 صفحہ 296 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البغوی: مصابیح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلها، رقم الحدیث:28 6 جلد1 صفحہ117 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الشعرانی: البدر المنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، باب: حرف الالف، رقم الحدیث: 5 95 صفحہ 123 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:25

حدثنا محمد بن المثنی، حدثنا محمد بن خالد بن عثمة، حدثنا موسی بن یعقوب الزمعی، عن عبداللہ بن کیسان مولی طلحة، عن عبداللہ بن شداد، عن ابن مسعود، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

ان اولی الناس بی یوم القیامة اکثرهم علی صلاة.

ترجمہ: ”حضرت سیدنا (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو (دنیا میں) مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجا کرتا ہوگا۔"

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 84 4 صفحه9 16 مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (البخاری: التاریخ الکبیر، باب العین، عبدالله بن کیسان، جلد5 صفحه 77 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة المصنف، جلد1 صفحه 126 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر البیان بان اقرب الناس فی القیامة یکون من النبی صلی الله علیه وسلم من کان اکثر صلاة علیه فی الدنیا، رقم الحدیث911 صفحه0 35 مطبوعه دار المعرفة، بیروت، لبنان) (البغوی: شرح السنة، کتاب الصلاة، باب فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث87 6 جلد 2 صفحه 229 مطبوعه دار التوفیقیة للتراث قاهره) (ابو یعلی: المسند، مسند عبدالله بن مسعود، رقم الحدیث008 5 صفحه 917-918 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث3 6 15 جلد2 صفحه212 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث89 23 صفحه 94 5 مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم... الخ، جلد2 صفحه27 3 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (المرجانی: بهجة النفوس والاسرار فی تاریخ دار هجرة النبی المختار، الباب التاسع، فی حکم زیارة النبی صلی الله علیه وسلم و فضلها و کیفیتها، الفصل السادس: ماجاء فی فضل الصلاة والسلام علیه و ابلاغه صلاة من صلی الله علیه وسلم، صفحه 375 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الاصبهانی: الترغیب والترهیب، باب الترغیب فی الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث88 16 جلد 2 صفحه 326-27 3 مطبوعه دار المدائن العلمیة) (الشاشی: المسند، مسند عبدالله بن مسعود رضی الله عنه، رقم الحدیث: 391, 92 3 صفحه8 16 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم رقم الحدیث: 75 24 جلد4 صفحه0 35 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الهمزة، رقم الحدیث: 818 5، جلد2 صفحه 296 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (البغوی: مصابیح السنة، کتاب الصلاة، باب: الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم و فضلها، رقم الحدیث: 28 6 جلد1 صفحه117 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الشعرانی: البدر المنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، باب: حرف الالف، رقم الحدیث: 5 95 صفحه 123 مطبوعه دار الکتب العلمیّه بیروت، لبنان)

باب3: ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ان صلاتکم وتسلیمکم تبلغنی

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ فرمانے کا بیان کہ بے شک تمہارا درود وسلام مجھے ہر جگہ سے پہنچتا ہے۔''

حدیث نمبر:26

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة، حدثنا زید بن الحباب، حدثنا ابراهیم بن جعفر، من ولد ذی الجناحین، حدثنی علی بن عمر، عن ابیه، عن علی بن حسین، قال اخبرنی ابی، عن حسین، قال اخبرنی ابی، عن حسن، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

صلوا علی، فان صلاتکم وتسلیمکم تبلغنی حیثما کنتم۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر درود بھیجا کرو، بے شک تمہارا درود اور تمہارا سلام مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔''

(ابن النجار: ذیل تاریخ بغداد، حرف الحاء، رقم الترجمہ: 114 عبدالواحد بن احمد بن محمد بن احمد بن الثقفی، ابو جعفر ابن ابی الحسین، جلد1 صفحہ 125 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم الحدیث: 5 36 جلد1 صفحہ 116 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث 17295 جلد10 صفحہ 183 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد2 صفحہ 26 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة للمصنف، جلد1 صفحہ 123 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الصاد، رقم الحدیث 26 135 جلد5 صفحہ71 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

(ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، زیر آیت (سورۃ الاحزاب:56)رقم الحدیث22 5 5تا 25 5 5جلد5 صفحہ 224 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الشعرانی:البدرالمنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، حرف الصاد للمھملۃ، رقم الحدیث17 14 صفحہ 192 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:27

حدثنا الحسن بن علی، حدثنا ابن ابی مریم، عن محمد بن جعفر، قال حدثنی حمید بن ابی زینب، عن حسن بن حسین بن علی بن ابی طالب عن ابیہ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

حیثما کنتم فصلوا علی فان صلاتکم تبلغنی۔

"حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے۔"

(ابن النجار:ذیل تاریخ بغداد، حرف الحاء، رقم الترجمہ: 114عبدالواحد بن احمد بن محمد بن احمد بن الثقفی، ابو جعفر ابن ابی الحسین، جلد1 صفحہ 125 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: للمعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم الحدیث: 5 36 جلد1 صفحہ 116 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث 17295 جلد10 صفحہ 183 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (للمنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد2 صفحہ 26 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ للصنف، جلد1 صفحہ 123 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الصاد، رقم الحدیث 26 135 جلد5 صفحہ71 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، زیر آیت (سورۃ الاحزاب 56)،رقم الحدیث22 5 5تا 25 5 5جلد5 صفحہ 224 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الشعرانی:البدرالمنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، حرف الصاد للمھملۃ، رقم الحدیث17 14 صفحہ 192 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:28

حدثنا ابوبکر، حدثنا وکیع، عن سفیان عن عبداللہ بن السائب، عن زاذان، عن عبداللہ بن مسعود، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

ان اللہ عزوجل ملائکۃ فی الارض سیاحین یبلغونی من امتی السلام۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک زمین پر اللہ کے مقرر کیے گئے فرشتے چلتے پھرتے رہتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔“

(ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثالث: من کتاب الدعاء الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 77 24 جلد 4 صفحہ0 35 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الاصبہانی: کتاب العظمۃ، باب ذکر خلق جبریل علیہ و علی نبینا افضل الصلاۃ والسلام الروح الامین، رقم الحدیث 15 5 صفحہ 183۔مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البغوی: مصابیح السنۃ ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلہا، رقم الحدیث 29 6 جلد1 صفحہ117 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود، رقم الحدیث 6 6 36 صفحہ 77 2 رقم الحدیث: 210 4 صفحہ 15 3 رقم الحدیث 20 3 4 صفحہ 23 3 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السہو)، باب التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1283 صفحہ8 25 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 2774 جلد2 صفحہ09 4 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر البیان بان سلام المسلم علی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم یبلغ ایاہ ذلک فی قبرہ، رقم الحدیث 914 صفحہ1 35 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت ، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث 27 6 3 جلد 3 صفحہ 29 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (المنذری: الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم: . . الخ، جلد2 صفحہ 26 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد2

صفحہ99 3، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم، جلد7 صفحہ28 4 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابو یعلی: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث210 5 صفحہ1 95 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (البزار: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1924 جلد5 صفحہ07 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف الالف، رقم الحدیث: 5 235 صفحہ 176 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلہا، الفصل الثانی، صفحہ 86 مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (البیہقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث82 15 جلد2 صفحہ 218 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (نووی: تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، رقم الحدیث 9204 جلد7 صفحہ 19 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث27 5 5 جلد5 صفحہ 225 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الذہبی: معجم الشیوخ، ابراہیم بن احمد بن حاتم، صفحہ7 9 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب فضل السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث9811 جلد9 صفحہ 31-2 3 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت) (الجہضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 21 صفحہ4 3 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (الشاشی: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (زاذان عن عبداللہ) رقم الحدیث 760-1 76 صفحہ 280-281 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (عبدالرزاق، المصنف ابواب التشہد، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 3116 جلد2 صفحہ 215 مطبوعہ ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیۃ کراچی) (السبکی، طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد1 صفحہ 124 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البغوی: شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 88 6 جلد2 صفحہ 229 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ) (الہیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ رقم الحدیث 93 23 صفحہ 594-95 5 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن مبارک: کتاب الزہد، الجزء الثامن، باب: فضل ذکر اللہ عزوجل، رقم الحدیث1028 صفحہ 303 مطبوعہ المکتبۃ المعروفیۃ کوئٹہ) (القرطبی: الجامع لاحکام القرآن المعروف بہ تفسیر قرطبی، زیر آیت (سورہ الاحزاب: 6 5)، رقم الحدیث 073 5 جلد 14 صفحہ 211 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (المرجانی: بہجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دار ہجرۃ النبی المختار، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلہا و کیفیتہا، الفصل السادس: ماجاء فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ و ابلاغہ صلاۃ من صلی علیہ وصلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ79 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

قال ابوبکر: واحسب الحسن حدثنی عن ابی اسحاق عن الاعمش،

عن عبداللہ ابن السائب، عن زاذان، عن عبداللہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

ترجمہ" ابوبکر کہتے ہیں کہ میرا گمان یہ ہے کہ مجھے حسن نے بیان کیا وہ ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں اور وہ اعمش سے اور وہ عبداللہ بن سائب سے وہ زاذان سے وہ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔"
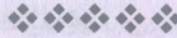
باب 4: ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ان البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ فرمانے کا بیان کہ بے شک کنجوس ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔''

حدیث نمبر:29

حدثنا عمرو بن عثمان، حدثنا محمد بن شعیب بن شابور، عن عثمان بن ابی العاتکة، عن علی بن یزید، عن القاسم، عن ابی امامة، عن ابی ذر، قال خرجت ذات یوم فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: الا اخبرکم بابخل الناس؟

قالوا: بلی یا رسول اللہ قال:

من ذکرت عندہ فلم یصل علی فذلك ابخل الناس۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ کنجوس کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے سب سے بڑا کنجوس ہے۔''

(المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والترهیب من ترکها عند ذکره، صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا دائما

جلد2 صفحہ332 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر:30

حدثنا ابوبکر، حدثنا خالد بن مخلد، عن سلیمان بن بلال، عن عمارة بن غزیة، قال سمعت عبداللہ بن علی بن حسین یحدث عن ابیہ، عن جدہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبداللہ بن علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے اپنے والد (حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ان کے دادا حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الدعوات، باب رغم انف رجل ذکرت عندہ، رقم الحدیث46 35 صفحہ1050-1 105 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر نفی البخل عن المصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:909 صفحہ0 35 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل، المسند، حدیث الحسین بن علی رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 6 173 صفحہ 146 مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد2 صفحہ2 3 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: المعجم الکبیر، وما اسند الحسین بن علی رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث 2885 جلد 3 صفحہ127-128 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث7 6 15 جلد5 صفحہ 214 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد1 صفحہ128 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث01 3 صفحہ99 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، صفحہ2 15 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث2 3 صفحہ 39-40 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (العجلونی: کشف الخفاء و مزیل الالباس، حرف البا للوحدۃ، رقم الحدیث 884 جلد1 صفحہ2 25 مطبوعہ

دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الشعرانی: البدر المنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، باب الباء الموحدۃ، رقم الحدیث 995 صفحہ 129 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 31

حدثنا عبداللہ بن شبیب، حدثنا ابن ابی اویس، حدثنا اخی، عن سلیمان ابن بلال، عن عمرو بن ابی عمرو، عن علی بن حسین، عن ابیہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے اپنے والد (حضرت سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الدعوات، باب رغم انف رجل ذکرت عندہ، رقم الحدیث 3546 صفحہ 1050-1051 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر نفی البخل عن المصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 909 صفحہ 350 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث الحسین بن علی رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1736 صفحہ 146 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔ الخ، جلد 2 صفحہ 323 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: المعجم الکبیر، و ما اسند الحسین بن علی رضی اللہ عنہما، رقم الحدیث 2885 جلد 3 صفحہ 127-128 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (البیہقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 1567 جلد 5 صفحہ 214 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد 1 صفحہ 128 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 301 صفحہ 99 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، صفحہ 215 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم

الحدیث2 3 صفحہ9 3 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (الھیثمی: موارد الظمان الی زوائد ابن حبان، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث8 8 23 صفحہ 94 5مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الشعرانی، البدر المنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، حرف الباء الموحدہ، رقم الحدیث: 995 صفحہ129 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

باب 5: ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشرا

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ فرمانے کا بیان کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجے گا۔"

حدیث نمبر: 32

حدثنا ابراهيم بن الحجاج، حدثنا حماد بن سلمة، عن ثابت البنائی، قال: قدم علینا سلیمان مولی الحسن بن علی زمن الحجاج، فحدثنا عن عبداللہ بن ابی طلحة، عن ابیه، ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال:

آتانی الملك فقال: یا محمد ان ربك یقول: اما یرضیك انه لا یصلی علیك احد من امتك الا صلیت علیه، ولا یسلم علیك احد من امتك الا سلمت علیه۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میرے پاس ایک فرشتہ (حضرت جبریل علیہ السلام) آیا پس اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک آپ کا رب ارشاد فرماتا ہے کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے جو کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجے تو میں اس کے بدلہ میں اس پر درود بھیجوں (بصورت رحمت) اور جو کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام عرض کرے تو میں (اس کے بدلہ میں) اس

پر سلام (بصورت سلامتی) بھیجوں؟''

(النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب فضل التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1284 صفحہ 825 الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1296 صفحہ 126 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث ابی طلحہ بن زید بن سہل الانصاری، رقم الحدیث: 16361-16363 صفحہ 1121-1122 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2773 جلد 2 صفحہ 408 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر تفضل اللہ جل وعلا علی المسلم علی رسولہ مرۃ واحدۃ بامنہ من النار عشر مراۃ نعوذ باللہ منھا، رقم الحدیث 915 صفحہ 135 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2 صفحہ 398 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا، الفصل الاول: صفحہ 86 مطبوعہ اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد 2 صفحہ 325 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث 3626 جلد 3 صفحہ 29 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 549 جلد 5 صفحہ 216 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الرؤیانی: المسند، مسند ابی طلحۃ، رقم الحدیث 978 جلد 2 صفحہ 210 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الھمزہ، رقم الحدیث 219 جلد 1 صفحہ 251-255، رقم الحدیث: 1,360-1,363 صفحہ: 72,71، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثالث: فی کتاب الدعا، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2474 جلد 4 صفحہ 394 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبریٰ، کتاب المساجد، باب: فضل التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1207 جلد 2 صفحہ 71 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان) (المقدسی: فضائل الاعمال، فضل الصلاۃ والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 128 صفحہ 29 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب: فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ وتوقیرہ، رقم الحدیث: 1560 جلد 2 صفحہ 212,211 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن مبارک: الزھد، الجزء الثامن، باب: فضل ذکر اللہ، رقم الحدیث: 1027 صفحہ 303 مطبوعہ المکتبۃ المعروفیۃ کوئٹہ)

حدیث نمبر:33

حدثنا ابن كاسب، حدثنا ابو ضمرة، عن سلمة بن وردان عن مالك بن اوس ابن الحدثان، عن عمرو رضی الله عنه قال، خرج النبی صلی الله علیه وسلم متبرزا فتبعته باداوة ماء، فوجدته قد فرغ، ووجدته ساجدا فی شربة، فتنحیت عنه، فلما رفع راسه، قال: احسنت یا عمر حین تنحیت عنی؟ ان جبریل علیه السلام آتانی، فقال: ان من صلی علیك واحدة صلی الله علیه عشرا، ورفعه عشر درجات۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے نکلے میں پانی والا برتن لے کر پیچھے ہولیا، پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا (اس حالت میں کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فراغت پا چکے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی بارگاہ میں گھاس والی زمین پر سجدہ ریز ہیں، پس میں دور جا کر بیٹھ گیا، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے فارغ ہوئے اور اپنا سر اقدس اٹھایا تو فرمایا: ''اے عمر (رضی اللہ عنہ) تم نے پیچھے ہٹ کر اچھا کیا ہے، بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اورانہوں نے بتایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے، اوراس کے دس درجے بھی بلند فرماتا ہے۔''

(الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاة، باب سجود الشکر، رقم الحدیث 717 3 جلد 2 صفحه 80 4 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، صفحه 114 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (الطبرانی: للمعجم الصغیر، رقم الحدیث 1016 صفحه 89 4 مطبوعه مکتبة للمعارف للنشر والتوزیع الریاض) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة للمصنف، جلد 1 صفحه 117 مطبوعه

دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 5 صفحہ 24 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 485 5 جلد 5 صفحہ 215 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر: 34

حدثنا خلاد بن اسلم، حدثنا ابو همام الاهوازی، حدثنا عبدالله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: من صلی علی صلاة صلی الله و ملائکته علیه عشرا، فلیکثر عبد او لیقل۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجیں گے، اب بندے کی مرضی وہ تھوڑا پڑھتا ہے یا زیادہ (جس قدر زیادہ پڑھے گا اسی قدر اللہ کی رحمتیں زیادہ حاصل کرے گا)۔''

(الطبرانی: المعجم الکبیر، عطاء بن یسار عن ابن عمر، رقم الحدیث 9 26 13 جلد 12 صفحہ 6 25 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 120 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 3 4 223 جلد 7 صفحہ 198 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر: 35

حدثنا ابراهیم بن حجاج، حدثنا حماد بن سلمة، عن حجاج، عن ثویر مولی جعدة بن هبیرة، عن ابن عمر، قال من صلی علی النبی صلی الله علیه وسلم صلی الله علیه عشرا۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ

درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے۔"

حدیث نمبر:36

حدثنا ابوبکر، حدثنا وکیع، عن شعبة، عن عاصم بن عبید الله، عن عبد الله بن عامر بن ربیعة، عن ابیه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

من صلی علی لم تزل الملائکة تصلی علیه ما دامَ یُصَلِّی عَلَیَّ، فَلیُقِلَّ من ذَلِکَ العَبدُ أَو لِیُکثِر.

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو مجھ پر درود بھیجے تو فرشتے اس وقت تک اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے تو اب بندے کی مرضی وہ تھوڑا پڑھتا ہے یا زیادہ (جس قدر زیادہ پڑھے گا اسی قدر اللہ کی رحمتیں زیادہ حاصل کرے گا)۔"

(ابن ابی شیبة، المصنف، کتاب صلاة التطوع والامامة، باب فی ثواب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، جلد 2 صفحه 398، کتاب الفضائل، باب ما اعطی الله تعالی محمد صلی الله علیه وسلم، جلد 7 صفحه 443 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث عامر بن ربیعة رقم الحدیث 15680، 15689 صفحه 1058 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ماجه: السنن، کتاب الصلاة (ابواب اقامة الصلوات والسنة فیها)، رقم الحدیث 907 صفحه 158 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (العسقلانی: الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف، سورة الاحزاب صفحه 323 مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (المرجانی: بهجة النفوس والاسرار فی تاریخ دار هجرة النبی المختار، الباب التاسع: فی حکم زیارة النبی صلی الله علیه وسلم وفضلها و کیفیتها، الفصل السادس ما جاء فی فضل الصلاة والسلام علیه و ابلاغه صلاة من صلی الله علیه وسلم، صفحه 375 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الکبری الشافعیة، مقدمة المصنف، جلد 1 صفحه 118-119 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم واجلاله و توقیره، جلد 2 صفحه 211 رقم الحدیث 1559 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الجهضمی: فضل الصلاة

علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 3 صفحہ 23 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ: 116-117 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 46 صفحہ 35 مطبوعہ المکتبۃ العصریہ صیدا، بیروت)

حدیث نمبر:37

حدثنا ابو موسی، حدثنا یحیی بن سعید، حدثنا شعبۃ، عن عاصم بن عبیداللہ عن عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ، عن ابیہ، قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول:

من صلی علی صلاۃ صلت علیہ الملائکۃ ما صلی علی، فلیقل عبد من ذلک اولیکثر۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”جو مجھ پر درود بھیجے فرشتے اس پر اتنا درود بھیجتے ہیں جتنا وہ مجھ پر بھیجے تو اب بندے کی مرضی کہ وہ مجھ پر درود تھوڑا پڑھتا ہے یا زیادہ (جس قدر زیادہ پڑھے گا اسی قدر فرشتوں کا درود (بصورت رحمت) زیادہ حاصل کرے گا)۔“

(ابن ابی شیبۃ، المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2 صفحہ 398، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 7 صفحہ 443 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث عامر بن ربیعۃ، رقم الحدیث: 15680 صفحہ 1115 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ (ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا)، رقم الحدیث 907 صفحہ 158 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (العسقلانی: الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف، سورۃ الاحزاب صفحہ 323 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (المرجانی: بہجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دار ہجرۃ النبی المختار، الباب التاسع، فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا و کیفیتھا، الفصل السادس: ما جاء فی فضل

السلاۃ والسلام علیہ وابلاغہ صلاۃ من صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 375 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الکبری الشافعیۃ، مقدمۃ المصنف، جلد 1 صفحہ 118-119 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیہقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ و توقیرہ، جلد 2 صفحہ 211 رقم الحدیث 1559 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 3 صفحہ 23 مطبوعہ للمکتب الاسلامی، بیروت) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 116-117 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 46 صفحہ 35 مطبوعہ المکتبۃ العصریہ صیدا، بیروت)

حدیث نمبر: 38

حدثنا الحسن بن علی الحلوانی، حدثنا یزید بن ھارون، حدثنا شعبۃ، عن عاصم ابن عبید اللہ، عن عبد اللہ بن عامر، عن عمر، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ بھا عشرا، فلیکثر علی العبد من الصلاۃ اولیقل۔

ترجمہ: ''سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا، چنانچہ بندے کی مرضی کہ وہ مجھ پر درود کو کم کرے یا زیادہ کرے۔''

(البیہقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث 1557 جلد 2 صفحہ 211 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 22343 جلد 7 صفحہ 198 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر: 39

حدثنا ابوبکر، حدثنا محمد بن فضیل، عن یونس بن عمرو، عن یزید بن ابی مریم، عن انس بن مالک، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم:

من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات، و محی عنہ عشر سیئات۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا، اور اللہ تعالی اس کے دس گناہ معاف فرما دے گا۔“

(السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 2083 2 جلد 7 صفحہ 46 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد 1 صفحہ 117 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 73 24 جلد 4 صفحہ 349 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر حط الخطایا عن المصلی علی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بھار، قم الحدیث: 904 صفحہ 349 3 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (المقدسی: فضائل الاعمال، فضل الصلاۃ والسلام علی النبی، رقم الحدیث 129 صفحہ 29 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1221 جلد 2 صفحہ 77 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت) (الھیثمی: موارد الظمان الی زوائد ابن حبان، کتاب الادعیۃ، الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 90 23 صفحہ 94 5 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب الفضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1298 صفحہ 1 26 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم الحدیث 2 4 16 جلد 1 صفحہ 446 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف المیم، رقم الحدیث: 8810 صفحہ 38 6 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (البغوی: مصابیح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا، رقم الحدیث 27 6 جلد 1 صفحہ 116 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی... الخ، جلد 2 صفحہ 323 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر:40

حدثنی الحسن بن البزار، حدثنا شبابة، حدثنا مغیرۃ بن مسلم، عن ابی اسحاق، عن انس بن مالك، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

صلوا علی فان الصلاۃ علی کفارۃ لکم، فمن صلی علی صلاۃ صلی الله علیه عشرا۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر درود بھیجا کرو بے شک مجھ پر تمہارا درود بھیجنا تمہارے لیے (گناہوں کا) کفارہ ہے، چنانچہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔''

(الاصبهانی: الترغیب والترهیب، باب الترغیب فی الصلاۃ علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 1669-70 16 جلد2 صفحہ 318-19 3 مطبوعہ دار المدائن العلمیة)

حدیث نمبر:41

حدثنا ابوبکر، حدثنا ابن فضیل، عن لیث، عن کعب، عن ابی هریرۃ، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

صلوا علی، فان صلاۃ علی زکاۃ لکم۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر درود بھیجا کرو بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لیے پاکیزگی ہے۔''

(ابن ابی شیبة: للصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامة، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی الله علیه وسلم، جلد 2 صفحہ 99 3 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الصاد، رقم الحدیث 23 5 13 جلد 5 صفحہ 71 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (المناوی: فیض القدیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر، باب حرف الصاد، جلد 4 صفحہ 8 26 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت،

لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف الصاد، رقم الحدیث 5031 صفحہ 375 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ)

حدیث نمبر:42

حدثنا ابن کاسب، حدثنا ابو اسامة، قال ابن ابی عاصم: و حدثنا ابوبکر ابن ابی شیبة، عن ابی اسامة، عن سعید بن سعید ابی الصباح، حدثنا سعید بن عمیر ابن عقبة ابن نیار الانصاری، عن عمه ابی بردة بن نیار، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما صلی علی عبد من امتی صلاة صادقا بها من قبل نفسه الا صلی اللہ علیه بها عشر صلوات، و کتبت له بها عشر حسنات، و یرفع له بها عشر درجات، و محی عنه بها عشر سیئات۔

ترجمہ: ”سعید بن عمیر بن عقبہ انصاری اپنے چچا ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں سے جو شخص صدق دل سے مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کردیئے جاتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔“

(الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ و علی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث 2220 جلد 1 صفحہ 425 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 19213 جلد 6 صفحہ 289 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد 2 صفحہ 243 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الاصبھانی: الترغیب والترھیب، باب الترغیب فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1673 جلد 2 صفحہ 203 مطبوعہ دار المدائن العلمیہ بیروت) (الھیثمی: مجمع الزوائد منبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم

الحدیث: 17290 جلد10 صفحہ181 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الاذکار، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 0 16 3 جلد 4 صفحہ46 مطبوعہ الرسالۃ العالمیۃ بیروت)

حدیث نمبر:43

حدثنا ابوبکر، حدثنا ھشیم، عن العوام بن حوشب، عن رجل من بنی اسد، عن ابی عمر، انہ قال: من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ عشر حسنات، وحط عنہ عشر سئیات، ورفع لہ عشر درجات۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں (لکھ دی جاتی) ہیں، اوراس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اوراس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔''

(ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد2 صفحہ99 3، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم، جلد7 صفحہ442-443 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر:44

حدثنا عبیداللہ بن فضالۃ، حدثنا اسحاق بن ابراھیم، حدثنا حماد بن عمرو، عن زید بن رفیع، عن الزھری، عن انس بن مالك، عن ابی طلحۃ، قال: اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتھلل، وجھہ مستنیر، فقلت: یا رسول اللہ انك لعلی حال ما رایتك علی مثلھا، فقال:

وما یمنعنی وقد آتانی جبریل آنفا فقال: بشر امتك انہ من صلی علیك صلاۃ کتب اللہ عزوجل لہ بھا عشر حسنات، ورفع لہ بھا

عشر درجات و رد الله عزوجل علیه مثل قوله، و عرضت علی یوم القیامة۔

ترجمہ:''حضرت سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلمہ (شکر) پڑھ رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی خوش وخرم اور آپ کا چہرہ کھلکھلا رہا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو اس حال میں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں کیوں نہ خوشی کا اظہار کروں میرے پاس ابھی ابھی جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے تھے تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو خوشخبری دیجیے کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا اللہ تعالی اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس درجات بلند فرما دے گا اور اس کے درود کی طرح اللہ تعالی بھی اس پر درود (بصورت رحمت) نازل فرمائے گا اور اس کا درود مجھ پر روز قیامت پیش کیا جائے گا۔''

(السیوطی: جمع الجوامع، حرف الواو، رقم الحدیث 24738 جلد 8 صفحہ 100 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ علیه و آله وسلم، رقم الحدیث 4005 جلد 2 صفحہ 122 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر:45

حدثنا محمد بن منصور الطوسی، حدثنا ابو سلمة الخزاعی، حدثنا اللیث، عن یزید بن ابی حبیب، عن عمرو بن ابی عمرو، عن ابی الحویرث، عن محمد بن جبیر، عن عبدالرحمن بن عوف، قال: دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم حائطا وانا اتبعه، فقال:

إِنَّ جِبرِيلَ لَقِيَنِي، فَقَالَ: أُبَشِّرُكَ أَنَّ الله عزوجل يَقُولُ: مَنْ صَلَّى

عَلَيۡكَ صَلَّيۡتُ عَلَيۡهِ، وَمَنۡ سَلَّمَ عَلَيۡكَ سَلَّمۡتُ عَلَيۡهِ۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ ابھی جبریل علیہ السلام مجھے ملے، تو انہوں نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا میں اس پر درود (بصورت رحمت) بھیجوں گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام (بصورت سلامتی) بھیجوں گا۔''

(احمد بن حنبل: للمسند، مسند عبدالرحمن بن عوف الزہری رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1662-1664 صفحہ 139 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابو یعلی: للمسند، مسند عبدالرحمن بن عوف، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 847 صفحہ 193 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: للمستدرک علی الصحیحین، کتاب الدعاء والتسبیح والتکبیر والتہلیل و الذکر، رقم الحدیث 2057 جلد 2 صفحہ 106 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (البیہقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، باب سجود الشکر، جلد 2 صفحہ 371 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للمعروف بہ تفسیر ابن کثیر رقم الحدیث: 484,5483 5 جلد 5 صفحہ 214 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الہیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاۃ، باب سجود الشکر، رقم الحدیث 3714 جلد 2 صفحہ 479 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المرجانی: بہجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دارہجرۃ النبی المختار، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلها و کیفیتها، الفصل السادس: ما جاء فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ و ابلاغہ صلاۃ من صلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ: 773 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (عبد بن حمید: المسند، مسند عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 157 جلد 1 صفحہ 171 مطبوعہ دار بلنسیۃ للنشر والتوزیع الریاض)

حدیث نمبر: 46

حدثنا ابوبكر، حدثنا زيد بن الحباب، حدثنا موسى بن عبيدة، عن قيس بن عبدالرحمن بن ابی صعصعة، عن سعد بن ابراهيم، عن ابيه، عن جده عبدالرحمن بن عوف، ان النبی صلی الله عليه وسلم

قال:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً كَتَبَ اللهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف فرما دیتا ہے۔''

(ابن ابی شیبۃ: للصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2 صفحہ 400، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 7 صفحہ 442 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابو یعلی: للسند، مسند عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 859 صفحہ 195- 196 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد 2 صفحہ 243 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث 17285 جلد 10 صفحہ 181 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البزار: للسند، مسند عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 1006 جلد 3 صفحہ 219 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 47

حدثنا الحوطی عبد الوھاب بن نجدۃ، حدثنا عبد العزیز بن محمد، عن عمرو بن ابی عمرو، عن عبد الواحد وھو ابن محمد بن عبد الرحمن بن عوف عن ابیہ، عن جدہ، قال: رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجد سجدۃ فاطال، فرفع راسہ، فسالتہ عن ذلک؟ فقال:

إِنَّ جِبْرِيْلَ لَقِيَنِي، فَقَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ قَالَ: احسبه عشرًا قال: فَسَجَدتُ لله عزوجل شكرًا۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ فرمایا پھر اسے لمبا کردیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اقدس اٹھایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک جبریل علیہ السلام مجھے ملے اور کہنے لگے جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجتا ہے (بصورت رحمت) جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر سلام بھیجتا ہے۔ فرمایا میں سمجھتا ہوں ایسا دس بار ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالی اس شخص پر دس بار رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے گا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس میں نے اللہ کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا۔“

(احمد بن حنبل: للسند، مسند عبدالرحمن بن عوف الزهری رضی الله عنه، رقم الحدیث 1664 صفحه 139 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (للنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم... الخ، جلد 2 صفحه 323 مطبوعه مکتبه رشیدیه سر کی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر: 48

حدثنا محرز بن سلمة، حدثنا الدراوردی، حدثنا موسی بن عبیدة، عن قبیس بن عبدالرحمن بن ابی صعصعة، عن سعد بن ابراهیم عن ابیه، عن عبدالرحمن بن عوف، عن النبی صلی الله علیه وسلم قال:

سَجَدتُ شُكرًا لِرَبِي عزوجل فِيمَا أَبلانِي مِن أُمَّتِي، مَن صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّت عَلَيهِ الملائِكَةُ عَلَى مِثلِ مَا صَلَّى، فَليُقِلَّ عَبدٌ مِن ذَلِكَ أَولِيُكثِر۔

ترجمہ: ”حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں نے اپنے رب کی بارگاہ میں

اس لیے سجدہ ادا کیا ہے جو اس نے مجھے میری امت کے بارے میں خبر دی کہ: جو جس قدر مجھ پر درود پڑھے گا اللہ کے فرشتے اس پر اسی قدر درود پڑھیں گے اب آدمی کی مرضی وہ مجھ پر (درود) کی کثرت کرے یا کمی۔"

(الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث 17285 جلد 10 صفحہ 181 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

(البزار: المسند، مسند عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1006 جلد 3 صفحہ 219,220 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 49

حدثنا عبداللہ بن شبیب بن خالد العبسی، حدثنا ابن ابی اویس، قال: اخبرنی اخی، عن سلیمان بن بلال، عن عبیداللہ بن عمر، عن ثابت البنانی، عن انس بن مالك، قال: قال ابو طلحة: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علیھم، یعرفون البشر فی وجھه، فقالوا: انا لنعرف فی وجھك البشر یارسول اللہ، فقال:

أَجَل آتانی الآنَ آتٍ مِن رَبِّی عزوجل، فأَخْبَرَنِی أَنَّهُ لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إلا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشَرَةَ أَمثَالَهَا.

ترجمہ: "حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تو انہوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہاں ابھی تھوڑی دیر قبل میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (حضرت جبریل علیہ السلام) آیا اور اس نے مجھے یہ خبر دی کہ میری امت میں سے جو بھی کوئی مجھ پر ایک

مرتبہ درود پڑھے گا تو اللہ رب العزت اس پر اس کے بدلہ میں دس گنا درود (بصورت رحمت) نازل فرمائے گا۔"

(البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ وتوقیرہ، رقم الحدیث 1565 جلد 2 صفحہ 212 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1 صفحہ 22,21 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان) (ابن الجوزی: جامع المسانید، مسند ابی طلحۃ، رقم الحدیث: 1807 جلد 2 صفحہ 14 مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 116 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 50

حدثنا عبیداللہ بن فضالۃ اخبرنا مسلم بن ابراھیم، حدثنا جسر بن فرقد، عن ثابت، عن انس، عن ابی طلحۃ، قال: دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایتہ طیب النفس حسن البشر، فقلت: یارسول اللہ ما رایتك اطیب نفسا منك الیوم، قال:

مَا یَمنَعُنِی مِنْ ذَلِكَ وَالمَلَكُ یُخبِرُنِی عَنْ رَبِّی عزوجل أَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلَّی عَلَیكَ صَلَّیتُ عَلَیْهِ أَنَا مَلَائِكَتِی عَشْرًا، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیكَ مِنْ أُمَّتِكَ سَلَّمتُ عَلَیهِ أَنَا مَلَائِكَتِی عَشْرًا۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشگوار مزاج نہایت ہی خوبصورت چہرے والا دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے آج سے پہلے آپ کو اتنے خوشگوار مزاج میں نہیں دیکھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں کیوں نہ خوشی کا اظہار کروں ابھی میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا (حضرت جبریل علیہ السلام) آیا اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام دے کر گیا ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا

اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجیں گے۔ اور جو شخص میری امت سے مجھ پر سلام بھیجے گا تو اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس پر دس مرتبہ سلام (بصورت سلامتی) بھیجیں گے۔"

(الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: 721 4 تا 718 4 جلد 5 صفحہ 101 و 100 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 008 4-007 4 جلد 2 صفحہ 123-122 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور)

حدیث نمبر: 51

حدثنی حجاج بن یوسف ابو محمد بن الشاعر، حدثنا ابو احمد الزبیری، حدثنا نعیم بن ضمضم، اخبرنا عمران بن حمیری، قال: قال لی عمار بن یاسر: الا احدثك حدیثا حدثنیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

إِنَّ اللہَ أَعطٰی مَلَكًا من الملائكةِ أَسْمَاءَ الخَلائِقِ، فَهوَ قَائِمٌ علی قبرِی حتّٰی تقومُ السَّاعةُ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي يُصَلِّي عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا قَالَ: يَا أَحْمَدُ فُلَانُ بْنُ فلانٍ باسمِهِ واسم ابیه صَلَّى عَلَيكَ كَذَا وَ كَذَا فَيُصَلِّي الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّ اللهُ عَلَيهِ عَشرًا وَإِن زَادَ زَادَ اللهُ عزوجل.

ترجمہ: "حضرت عمران بن حمیری کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی حدیث بیان نہ کروں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے: "بے شک اللہ تعالی نے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کو تمام مخلوقات کے ناموں سے آگاہ فرما رکھا ہے اور وہ قیامت تک میری قبر کے پاس کھڑا ہے تو میرا جب بھی کوئی امتی مجھ پر (ایک بار) درود بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ مجھے کہتا ہے اے احمد! فلاں بن فلاں

یعنی اس شخص کا نام لے کر اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا کہ آپ کے اس امتی نے آپ پر اس (ان صیغوں سے، اس محبت بھرے انداز میں) اس طرح درود بھیجا ہے پس اللہ تبارک وتعالی بھی درود نازل کرتا ہے (بصورت رحمت) کیونکہ جس شخص نے ایک بار مجھ پر درود بھیجا تو اللہ تعالی اس پر دس بار درود نازل کرتا ہے (بصورت رحمت) اور اگر وہ (درود پڑھنا) زیادہ کر دے تو اللہ بھی زیادہ کر دیتا ہے۔"

(الاصبہانی: الترغیب والترھیب، باب الترغیب فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث71 16 جلد2 صفحہ19 3 مطبوعہ دار للدائن العلمیۃ) (البزار: المسند، مسند عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 25 14 جلد 4 صفحہ 4 25 صفحہ 5 25 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعا وغیرہ، رقم الحدیث 17291-17292 جلد10 صفحہ 183 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد 2 صفحہ 26 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الاصبہانی: کتاب العظمۃ، ذکر للملائکۃ الموکلین فی السموات والارضین، رقم الحدیث1 4 3 صفحہ 125 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد1 صفحہ 125 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 3162 جلد4 صفحہ 47 مطبوعہ الرسالۃ العالمیۃ دمشق) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ و علی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث 2215 جلد1 صفحہ 253 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور) (ابن المقری: المعجم، الجزء الرابع، باب الباء، رقم الحدیث748 صفحہ 139 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المرجانی: بھجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دار ھجرۃ النبی المختار، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا و کیفیتھا، الفصل السادس: ما جاء فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ و ابلاغہ صلاۃ من صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ379 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:52

حدثنا يعقوب بن حميد، حدثنا حاتم بن اسماعيل، عن محمد بن عبدالله، عن مولى البراء بن عازب، أن النبي صلى الله عليه وسلم

قال:

من صلی علی کتب اللہ عزوجل لہ بھا عشر حسنات، و محا عنہ بھا عشر سیئات، و رفعہ بھا عشر درجات، و کن بہ عدل عتق عشر رقاب۔

ترجمہ: ”حضرت محمد بن عبداللہ روایت کرتے ہیں حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے غلام سے بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور (اس وجہ سے) اس کے دس گناہ معاف کر دیتا ہے اور (اس وجہ سے) اس کے دس درجات بلند فرما دیتا ہے اور یہ (عمل مجھ پر درود پڑھنا) یہ دس غلاموں کی آزادی کے برابر ہے۔“

(ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث7 6 حدیث البراء بن عازب صفحہ43 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد2 صفحہ 24 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (المرجانی: بھجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دار ھجرۃ النبی المختار، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلھا و کیفیتھا، الفصل السادس، ما جاء فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ و ابلاغہ صلاۃ من صلی علیہ، صفحہ 76 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 53

حدثنا یعقوب بن حمید، حدثنا ابن ابی حازم، عن العلاء بن عبدالرحمن، عن ابیہ، عن ابی ھریرۃ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشرا۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے۔''

(المسلم، الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم الحديث 912 صفحه 173 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابى داود: السنن كتاب الصلاة، باب فى الاستغفار، رقم الحديث 1530 صفحه 313 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (البخارى: الادب المفرد، باب من ذكر عنده النبى صلى الله عليه وسلم فلم يصل عليه، رقم الحديث 167، صفحه 645 مطبوعه المكتبة الاثرية سانگله هل) (البيهقى: شعب الايمان، باب فى تعظيم النبى صلى الله عليه وسلم واجلاله و توقيره، رقم الحديث 1553 جلد 2 صفحه 209 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الدارمى، السنن، كتاب الرقائق، باب فى فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 2772 جلد 2 صفحه 408 مطبوعه قديمى كتب خانه مقابل آرام باغ كراچى) (الترمذى: الجامع الصحيح، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 485 صفحه 169 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (النسائى: السنن، كتاب الصلاة (كتاب السهو)، باب الفضل فى الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 1297 صفحه 126 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (ابن حبان: الصحيح، كتاب الرقائق، باب ذكر تفضل الله جل و علا على المصلى على صفية صلى الله عليه وسلم مرة واحدة بمغفرته عشر مرار رقم الحديث 906 صفحه 349 مطبوعه دار المعرفة بيروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابى هريرة رضى الله عنه، رقم الحديث 8854 صفحه 604 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (نووى: الاذكار من كلام سيد الابرار، كتاب الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث 293 صفحه 98 مطبوعه المكتبة العصريه صيدا بيروت، لبنان) (السيوطى: الجامع الصغير فى احاديث البشير النذير، باب حرف الميم، رقم الحديث 8809 صفحه 386 مطبوعه دار التوفيقية للتراث قاهره) (المنذرى: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الذكر والدعاء، باب الترغيب فى اكثار الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم... الخ، جلد 2 صفحه 323 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (التبريزى: مشكوة المصابيح، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم وفضلها، الفصل الاول صفحه 86 مطبوعه اصح المطابع وكارخانه تجارت كتب بالمقابل آرام باغ كراچى) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث 4935 جلد 5 صفحه 217 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (ابو نعيم: المسند المستخرج على الصحيح الامام مسلم، كتاب الصلاة، باب فى بدء الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 905 جلد 2 صفحه 13 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (ابن دحية الكلبى، نهاية السول فى خصائص الرسول صلى الله عليه وسلم، فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، صفحه 66 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (ابو يعلى: المسند، شهر بن حوشب، عن ابى هريرة، عن النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 6488

صفحہ7 113 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 9-8 صفحہ 26 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (البغوی: شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 85 6 جلد 2 صفحہ 228 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث 17282 جلد 10 صفحہ 180 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (القرطبی: الجامع لاحکام القرآن للعروف بہ تفسیر قرطبی، (زیر آیت سورۃ الاحزاب 6 5) جلد 14 صفحہ 209 رقم الحدیث 8 06 5 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1220 جلد 2 صفحہ 77 موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (الھیثمی: غایۃ المقصد فی زوائد مسند الامام احمد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 809 4 جلد 4 صفحہ 340 مطبوعہ مکتبہ بیت السلام الریاض) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 1 2083 جلد 7 صفحہ 46 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 73 24 جلد 4 صفحہ 349 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث 9 215 جلد 1 صفحہ 8 24 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (المقدسی: فضائل الاعمال، فضل الصلاۃ والسلام علی النبی رقم الحدیث: 127 صفحہ 29 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 54

حدثنا ابن ابی کبشۃ، حدثنا ابو عامر، حدثنا زھیر، عن العلاء بن عبد الرحمن، عن ابیہ، عن ابی ھریرۃ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو (شخص) مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے۔“

(المسلم، الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، رقم الحدیث 912 صفحہ 173 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابی داود: السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی

الاستغفار، رقم الحدیث30 15 صفحه13 3 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (البخاری: الادب المفرد، باب من ذکر عنده النبی صلی الله علیه وسلم فلم یصل علیه، رقم الحدیث 645، صفحه7 16 مطبوعه المکتبة الاثریة سانگله هل) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم واجلاله و توقیره، رقم الحدیث3 5 15 جلد2 صفحه9 20 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الدارمی، السنن، کتاب الرقائق، باب فی فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 2772 جلد2 صفحه08 4 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 485 صفحه9 16 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب السهو) باب الفضل فی الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 1297 صفحه1 26 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر تفضل الله جل و علا علی المصلی علی صفیه صلی الله علیه وسلم مرة واحدة بمغفرته عشر مرار، رقم الحدیث 906 صفحه9 34 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی هریرة رضی الله عنه، رقم الحدیث 4 885 صفحه 04 6 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب: الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 293 صفحه 98 مطبوعه المکتبة العصریه صیدا بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف المیم، رقم الحدیث8809 صفحه38 6 مطبوعه دار التوفیقیة للتراث قاهره) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم... الخ، جلد2 صفحه 323 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (التبریزی: مشکوة المصابیح، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم وفضلها، الفصل الاول صفحه 86 مطبوعه اصح المطابع وکارخانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث493 5 جلد5 صفحه217 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (ابو نعیم: المسند المستخرج علی الصحیح الامام مسلم، کتاب الصلاة، باب فی بدء الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 905 جلد2 صفحه1 3 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن دحیة الکلبی، نهایة السول فی خصائص الرسول صلی الله علیه وسلم، فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، صفحه 66 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابو یعلی: المسند، شهر بن حوشب، عن ابی هریرة، عن النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 88 4 6 صفحه7 113 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (الجهضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 9-8 صفحه 26 مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت) (البغوی: شرح السنة، کتاب الصلاة، باب فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 85 6 جلد2 صفحه 228 مطبوعه دار التوفیقیة للتراث قاهره) (الهیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه

وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث 17282 جلد 10 صفحہ 180 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (القرطبی: الجامع لاحکام القرآن المعروف بہ تفسیر قرطبی، (زیر آیت سورۃ الاحزاب 56) جلد 14 صفحہ 209 رقم الحدیث 5068 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1220 جلد 2 صفحہ 77 موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (الھیثمی: غایۃ المقصد فی زوائد مسند الامام احمد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 4809 جلد 4 صفحہ 340 مطبوعہ مکتبہ بیت السلام الریاض) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 12083 جلد 7 صفحہ 46 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2473 جلد 4 صفحہ 349 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث 2159 جلد 1 صفحہ 248 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (للقدسی: فضائل الاعمال، فضل الصلاۃ والسلام علی النبی رقم الحدیث: 127 صفحہ 29 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 55

حدثنا خلاد بن اسلم، حدثنا ابو همام الاهوازی، حدثنا عبد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، ان النبی صلی الله علیه وسلم قال: من صلی علی صلاة صلی الله علیه و ملائکته. فلیکثر عبد او لیقلل۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود (بصورت رحمت) بھیجتے ہیں اب بندے کی مرضی وہ اس میں (درود پڑھنے میں) کثرت کرے یا کمی۔“

(الطبرانی: المعجم الکبیر، عطاء بن یسار عن ابن عمر، رقم الحدیث 13269 جلد 12 صفحہ 256 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 22343 جلد 7 صفحہ 198 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر:56

حدثنا خليفة، قال: قال ابو عاصم: عن عبدالله بن مسلم، قال: حدثني رجل من بني ضمرة، عن عبدالرحمن بن عوف، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

اعطاني ربي عزوجل انه من صلى عليك من امتك صليت عليه عشرا.

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مجھے میرے رب عزوجل نے یہ انعام عطا فرمایا ہے کہ جس شخص نے آپ کی امت میں سے آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجا تو میں اس پر دس بار درود (بصورت رحمت) بھیجوں گا۔"

حدیث نمبر:57

حدثنا عقبة بن مكرم، حدثنا يعقوب بن محمد، حدثنا حاتم بن اسماعيل، عن محمد بن عثمان، عن الوليد بن ابي سندر، عن مولى لعبد الرحمن بن عوف، عن عبدالرحمن بن عوف، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال:

سجدت شكرا لان جبريل عليه السلام اخبرني انه من صلى على صلى الله عليه۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: "میں نے اس بات پر سجدہ شکر ادا کیا کیونکہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ بھی اس پر درود (بصورت رحمت) بھیجے گا۔"

باب 6: من جعل صلاته ودعاءه صلاة على النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"باب اس شخص کے بیان میں جس نے اپنی نماز اور دعا میں ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔"

حدیث نمبر: 58

حدثنا ابوبکر، حدثنا و کیع، عن سفیان، عن عبداللہ بن محمد بن عقیل، عن الطفیل بن ابی بن کعب، عن ابیه، قال: قال رجل للنبی صلی اللہ علیه وسلم:

ارایت ان جعلت صلاتی کلها صلاة علیك؟ قال: اذن یکفیك اللہ ما همك من امر دنیاك وآخرتك۔

ترجمہ: "حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: کیا آپ اس بات کی اجازت عطا فرماتے ہیں کہ میں اپنی ہر دعا کی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود (و سلام) پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تب اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا اور آخرت کی تمام مشکلات آسان فرما دے گا۔"

(الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فی الدعا وغیره، رقم الحدیث: 172.79 جلد 10 صفحه 180 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهیثمی: غایة المقصد فی زوائد مسند الامام احمد، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث: 808 4 جلد 4 صفحه 0 4 3 مطبوعه مکتبه بیت السلام الریاض) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیه، رقم الحدیث 2 2124 صفحه 20 15 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة المصنف، جلد1 صفحه 128-129 مطبوعه دار الکتب العلمیه، بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:59

حدثنا محمد بن یحیی بن اخی حرم، حدثنا محمد بن بکر، حدثنا عمر بن محمد، عن زید بن اسلم، عن ابی صالح، عن ابی هریرة، قال: جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم، فقال: یارسول الله اجعل شطر صلاتی دعاء لك؟ قال:
اذن یکفیك الله هم الدنیا والاخرة۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود (وسلام) کو اپنی (ہر) دعا کا حصہ بنانا چاہتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تب اللہ تعالیٰ تمہاری دنیا اور آخرت کی تمام مشکلات آسان فرمادے گا۔“

(الهیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 3158 جلد 4 صفحہ 45-46 مطبوعہ الرسالة العالمیة دمشق) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث 17280 جلد 10 صفحہ 180 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:60

حدثنا محمد بن هارون ابو جعفر، حدثنا عمرو بن الربیع، عن رشدین، عن قرة، عن الزهری، عن محمد بن یحیی بن حبان، عن ابیه، ان رجلا قال للنبی صلی الله علیه وسلم: اجعل نصف صلاتی لك؟ قال:
نعم ان شئت
قال: فالثلثین؟ قال: نعم،

قال: فصلاتی کلها؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذن یکفیك الله ما همك من امر دنیاك وآخرتك۔

ترجمہ: ”محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے وہ اپنے والد گرامی سے روایت نقل کرتے ہیں ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی آدھی دعا میں آپ کے لیے درود (و سلام) عرض کرلوں؟ فرمایا: ہاں، اگر تم چاہو تو کرلو اس نے عرض کیا اگر میں دو تہائی حصہ کردوں؟ فرمایا پھر بھی درست ہے اس نے عرض کیا: میں اپنی ساری دعا میں آپ کے لیے درود (و سلام) کرلوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تب اللہ تعالی تمہاری دنیا اور آخرت کے تمام اہم کاموں کو کفایت فرمائے گا۔“

(الطبرانی: المعجم الکبیر، حبان بن منقذ الانصاری، رقم الحدیث 3574 جلد4 صفحہ35-36 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث 1580 جلد2 صفحہ217 مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 17281 جلد10 صفحہ180 مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

باب 7: الصلاة على النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عند الصباح والمساء

"باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صبح وشام درود بھیجنے کے بارے میں"

حدیث نمبر: 61

حدثنا عمرو بن عثمان، حدثنا بقية، عن ابراهيم بن محمد بن زياد، عن خالد بن معدان، قال ابوبكر: وحدثنا محمد بن على بن ميمون، حدثنا سليمان بن عبيدالله، حدثنا بقية بن الوليد، عن ابراهيم بن محمد بن زياد، قال: سمعت خالد بن معدان يحدث عن ابى الدرداء، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

من صلى على حين يصبح عشرا وحين يمشى عشرا ادركته شفاعتى يوم القيامة۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص مجھ پر صبح وشام دس دس مرتبہ درود بھیجے گا قیامت کے دن اس کو میری شفاعت ملے گی۔"

(الهيثمى: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، كتاب الاذكار، باب ما يقول اذا اصبح و اذا امسى، رقم الحديث 17022 جلد 10 صفحہ 120 مطبوعہ دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (المنذرى: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب النوافل، باب الترغيب فى آيات و اذكار يقولها اذا اصبح و اذا امسى، جلد 1 صفحہ 26 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (المناوى: فيض القدير شرح الجامع الصغير من احاديث البشير النذير، رقم الحديث 8811 جلد 6 صفحہ 220 مطبوعہ دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان) (السيوطى: الخصائص الكبرى، قسم الكرامات، باب اختصاصه صلى الله عليه وسلم بفضيلة الصلاة عليه،

جلد 2 صفحہ 6 45 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 20828 جلد 7 صفحہ 45 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حدیث نمبر:62

حدثنا محمد بن اشکیب ابو جعفر، حدثنا یونس بن محمد، قال: حدثنا الفضل ابن عطاء عن الفضل بن شعیب، عن ابی منصور، عن ابی معاذ، عن ابی کاهل، قال: قال لی رسول اللہ صلی اللہ: واعلمن یا ابا کاهل من صلی علی کل یوم ثلاث مرات و کل لیلة ثلاث مرات حبا و شوقا الی کان حقا علی اللہ ان یغفر له ذنوبه تلك اللیلة و ذلك الیوم۔

ترجمہ: ''حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو کاہل! اچھی طرح جان لو! جو شخص بھی تین دفعہ دن کو اور تین دفعہ رات کو مجھ پر شوق اور محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالی اس بندے کے اس رات اور دن کے گناہوں کو بخشنا اپنے اوپر واجب کر لیتا ہے۔''

(الطبرانی: للمعجم الکبیر، قیس بن عائذ ابو کاهل، رقم الحدیث 928 جلد 18 صفحہ 361-362 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الوصایا، باب وصیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 7122 جلد 4 صفحہ 282 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد 2 صفحہ 328، کتاب التوبة والزهد، باب الترغیب فی الخوف و فضله، جلد 4 صفحہ 132 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (العسقلانی: الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف الکاف، القسم الاول، رقم الترجمة 10438 ابو کاهل جلد 4 صفحہ 2339 مطبوعہ المکتبة الوحیدیة پشاور)
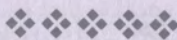
باب 8: الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی یوم الجمعۃ

”باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جمعہ کے دن درود بھیجنے کے بیان میں“

حدیث نمبر: 63

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ، حدثنا حسین بن علی الجعفی، عن عبدالرحمن بن یزید بن جابر، عن ابی الاشعث الصنعانی، عن اوس بن اوس، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ، فیہ خلق آدم علیہ السلام، و فیہ النفخۃ، و فیہ الصعقۃ، فاکثروا علی فیہ من الصلاۃ، فان صلاتکم معروضۃ علی۔

فقال رجل: کیف تعرض علیک وقد ارمت؟ یعنی بلیت فقال: ان اللہ عزوجل حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔

ترجمہ: ”حضرت ابوالاشعث صنعانی نے حضرت سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے تمام دنوں میں سے جمعۃ المبارک کا دن سب سے افضل ہے اس دن حضرت سیدنا آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن میں سب بے ہوش ہوں گے، پس اس دن مجھ پر کثرت سے دورد پاک بھیجا کرو، کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ پس ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد اقدس پر ایک زمانہ گزر

چکا ہوگا؟ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔''

(ابی داود، السنن، کتاب الصلاۃ، باب تفریع ابواب الجمعۃ، و فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ، رقم الحدیث 7 4 10 صفحہ 219 کتاب الوتر، باب: فی الاستغفار، رقم الحدیث 1 3 15 صفحہ 13 3 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب الجمعۃ)، باب اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ، رقم الحدیث 75 13 صفحہ 279 2 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب اقامۃ الصلاۃ)، باب فی فضل الجمعۃ، رقم الحدیث 1084 صفحہ 188 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی فضل الجمعۃ، رقم الحدیث 72 15 جلد 1 صفحہ 445 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر البیان بان صلاۃ من صلی علی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم من امتہ تعرض علیہ وفی قبرہ، رقم الحدیث 910 صفحہ 0 35 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الجمعۃ، رقم الحدیث 7 105 جلد 1 صفحہ 87 3 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث اوس بن اوس الثقفی، رقم الحدیث 2 16 16 صفحہ 1106 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2 صفحہ 398-99 3 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، باب من اسمہ اوس، باب فضل الجمعۃ، رقم الحدیث 89 5 جلد 1 صفحہ 216-217 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الجمعۃ، صفحہ 120 مطبوعہ اصح المطالع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (البیہقی: السنن الکبری، کتاب الجمعۃ، باب مایو مربہ فی لیلۃ الجمعۃ یو مہا من کثرۃ الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 3 صفحہ 248-9 24 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف الالف، رقم الحدیث 80 24 صفحہ 185 مطبوعہ دارالتوفیقیۃ للتراث قاہرہ) (المنذری: الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد 2 صفحہ 29 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الخضری: اللفظ المکرم بخصائص النبی المعظم صلی اللہ علیہ وسلم، النوع الرابع، القسم الثانی المسالۃ الحادیۃ والاربعون: ان الارض تاکل لحوم الانبیا، صفحہ 391-92 3 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 295 صفحہ 8 9 مطبوعہ المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت، لبنان) (ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفی، ابواب مرضہ ووفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، الباب السادس والاربعون: فی انہ لا یبلی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2 6 15 صفحہ 825 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر:

تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 5 5 جلد5 صفحہ 223 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الجہضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث22 صفحہ 35 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (الہیثمی: موارد الظمان الی زوائد ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی یوم الجمعۃ والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث550 صفحہ 146 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الشوکانی: نیل الاوطار من احادیث سید الاخیار، ابواب الجمعۃ، باب فضل یوم الجمعۃ وذکر ساعۃ الاجابۃ و فضل الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ، رقم الحدیث 1204 جلد3 صفحہ 262 صفحہ 263 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیہقی: شعب الایمان، باب فی الصلاۃ، فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجمعۃ، رقم الحدیث 3029 جلد3 صفحہ 109-110 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، رقم الترجمۃ 1038 اوس بن اوس ویقال ابن ابی اوس الثقفی، جلد9 صفحہ 296 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن الجوزی: جامع المسانید، مسند اوس بن اوس، رقم الحدیث 611 جلد1 صفحہ 289 مطبوعہ مکتبہ الرشدہ الریاض) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، باب السادس: فی الصلاۃ علیہ و علی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث 2199 جلد1 صفحہ 252 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر: 64

حدثنا عمرو بن عثمان، حدثنا الولید، عن ابی رافع، عن سعید المقبری، عن ابی مسعود، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

اکثروا علی الصلاۃ یوم الجمعۃ، فانہ لیس یصلی علی احد الا عرضت علی صلاتہ۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا): ''جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو بے شک جو بھی مجھ پر جمعہ کے دن درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔''

(الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث: 28 6 3 جلد3 صفحہ 29-0 3 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (البیہقی: شعب الایمان، باب فی الصلوات، فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجمعۃ، رقم الحدیث: 0 03 3 جلد3 صفحہ 110

مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان) (الشوکانی: نیل الاوطار من احادیث سید الاخیار، ابواب الجمعة، باب فضل یوم الجمعة و ذکر ساعة الاجابة و فضل الصلاة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیه، رقم الحدیث1207 جلد3 صفحہ2 26 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

باب 9: تامین النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی قول جبریل علیہ السلام: رغم انف من ذکرت عنہ فلم یصل علیك

"باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جبریل علیہ السلام کے اس قول پر "آمین" کہنے کے بارے میں کہ خاک آلود ہو جائے اس شخص کی ناک کہ جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا"

حدیث نمبر: 65

حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی، حدثنا یزید بن زریع، حدثنا عبدالرحمن بن اسحاق، عن سعید المقبری، عن ابی ھریرۃ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال:

ارغم اللہ انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی، و رغم انف رجل ادرك عندہ ابواہ الکبر فلم یدخلا بہ الجنۃ، وارغم اللہ انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انصرف ولم یغفر لہ۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس آدمی کی ناک خاک آلود کرے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا، اور ناک خاک آلود ہو اس آدمی کی جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا لیکن وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرا سکے (کیونکہ اس نے ان کے ساتھ حسن سلوک نہیں

کیا جس کی وجہ سے وہ جہنم میں داخل ہوا)، اور اللہ تعالیٰ ناک خاک آلود کرے اس آدمی کی جس کو رمضان کا مہینہ میسر آیا اور اس کی مغفرت سے قبل وہ مہینہ گزر گیا۔"

(الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب رغم انف رجل ذکرت عنده، رقم الحدیث: 45 35 صفحہ0 105 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر خبر ثان یصرح بمعنی ماذکرناه، رقم الحدیث: 908 صفحہ9 4 3 مطبوعه دارالمعرفة بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی هریرة رضی اللہ عنه، رقم الحدیث1 5 74 صفحہ17 5 رقم الحدیث7 5 85 صفحه 85 5 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیه وسلم... الخ، جلد2 صفحه1 3 3 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث02 5 5 جلد5 صفحه 218 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (الحاکم: المستدرك علی الصحیحین، کتاب الدعاء والتسبیح والتکبیر والتهلیل والذکر، رقم الحدیث: 3 205 جلد: 2 صفحه 106 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی)

حدیث نمبر: 66

حدثنا یعقوب، حدثنا ابن ابی حازم، و سفیان بن حمزة، عن کثیر بن زید، عن الولید بن رباح، عن ابی هریرة، عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔"

(ابن خزیمة: الصحیح، کتاب الصیام، باب استحباب الاجتهاد فی رمضان لعل الرب عزوجل برافته و رحمته، رقم الحدیث 1888 جلد 3 صفحه 192 مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر رجاء دخول الجنان للمصلی علی المصطفی صلی اللہ علیه وسلم وسلم عند ذکره مع خوف دخول النیران عند اغضائه عنه کما کلما ذکره، رقم الحدیث: 7 90 صفحه9 4 3 مطبوعه دارالمعرفة بیروت، لبنان) (البخاری: الادب المفرد، باب من ذکره عنده النبی صلی اللہ علیه وسلم فلم یصل علیه، رقم الحدیث: 46 6 صفحه8 16 مطبوعه المکتبة الاثریة سانگله هل) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیه وسلم... الخ،

جلد2 صفحہ33 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الشربینی: تفسیر الخطیب الشربینی المعروف بہ تفسیر السراج للنیر، زیر آیت سورة الاحزاب 56 جلد 3 صفحہ 337 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب فیمن ذکر عنده فلم یصل علیه، رقم الحدیث 17319 جلد 10 صفحہ 189 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن جوزی: الوفاء باحوال المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، ابواب مرضہ ووفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الرابع والاربعون: فی ذم من ذکر عنده فلم یصل علیه، رقم الحدیث 1559 صفحہ 824 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الهیثمی: کشف الاستار، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم رقم الحدیث 3169 جلد 4 صفحہ 49 مطبوعہ دار الرسالة العالمية بيروت)

حدیث نمبر: 67

حدثنا احمد بن محمد ابو جعفر المروزی، حدثنا یحیی بن یزید النوفلی، حدثنی ابی، عن ابی سلمة، ویزید بن رومان، عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

آتانی جبریل علیه السلام فقال: شقی امرُؤٌ او تعس امرُؤٌ ذکرت عنده فلم یصل علیك.

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تو انہوں نے کہا: بد بخت ہے وہ شخص یا نامراد ہوا وہ شخص جس کے پاس آپ کا ذکر مبارک کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا۔“

حدیث نمبر: 68

حدثنا عمر بن الخطاب، حدثنا حسان بن غالب، حدثنا عبدالله بن لهیعة، عن عبدالله بن یزید الحضرمی، عن مسلم بن یزید الصدفی، عن عبدالله بن الحارث بن جزء الزبیدی، انه قال: دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم یومًا المسجد، فصعد المنبر، فلما قعد قال:

آمین فقال:

ان جبریل آتانی فقال: من ذکرت عندہ فلم یصل علیك فابعدہ اللہ ثم ابعدہ فقلت: آمین۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، منبر پر جلوہ فرما ہوکر فرمایا: ''آمین''! اور (پھر) ارشاد فرمایا بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے انہوں نے کہا: جس شخص کے پاس آپ کا ذکر مبارک کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی رحمت سے) دور کردے (یہ آپ نے دوبار ارشاد فرمایا) تو میں نے کہا: ''آمین''۔''

(الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب فیمن ذکر عنده فلم یصل علیه، رقم الحدیث 14 173 جلد 10 صفحہ 188 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان) (الهیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 7: 16 3 جلد 4 صفحہ 4 8 مطبوعہ الرسالة العالمیة دمشق) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 90 حدیث عبدالله بن جزء الزبیدی صفحہ 9 4 مطبوعہ المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

باب10: ما امر به النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الصلاۃ علیہ مع الصلاۃ علی المرسلین

''باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کے بارے میں کہ رسولوں پر درود کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی درود بھیجا جائے۔''

حدیث نمبر:69

حدثنا محمد بن زاھر، حدثنا سلیمان بن عبدالرحمن، حدثنا شعیب بن اسحاق، عن سعید بن ابی عروبۃ، عن قتادہ، عن انس، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

اذا صلیتم علی المرسلین فصلوا علی معھم، فانی رسول من المرسلین۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم رسولوں پر درود بھیجو توان کے ساتھ مجھ پر بھی درود بھیجو، بے شک میں رسولوں میں سے ایک رسول ہوں۔''

(السیوطی: الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، (زیر آیت سورۃ الصافات:188) جلد7 صفحہ 123 مطبوعہ مکتبۃ الاشرفیۃ کانسی روڈ کوئٹہ) (قرطبی: الجامع الاحکام القرآن المعروف بہ تفسیر قرطبی، (زیر آیت سورۃ الصافات:181) جلد 15 صفحہ 93 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، (زیر آیت سورۃ الصافات: 188) رقم الحدیث 3 73 5 جلد 5 صفحہ7 6 3مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (حقی: تفسیر روح البیان، (زیر آیت سورۃ الصافات:188) جلد7 صفحہ 86 5 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الثعلبی: الکشف والبیان فی تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر الثعلبی، (زیر آیت سورۃ الصافات: 181) جلد 5 صفحہ 2 24 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:70

حدثنا ابو يحيى محمد بن عبدالرحيم، حدثنا الحسين بن محمد، حدثنا شيبان، عن قتادة، عن انس بن مالك، عن ابی طلحة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

اذا سلمتم على فسلموا على المرسلين.

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم مجھ پر سلام بھیجو تو تمام رسولوں پر بھی سلام بھیجو۔''

(ابو نعيم: تاريخ اصبهان، باب الواو، رقم الترجمة: 1823 الوليد بن ابان بن بونة ابو العباس جلد 2 صفحہ 311 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبری: جامع البیان عن آی القرآن المعروف بہ تفسیر الطبری، زیرآیت سورۃ الصافات 181 جلد 23 صفحہ 137 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت) (الطبرانی: التفسیر الکبیر، (زیر آیت سورۃ الصافات:188) جلد 5 صفحہ 273 مطبوعہ دار الکتاب الثقافی الاردن) (ابن ابی حاتم: تفسیر ابن ابی حاتم، رقم الحدیث: 18846، 18844 جلد 7 صفحہ 3292 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الثعلبی: الکشف والبیان فی تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر الثعلبی، (زیر آیت سورۃ الصافات:181) جلد 5 صفحہ 242 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن عطیہ اندلسی: المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، (زیر آیت سورۃ الصافات:181) جلد 4 صفحہ 490 مطبوعہ دار الکتب العمیہ بیروت، لبنان) (ابی منصور: تاویلات اہل السنۃ المعروف بہ تفسیر ماتریدی (زیر آیت سورۃ الصافات: 181) جلد 8 صفحہ 596 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعرف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 5734 جلد 5 صفحہ 367 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر:71

حدثنا احمد بن عصام، حدثنا ابو عاصم، عن محمد بن عبدة، عن ابراهيم بن محمد، عن ابيه، عن جابر بن عبدالله، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

لا تجعلونی كقدح الراكب، ان الراكب يملا قدحه، فاذا فرغ وعلق معاليقه فان كان فيه ماءٌ شرب حاجته او الوضوءَ توضا، والا

اهراق القدح، فاجلعونی فی اول الدعاء وفی اوسطه، ولا تجلعونی فی آخر۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے ساتھ سوار کے پیالہ والا سلوک نہ کرنا، سوار اپنے پیالے کو بھر کر رکھتا ہے پس جب وہ فارغ ہوجاتا ہے تو وہ اسے کسی چیز کے ساتھ لٹکا دیتا ہے پس اگر اس میں پانی ہو تو وہ بوقت ضرورت پی لیتا ہے یا وضو کر لیتا ہے ورنہ پیالے کو اُنڈیل دیتا ہے۔ پس تم مجھے دعا کی ابتدا اور درمیان میں یاد کرو اور دعا کے آخر میں نہ لے جاؤ۔''

(البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث 78 15 جلد 2 صفحه 216 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (القضاعی: مسند الشهاب، رقم الباب:10 6 لا تجعلونی کقدح الراکب، رقم الحدیث 4 94 جلد 2 صفحه 9 8 مطبوعه دارالرسالة العالمیة دمشق) (الهیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب فیما یستفتح به الدعاء من حسن الثناء علی الله سبحانه و تعالی والصلاة علی النبی محمد صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 6 1725 جلد 10 صفحه 174 مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت) (عبدالرزاق:المصنف، ابواب التشهد، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث117 3 جلد2 صفحه215- 216 مطبوعه ادارة القرآن والعلوم الاسلامیه کراچی) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 9 6 صفحه43-44 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة للمصنف، جلد1 صفحه0 13 مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف اللام الالف، رقم الحدیث2 45 3,25 45 25 جلد 8 صفحه 185 مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان) (الهندی: کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاة علیه و علی آله علیه الصلاة والسلام، رقم الحدیث:9 4 2 2 جلد1 صفحه6 25 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، (زیر آیت سورة الاحزاب:56) رقم الحدیث 5 5 5 جلد5 صفحه222 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

❖❖❖❖❖

باب11: مسألة الوسيلة لرسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وثواب من سال ذلک

"باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وسیلے کے سوال کرنے کے بارے میں اور سائل کے ثواب کے بارے میں"

حدیث نمبر: 72

حدثنا ابوبکر، حدثنا محمد بن فضیل، عن لیث، عن کعب، عن ابی هریرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

سلوا الله عزوجل لی الوسیلة۔

قالوا: وما الوسیلة؟ قال: اعلی درجة فی الجنة لا ینالها الا رجل وارجو ان اکون انا هو۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عزوجل سے میرے لیے مقام وسیلہ طلب کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ وسیلہ کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بے شک وسیلہ جنت میں ایک اعلی درجے کا نام ہے اور اس کو صرف ایک آدمی حاصل کر پائے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ آدمی میں ہی ہوں گا۔"

(احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی هریرة رضی الله عنه، رقم الحدیث 8770 صفحہ 599 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب الفضائل، باب ما اعطی الله تعالی محمداً صلی الله علیه وسلم، جلد 7 صفحہ 442 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (ابی یعلی: المسند، شهر بن حوشب عن ابی هریرة رضی الله عنه، رقم الحدیث: 6407 صفحہ 1126 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (ابن راہویہ: المسند، مایروی عن ابی یحیی مولی جعدة۔۔۔ الخ، رقم الحدیث: 297 صفحہ 146-147 مطبوعه دار الکتاب العربی

بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 5494- 495 5۔ جلد5 صفحہ217 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (عبدالرزاق: للمصنف، ابواب التشھد، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث119 3 جلد2 صفحہ 216-217 مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاۃ، باب اجابۃ للموذن و ما یقول عند الاذان والاقامۃ، رقم الحدیث: 1877 جلد2 صفحہ8 6 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ و علی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث: 2179 جلد1 صفحہ0 25 مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور) (ابن قیم: جلاء الافھام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 13 صفحہ 24 مطبوعہ للمکتبۃ العصریہ صیدا بیروت) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف السین، رقم الحدیث: 12989 جلد4 صفحہ 425 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 73

حدثنا ابوبکر، حدثنا عبیداللہ بن موسی، عن موسی بن عبیدۃ، عن محمد ابن عمرو بن عطاء، عن ابن عباس، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

سلوا اللہ لی الوسیلۃ، فمن سالھا لی فی الدنیا کنت لہ شاھدا أو شفیعا یوم القیامۃ۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے میرے لیے مقام وسیلہ کا سوال کیا کرو پس جو (مسلمان) میرے لیے اس دنیا میں اس کا سوال کرے گا تو میں روز قیامت اس کے لیے گواہ یا شفاعت کرنے والا ہوں گا۔''

(ابن ابی شیبۃ: للمصنف، کتاب الدعا، باب ما ذکر فیمن سال الوسیلۃ، جلد7 صفحہ 96 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، باب الالف من اسمہ احمد، رقم الحدیث33 6 جلد1 صفحہ 190 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائدو منبع الفوائد، کتاب الصلاۃ، باب اجابۃ للموذن وما یقول عند الاذان والاقامۃ، رقم الحدیث: 1880 جلد2 صفحہ9 6 مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف السین، رقم الحدیث 12990 جلد4 صفحہ 425 مطبوعہ

دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الجہضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث8 4 صفحہ8 4 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث2188 جلد1 صفحہ1 25 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

حدیث نمبر:74

حدثنا ایوب الوزان، حدثنا الولید بن الولید، قال: حدثنی ابن ثوبان، عن کعب ابن علقمۃ، عن ابی عبدالرحمن العذری، عن عبداللہ بن عمرو، قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول:

سلوا اللہ لی الوسیلۃ، فانہا منزلۃ فی الجنۃ لعبد من عباد اللہ، وارجو ان اکون انا ھو، من سالہا لی حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”اللہ تعالی سے میرے لیے مقام وسیلہ کا سوال کیا کرو، بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالی کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا، پس جس نے اس وسیلہ کو میرے لیے طلب کیا اس کے لیے روز قیامت میری شفاعت واجب ہوگی۔“

(المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یسال اللہ لہ الوسیلۃ، رقم الحدیث:9 84 صفحہ 3 16 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابو داود، السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذاسمع الموذن، رقم الحدیث 23 5 صفحہ118 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ، (کتاب الاذان)، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان، رقم الحدیث:79 6 صفحہ0 14 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب الاذان، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان، رقم الحدیث4 5 16 جلد2 صفحہ2 25، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب الترغیب فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ومسالۃ الوسیلۃ لہ بین، (مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت، الاذان والاقامۃ،

رقم الحدیث 9790 جلد 9 صفحہ 24)) (احمد بن حنبل: المسند، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 6568 صفحہ 645 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن خزیمۃ: الصحیح، ابواب الاذان والاقامۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد فراغ سماع الاذان، رقم الحدیث 418 جلد 1 صفحہ 218-219 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (عبد بن حمید: المسند، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 354 جلد 1 صفحہ 286 مطبوعہ دار بلنسیۃ للنشر والتوزیع الریاض) (ابو عوانۃ: المسند، کتاب الصلاۃ، باب بیان ایجاب اجابۃ المؤذن اذان والصلاۃ علی النبی وسوال الوسیلۃ لہ، وثواب من قال ذلک، رقم الحدیث 376 جلد 1 صفحہ 272 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (ابو نعیم: المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال عند سماع الاذان، رقم الحدیث 842 جلد 2 صفحہ 7 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیہقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا فرغ من ذلک، رقم الحدیث: 1930 جلد 1 صفحہ 603 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البغوی: شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب اجابۃ المؤذن، رقم الحدیث 421-422 جلد 2 صفحہ 85 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، (زیر آیت سورۃ الاحزاب: 56) رقم الحدیث 5507 جلد 5 صفحہ 220 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب سلوا اللہ لی الوسیلۃ...، الخ، رقم الحدیث: 3614 صفحہ 1070 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض)

باب 12: ما امر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم به ان یقول عند الاذان و یسأل الله له فی ذلك الوقت الوسیلة

"باب اس حکم کے بیان میں کہ اذان کے وقت کیا کہے اور اس وقت اللہ تعالی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وسیلے کا سوال کرے۔"

حدیث نمبر: 75

حدثنا دحیم، حدثنا عمرو بن ابی سلمة، حدثنا صدقة وهوا بن خالد، عن سلیمان بن ابی کریمة، عن ابی قرة، عن عبدالله بن ضمرة السلولی، عن ابی الدرداء، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول اذا سمع الموذن:

اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة صل علی محمد واعطه سوله یوم القیامة وکان یسمعها من قوله، ویجب ان یقولوا مثل ذلك وجبت له شفاعة محمد صلی الله علیه وسلم یوم القیامة۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے: اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة صل علی محمد واعطه سوله یوم القیامة "اے میرے اللہ اے اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور قیامت کے دن ان کی (ہمارے حق میں) دعا قبول فرما"

اور یہ کلمات اونچی آواز میں کہتے (تاکہ اپنے آس پاس بیٹھے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سنا سکیں) اور ان پر بھی واجب ہو کہ (جب موذن کو اذان دیتے ہوئے سنیں) تو اسی طرح کہیں اور (جس نے یوں کیا) قیامت کے دن اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت واجب ہو جائے گی۔"

(الطبرانی: للمعجم الاوسط، من اسمه احمد، رقم الحدیث 194 جلد1 صفحه 70 من اسمه سیف، رقم الحدیث 2 6 36 جلد2 صفحه 03 4 مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاة، باب اجابة الموذن و ما یقول عند الاذان و الاقامة، رقم الحدیث 1878 جلد2 صفحه 8 6 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الصلاة، باب الترغیب فی اجابة الموذن و بما ذا یجیبه و ما یقول بعد الاذان، جلد1 صفحه 116 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الطبرانی: کتاب الدعا، باب القول عند الاذان، الجز الثالث، رقم الحدیث 2 43 صفحه 16 مطبوعه دار الحدیث قاهره)

حدیث نمبر: 76

حدثنا محمد بن مسلم بن وارة، حدثنا علی بن عیاش، اخبرنا شعیب، عن محمد ابن المنکدر، عن جابر بن عبد الله الانصاری، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدا الفضیلة والوسیلة یوم القیامة الذی وعدته الا وجبت له شفاعتی یوم القیامة۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اذان سن کر یہ دعا مانگی: اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدا الفضیلة والوسیلة یوم القیامة الذی وعدته "اے میرے اللہ اے دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب عطا فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت اور وسیلہ قیامت کے دن جس کا ان سے تو نے وعدہ فرمایا۔" تو اس

شخص کے لیے میری شفاعت روز قیامت واجب ہوگئی۔"

(البخاری: الصحیح، کتاب الاذان، باب الدعا عند النداء، رقم الحدیث14 6 صفحه102، کتاب التفسیر، باب قوله عسی أن یبعثک ربک مقاما محمودا ر، قم الحدیث719 4 صفحه817 8 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابو داود، السنن، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الدعا و عند الاذان، رقم الحدیث29 5 صفحه119 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الصلاة، باب منه ایضا، رقم الحدیث:211 صفحه77 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة، باب الدعا عند الاذان، رقم الحدیث81 6 صفحه140 14 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ماجه: السنن کتاب الصلاة باب مایقال اذا اذان المؤذن، رقم الحدیث: 2 72 صفحه 126 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الطبرانی: کتاب الدعاء، باب القول عند الاذان، الجزء الثالث، رقم الحدیث430 صفحه1 16 مطبوعه دار الحدیث قاهره) (الطبرانی: العجم الاوسط، من اسمه عبدالرحمن، رقم الحدیث 4 5 46 جلد 3 صفحه02 3-01 3 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الصغیر، من اسمه عبدالرحمن، رقم الحدیث 70 6 صفحه6 35 مطبوعه مکتبة المعارف للنشر والتوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاة، باب ذکر ایجاب الشفاعة فی القیامة لمن سال الله جل و علا نصفیه لها صلی الله علیه وسلم للقام المحمود عند الاذان یسمعه، رقم الحدیث1689 صفحه36 5 مطبوعه دار المعرفة بیروت) (احمد بن حنبل، المسند، مسند جابر بن عبدالله رضی الله عنه، رقم الحدیث817 14 صفحه989 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (البیهقی: السنن الکبری، کتاب الصلاة، باب ما یقول اذا فرغ من ذلک، رقم الحدیث3 193 جلد1 صفحه04 6-03 6 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبری، ابواب الاذان، باب الدعاء عند الاذان، رقم الحدیث 6 5 16 جلد 2 صفحه 3 25 مطبوعه موسسة الرسالة بیروت)

حدیث نمبر:77

حدثنا یعقوب بن حمید، حدثنا ابو عبدالرحمن المقری، حدثنا حیوة بن شریح، حدثنا کعب بن علقمة، عن عبدالرحمن بن جبیر، قال: سمعت عبدالله بن عمرو، یقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

اذا اذن المؤذن فقولوا مثلما یقول ثم صلوا علی، فانه من صلی علی صلاة صلی الله علیه عشرا، ثم سلوا الله عزوجل لی الواسیلة، فانها

منزلة فی الجنة لا تنبغی الا لعبد من عباده. وارجوان اکون انا هو، فمن سأل لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب موذن اذان کہے تو تم اسی طرح کہو (یعنی اس کے ساتھ اذان کے کلمات دہراؤ) پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو بھی شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر اللہ عزوجل سے میرے لیے مقام وسیلہ کا سوال کرو، بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، پس جس نے اس وسیلہ کو میرے لیے طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

(للسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول للموذن لمن سمعه ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیه وسلم ثم یسال اللہ له الوسیلة، رقم الحدیث: 9 84 صفحه 3 16 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابو داود، السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذاسمع الموذن، رقم الحدیث 23 5 صفحه 118 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب الاذان)، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، بعد الاذان، رقم الحدیث: 79 6 صفحه 0 14 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب الاذان، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم بعد الاذان، رقم الحدیث 4 65 جلد 2 صفحه 2 25، کتاب عمل الیوم واللیلة، باب الترغیب فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، ومسالة الوسیلة له بین، (مطبوعه موسسة الرسالة بیروت، الاذان والاقامة، رقم الحدیث 0 979 جلد 9 صفحه 24)) (احمد بن حنبل: للسند، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنه، رقم الحدیث 6 65 6 صفحه 6 45 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن خزیمة: الصحیح، ابواب الاذان والاقامة، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم بعد فراغ سماع الاذان، رقم الحدیث 18 4 جلد 1 صفحه 218-219 مطبوعه للکتب الاسلامی، بیروت) (عبد بن حمید: للسند، مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنه، رقم الحدیث: 4 35 جلد 1 صفحه 286 مطبوعه دار بلنسیة للنشر والتوزیع الریاض) (ابو عوانة: المسند، کتاب الصلاۃ، باب بیان ایجاب اجابة للموذن اذا اذان، والصلاۃ علی النبی وسوال الوسیلة له، وثواب من قال ذلك، رقم الحدیث 3 76 جلد 1 صفحه 7 2 2 مطبوعه دار الکتب العلمیه، بیروت) (ابو نعیم: للسند

للستخرج على صحيح الامام مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال عند سماع الاذان، رقم الحديث 2 84 جلد2 صفحہ7 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (البیہقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا فرغ من ذلك، رقم الحديث: 0 193 جلد1 صفحہ 03 6 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (البغوی: شرح السنة، کتاب الصلاۃ، باب اجابة للموذن، رقم الحدیث 421-22 4 جلد2 صفحہ8 5 مطبوعہ دارالتوفیقیة للتراث قاهره) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العصیم للعروف به تفسیر ابن کثیر، زیر آیت سورۃ الاحزاب: 6 5 رقم الحدیث07 5 5 جلد5 صفحہ220 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سر کی روڈ کوئٹہ) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب سلوا الله لی الوسیلة... الخ، رقم الحدیث: 14 36 صفحہ 1070 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض)

حدیث نمبر: 78

حدثنا عقبة بن مكرم، حدثنا عبد الغفار بن داود، حدثنا ابن لهيعة، عن بكر بن سوادة، عن زياد بن نعيم، عن وفاء بن شريح، عن رويفع بن ثابت، قال: من قال:

اللهم صل على محمد و انزله المقعد المقرب عندك وجبت له شفاعتي۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے بھی (اذان سنی اور یہ دعا کی): اللهم صل على محمد وانزله المقعد المقرب (اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج اور (قیامت کے دن) اپنے قرب خاص میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگہ عطا فرما) کہا: ”اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“

(احمد بن حنبل، المسند، حدیث رویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ، الحدیث991 16 صفحہ 1180 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رویفع بن ثابت انصاری، رقم الحدیث: 80 4 4 جلد5 صفحہ 25- 26 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب کیفیة الصلاۃ علیہ وما یضم الیها، رقم الحدیث: 04 173 جلد10 صفحہ 185 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمه بکر، رقم الحدیث: 285 3 جلد2 صفحہ279 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترهیب

من الحديث الشريف، كتاب الذكر و الدعا، باب ما الترغيب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم... الخ، جلد2 صفحه29 3مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 5 5صفحه 2 20مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الهیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث:7 15 3جلد 4صفحه 45مطبوعه الرسالة العالمیة دمشق) (ابن قانع: معجم الصحابة، باب الراء، رویفع بن ثابت بن سکن بن عدی بن حارثة بن عمرو، جلد1صفحه 206رقم الحدیث:91 3مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان) (ابن ابی عاصم: کتاب السنة، فی ذکر قول النبی صلی الله علیه وسلم اختبات دعوتی شفاعة لامتی، رقم الحدیث:7 2 8صفحه 3 14مطبوعه دارالکب العلمیه، بیروت، لبنان) (البزار: للسند، مسند رویفع بن ثابت رضی الله عنه، رقم الحدیث 15 23جلد6صفحه299مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع البحرین فی زوائد المعجمین، کتاب الادعیة، باب فی من صلی علیه وساله له المقعد المقرب رقم الحدیث:43 46جلد 4صفحه9 23مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث:7 4 223جلد 7صفحه199 مطبوعه دارالکتب العلمیة، بیروت) (ابن الجوزی: جامع المسانید، مسند رویفع بن ثابت الانصاری، رقم الحدیث: 89 16جلد 2 صفحه8 45مطبوعه مکتبه الرشد الریاض) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاة علیه و علی آله علیه الصلاة والسلام، رقم الحدیث 2185 جلد1 صفحه1 25 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور)

باب 13: ما امر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل المسجد من الصلاۃ علیہ واذا خرج

"باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کے بارے میں کہ مسجد میں داخل ہونے والا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور جب وہ (مسجد سے) نکلے تب بھی۔"

حدیث نمبر: 79

حدثنا ابو روح الدلال، حدثنا حمید بن الاسود، عن الضحاك بن عثمان، عن سعید المقبری، عن ابی ہریرۃ، قال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

اذا دخل احدکم المسجد فلیصل علی ولیقل اللھم افتح لنا ابواب رحمتك، واذا خرج من المسجد فلیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیقل: اعصمنا من الشیطان۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درود بھیجے اور یوں کہے: اللھم افتح لنا ابواب رحمتك "اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" اور جب باہر نکلے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اور کہے اے اللہ مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھنا۔"

(ابن ماجہ، السنن، کتاب الصلاۃ (ابواب المساجد و الجماعات)، باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم الحدیث 773 صفحہ 135 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یقول اذا دخل للمسجد، رقم الحدیث 9983 جلد 9 صفحہ 40 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (ابن حبان الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب ذکر الامر بسوال اللہ جل و علا من فضلہ للداخل من

المسجد، رقم الحدیث 2047-0 205 صفحہ 27 6 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الصلاۃ، ومن کتاب الامامۃ و صلاۃ الجماعۃ، رقم الحدیث: 771 جلد 1 صفحہ 314 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن خزیمہ: الصحیح، ابواب الاذان والاقامۃ، باب السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و مسألۃ اللہ فتح ابواب الرحمۃ عنہ دخول المسجد، رقم الحدیث 2 45 جلد 1 صفحہ 1 23، کتاب المناسک، باب الدعاء، عند دخول المساجد، رقم الحدیث 2706 جلد 4 صفحہ 210 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (الہیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، کتاب المواقیت، باب مایقول اذا دخل المسجد، رقم الحدیث: 21 3 جلد 1 صفحہ 101 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الھمزہ، رقم الحدیث 05 13 جلد 1 صفحہ 189 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیہقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا دخل المسجد، رقم الحدیث 21 3 4 جلد 2 صفحہ 20 6 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

باب 14: امر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المتوضئ ان یصلی علیہ مع وضوئہ

”باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کے بیان میں کہ وضو کرنے والا اپنے وضو کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے۔“

حدیث نمبر: 80

حدثنا دحیم قال: حدثنا ابن ابی فدیك، حدثنا عبد المهیمن بن عباس بن سهل بن سعد، عن ابیه، عن جده، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

لا وضوء لمن لم یصل علی۔

ترجمہ: ”عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کا وضو نہیں جس شخص نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔“

(ابن حجر مکی: الدر المنضود فی الصلاۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود (مترجم)، الفصل السابع صفحہ 310 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور) (البیہقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، باب وجوب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 3967 جلد 2 صفحہ 295 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

(ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 22 حدیث سہل بن سعد الساعدی، صفحہ 27 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

باب15: ما امر به النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الصلاۃ علیه عند طنين اذن الانسان وذكره

''باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کے بارے میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جائے جب بھی کسی انسان کا کان بجنے لگے اور آپ کا ذکر کرے۔''

حدیث نمبر:81

حدثنا ابو الربيع، حدثنا حبان بن علی، حدثنا محمد بن عبيد الله بن ابی رافع، عن اخيه عبد الله بن عبيد الله بن ابی رافع، عن ابيه، عن جده، قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم:

اذا طنت اذن احدكم فليصل علی وليقل ذكر الله بخير من ذكرنی۔

ترجمہ: ''محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع اپنے بھائی عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا جان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا کان بجے پس اسے مجھ پر درود بھیجنا چاہیے اور یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالی اس کو خیر کے ساتھ یاد فرمائے جس نے مجھے (خیر کے ساتھ) یاد کیا۔''

(الطبرانی: للمعجم الكبير، عبيد الله بن ابی رافع عن ابيه، رقم الحديث:8 95 جلد1 صفحه21 3 مطبوعه داراحياء التراث العربی بيروت، لبنان) (الطبرانی: للمعجم الاوسط، باب النون، من اسمه نصر، رقم الحديث9222 جلد6 صفحه 405 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الطبرانی: للمعجم الصغير، باب النون من اسمه نصر، رقم الحديث 4 110 صفحه23 5مطبوعه مكتبة المعارف للنشر والتوزيع الرياض) (الهيثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، كتاب الاذكار، باب ما يقول اذا طنت، رقم الحديث 2 1714 جلد10 صفحه7 14 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الديلمی: مسند الفردوس وهو الفردوس بما ثور

الخطاب، باب الالف، رقم الحدیث: 21 13 جلد 1 صفحہ2 3 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (الهیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا طنت اذنہ، رقم الحدیث 125 3 جلد 4 صفحہ2 3 مطبوعہ الرسالۃ العالمیۃ دمشق) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب المعیشۃ والعادات، من قسم الاقوال 4 4 16 4 الفضل الثالث: فی آداب التنعل والمشی، احادیث متفرقۃ من کتاب المعیشۃ، رقم الحدیث: جلد 15 صفحہ 177 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور) (ابن عدی: الکامل فی ضعفاء الرجال، الجزء السابع، رقم الترجمۃ۔24 16 محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع، جلد 7 صفحہ 71 2 الجزء الثامن، رقم الترجمۃ 2 193 معمر بن محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع، جلد 8 صفحہ 208 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الرؤیانی: مسند الصحابۃ المعروف بمسند الرویانی، مسند ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحادیث موالی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 718 صفحہ 282- 283 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (العجلونی: کشف الخفاء ومزیل الالباس، الھمزۃ مع الذال المعجمۃ، رقم الحدیث 292 جلد 1 صفحہ 91 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان) (ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، رقم الترجمہ 06 6 ابراہیم بن سلیمان بن داود ابو اسحاق بن ابی داود الاسدی المعروف بالبرلسی جلد 6 صفحہ 3 4 3 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان) (حکیم الترمذی: نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول، الاصل الثالث والثمانون والمئتان رقم الحدیث: 2 4 15 جلد 6 صفحہ 83 4 مطبوعہ دار النوادر، لبنان) (البزار: المسند، مسند ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 884 3 جلد 9 صفحہ 28 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، (زیر آیت سورۃ الاحزاب: 6 5) رقم الحدیث 30 5 5 جلد 5 صفحہ 225 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن السنی: کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یقول اذا طننت اذنہ، رقم الحدیث 6 16 صفحہ 66 مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی) (الشعرانی: البدر المنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، باب حرف الالف، رقم الحدیث 811 صفحہ 102 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السخاوی: المقاصد الحسنۃ، حرف الھمزۃ، رقم الحدیث 70 صفحہ 2 5 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاھور)

باب16: ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لرجل صلی ودعا ولم یحمد ربه ولم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجل هذا

”باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس شخص کے لیے فرمان کے بارے میں جس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی لیکن نہ ہی اپنے رب کی حمد کی اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا فرمایا کہ یہ جلد باز ہے۔“

حدیث نمبر:82

حدثنا حسین بن حسن، حدثنا ابن المبارك، حدثنا حیوة، قال: اخبرنی ابو مالك الخولانی، ان عمرو بن مالك التجیبی حدثه، انه سمع فضالة بن عبید یقول، سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا یدعو فی صلاته لم یحمد ربه ولم یصل علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال عجل هذا ثم دعاه فعلمه.

ترجمہ: ”حضرت عمرو بن مالک التجیبی نے حضرت سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا جبکہ نہ اس نے اللہ تعالی کی حمد بیان کی اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا پس (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ ”تو نے جلدی کی ہے۔“ پھر اسے بلا کر طریقہ دعا تلقین فرمایا۔“

(ابو داود: السنن، کتاب الوتر، باب الدعاء، رقم الحدیث: 81 14 صفحه 304- 305 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب فی ایجاب الدعاء بتقدیم الحمد والثنا و الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث77 4 3 صفحه2 103 مطبوعه دار السلام

للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب التطبیق)، باب التمجید والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلاۃ، رقم الحدیث 1285 صفحہ8 25 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب فیما یستفتح بہ الدعاء من حسن الثنا علی اللہ سبحانہ و تعالی والصلاۃ علی النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث7 1725 جلد 10 صفحہ 174 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان) (البغوی: مصابیح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا، رقم الحدیث 635 جلد1 صفحہ117 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الصلاۃ، باب التامین، رقم الحدیث:1017 جلد1 صفحہ376-0 36 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (احمد بن حنبل: المسند، مسند فضالۃ بن عبید الانصاری، رقم الحدیث7 93 23 صفحہ 5 174 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن خزیمۃ: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم التشھد، رقم الحدیث9 70 جلد1 صفحہ 35 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب ذکر البیان بان المرء مامور بالصلاۃ علی النبی المصطفی... الخ، رقم الحدیث0 196 صفحہ03 6 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب استفتاح الدعاء بالحمد للہ تعالی والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث02 3 صفحہ 100 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیرت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 106 صفحہ 86 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث77 4 5 جلد5 صفحہ212 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: المعجم الکبیر، عمرو بن مالک ابو علی الجھنی، عن فضالۃ بن عبید، رقم الحدیث 791 جلد18 صفحہ 307-08 3 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان)

باب17: ماذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من نسی الصلاۃ علی خطی طریق الجنۃ

"باب اس کے بیان میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو روایت کیا گیا ہے جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔"

حدیث نمبر:83

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة، حدثنا حفص بن غیاث، عن جعفر بن محمد، عن ابیه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

من ذکرت عنده فنسی الصلاة خطی طریق الجنة یوم القیامة۔

ترجمہ: "حضرت سیدنا جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول جائے تو قیامت کے دن وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔"

(ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب الفضائل، باب ما اعطی الله تعالی محمد صلی الله علیه وسلم، جلد7 صفحه 443 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (البیهقی: شعب الایمان، باب من تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث: 73 15 جلد 2 صفحه 215 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف المیم، رقم الحدیث: 79 86 صفحه 30 6 مطبوعه دارالتوفیقیة للتراث قاهره) (قاضی عیاض: الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الرابع: الفصل السادس فی ذم من لم یصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم واثمه، جلد2 صفحه 80 مطبوعه وحیدی کتب خانه قصه خوانی بازار پشاور) (المرجانی: بهجة النفوس والاسرار فی تاریخ دارهجرة النبی المختار، الباب التاسع: فی حکم زیارة النبی صلی الله علیه وسلم وفضلها و کیفیتها، الفصل السادس: ماجاء فی فصل الصلاة والسلام علیه و ابلاغه صلاة من صلی علیه صلی الله علیه وسلم، صفحه82 3 مطبوعه دارالکتب

العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والترھیب من ترکھا عند ذکرہ، صلی اللہ علیہ وسلم کثیر الدائما، جلد2 صفحہ 33 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)
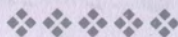
باب 18: ما ذكر فی اهل المجلس اذا تفرقوا فی مجلسهم ولم يذكروا الله عزوجل ولم يصلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

”باب ان مجلس والوں کے بیان میں جو اپنی مجلس سے جدا ہوں تو نہ ہی اللہ کا ذکر کریں اور نہ ہی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں۔“

حدیث نمبر: 84

حدثنا سلمة بن شبيب، حدثنا حجاج بن محمد، عن شعبة، عن الاعمش، عن ذكوان، عن ابی سعيد، قال:

ما جلس قوم مجلسا لا يصلون علی رسول الله صلی الله عليه وسلم الا كان عليهم حسرة، وان دخلوا الجنة لما يرون من الثواب۔

ترجمہ: ”حضرت سیدنا ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو لوگ کسی بھی مجلس سے بغیر درود پڑھے اٹھ جاتے ہیں اگرچہ وہ جنت میں داخل بھی ہو جائیں مگر افسوس کرتے رہیں گے جب اس کا ثواب دیکھیں گے۔“

(احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی هریرة رضی الله عنه، رقم الحدیث 5 996 صفحہ 71 6 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب البر والاحسان، باب ذکر الزجز عن افتراق القوم عن مجلسهم بغیر ذکر الله، رقم الحدیث 91 5 صفحہ 271 مطبوعه دار المعرفة بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الاذکار، باب ذکر الله تعالی فی احوال کلها والصلاة والسلام علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 786 16 جلد 10 صفحہ 1 6 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترهیب من ان یجلس الانسان مجلسا لا یذکر الله

فیه ولا یصلی علی نبیه محمد صلی الله علیه وسلم، جلد 2 صفحه 3 26 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (ابن الجعد: المسند، شعبه عن الاعمش، رقم الحدیث9 73 صفحه 120 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الجهضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث5 5 صفحه2 5 مطبوعه المکتب الاسلامی بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة للمصنف، جلد1 صفحه127 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث71 15 جلد 2 صفحه 215 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث06 5 5 جلد5 صفحه219 صفحه220 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر:85

حدثنا یعقوب بن حمید، حدثنا عبدالعزیز بن محمد، عن ابی ذئب، عن صالح مولی التوأمة، عن ابی هریرة، عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه.

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔''

(الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب ما جاء فی القوم یجلسون ولا یذکرون الله، رقم الحدیث: 80 3 3 صفحه 1004 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (البیهقی: السنن الکبری، کتاب الجمعة، باب ما یستدل به علی وجوب ذکر النبی صلی الله علیه وسلم فی الخطبة، رقم الحدیث772 5 جلد3 صفحه297 مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان) (ابن مبارک: کتاب الزهد، الجز الثامن، باب: فضل ذکر الله، رقم الحدیث2 96 صفحه 289 مطبوعه المکتبة المعروفیة پشاور) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترهیب من ان یجلس الانسان مجلسا لا یذکر الله فیه ولا یصلی علی نبیه محمد صلی الله علیه وسلم، جلد2 صفحه2 16 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر:86

حدثنا عباس بن الولید النرسی حدثنا بشر بن المفضل، حدثنا عمارة بن غزیة عن صالح مولی التوأمة، قال: سمعت ابا هریرة یقول: قال رسول الله علیه وسلم:

ما جلس قوم مجلسا فاطالوا الجلوس ثم تفرقوا قبل ان یذکروا الله عزوجل او یصلوا علی نبیھم الا کانت علیھم من الله ترہ، ان شاء عذبھم، وان شاء غفر لھم۔

ترجمہ: ''صالح مولی التوامہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جولوگ کسی طویل مجلس واجتماع سے ذکر الٰہی اور درود پاک پڑھنے کے بغیر جدا ہوجائیں انہیں اس پر افسوس ہوگا، اللہ چاہے انہیں عذاب دے یا انہیں معاف فرمادے۔''

(الطبرانی: کتاب الدعاء، باب ما جاء فی التفرق من للمجالس عن غیر ذکر الله عزوجل والصلاۃ علی نبیه صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 1924 صفحه 95 5 مطبوعه دارالحدیث قاهره) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث9 6 15 جلد2 صفحه 214 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب الدعا والتکبیر والتهلیل والتسبیح والذکر، رقم الحدیث 4 184، 6 184 جلد 2 صفحه2 5 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث 6 1914، 1 1915 جلد 6 صفحه 281 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (النسائی: کتاب عمل الیوم واللیلة، باب من جلس مجلسا لم یذکر الله تعالی فیه، رقم الحدیث9 1016 جلد9 صفحه7 15 مطبوعه موسسة الرسالة بیروت) (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، زیر آیت سورة الاحزاب6 5 رقم الحدیث 6 5 5 جلد5 صفحه219 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

باب19: ماذکر من صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی غیرہ ودعائہ بالصلاۃ علیھم

”باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسروں پر درود بھیجنے کے بارے میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان پر درود بھیجنے کے ساتھ دعا کرنے کے بارے میں“

حدیث نمبر:87

حدثنا ابوموسی، حدثنا الولید بن مسلم، حدثنا الاوزاعی، قال سمعت یحیی بن ابی کثیرۃ یقول: حدثنی محمد بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارۃ، عن قیس بن سعد، قال زارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال:

السلام علیکم و رحمۃ اللہ ثم رفع یدیہ وھو یقول: اللھم اجعل صلواتک ورحمتک علی سعد بن عبادۃ۔

ترجمہ:”حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا:”السلام علیکم و رحمۃ اللہ پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا فرمائی: اللھم اجعل صلواتک و رحمتک علی سعد بن عبادہ ”اے اللہ اپنی صلوات اور اپنی رحمتیں سعد بن عبادہ پر نازل فرما۔“

(ابو داود، السنن، کتاب الادب، باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستئذان، رقم الحدیث 5185 صفحہ 1020 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب کیف السلام، رقم الحدیث: 10085 جلد 9 صفحہ 129-130 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث قیس بن سعد بن عبادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 15476 صفحہ 1040

مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الکبیر، قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری من اخبار قیس، رقم الحدیث 902 جلد 18 صفحہ 354 مطبوعہ داراحیا التراث العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 88

حدثنا ابوبکر، حدثنا علی بن ھاشم، عن ابن ابی لیلی، عن محمد بن عبدالرحمن، عن عمرو بن شرحبیل، عن قیس بن سعد، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

قال اللھم صل علی الانصار وعلی ذریۃ الانصار۔

ترجمہ: ''حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللھم صل علی الانصار و علی ذریۃ الانصار ''اے اللہ انصار پر صلاۃ بھیج اور انصار کی اولاد کی اولاد پر بھی۔''

(النسائی: السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب کیف السلام، رقم الحدیث: 10083 جلد 9 صفحہ 129 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (الطبرانی: المعجم الکبیر، قیس بن سعدبن عبادۃ الانصاری من اخبار قیس، رقم الحدیث: 890 جلد 18 صفحہ 349-0 35 مطبوعہ دارحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 89

حدثنا ابوبکر، حدثنا غندر، و کیع عن شعبۃ، عن عمرو بن مرۃ، قال سمعت ابن ابی اوفی یقول کان الرجل اذا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ مالہ صلی علیہ، فاتیتہ بصدقۃ مال ابی، فقال:

اللھم صل علی آل ابی اوفی۔

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا ایک آدمی جب بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آکر اپنا مال صدقہ پیش کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر صلاۃ بھیجتے تو میں بھی آپ کی بارگاہ میں اپنے والد کا مال صدقہ لے کر آیا

تو آپ نے کہا: اللھم صلی علی آل ابی اوفی "اے اللہ ابی اوفی کے آل پر صلاۃ بھیج۔"

(البخاری: الصحیح، کتاب الزکاۃ، باب صلاۃ الامام، ودعائه لصاحب الصدقة...الخ، رقم الحدیث: 97 14 صفحہ 3 24 کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیة، رقم الحدیث 6 416 صفحہ 8 70 کتاب الدعوات، باب قول اللہ تبارك و تعالی و صلی علیھم التوبة 103 ومن خص اخاہ بالدعا دون نفسه رقم الحدیث2 3 3 6 صفحہ1101، کتاب الدعوات، باب ھل یصلی علی غیر النبی صلی اللہ علیه وسلم رقم الحدیث9 35 6 صفحہ 1105 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المسلم: الصحیح، کتاب الزکاۃ، باب الدعاء لمن اتی بصدقة، رقم الحدیث92 24 صفحہ8 3 4 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابو داود: السنن، کتاب الزکوۃ، باب دعاء المصدق لاھل الصدقة، رقم الحدیث: 90 15 صفحہ27 3 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ابی شیبه: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامة، باب فی الصلاۃ علی غیر الانبیاء علیھم السلام، جلد2 صفحہ01 4 مطبوع مکتبہ امدایہ ملتان) (البیھقی: السنن الکبری، کتاب الصلاہ، باب ھل یصلی علی غیر النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث 2874 جلد2 صفحہ218 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھروی: غریب الحدیث، جلد1 صفحہ 111-112 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطیالسی: المسند، مسند عبداللہ بن ابی اوفی، رقم الحدیث:7 85 جلد1 صفحہ0 4 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المرجانی: بھجة النفوس والاسرار فی تاریخ د ارھجرۃ النبی للمختار، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیه وسلم وفضلھا و کیفیتھا، الفصل السادس: ماجاء فی فضل الصلاۃ والسلام علیه و ابلاغه صلاۃ من صلی اللہ علیه وسلم، صفحہ 83 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، ۔(زیر آیت سورۃ الاحزاب: 56) رقم الحدیث: 33 5 5 جلد5 صفحہ7 2 2 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (العسقلانی: الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف، سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث 9 0 9 صفحہ 3 23 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:90

حدثنا المقدمی، حدثنا یحیی، حدثنا شعبة مثله، وفیه عن اسید بن حضیر، وعن ابی سعید۔

حدیث نمبر:91

حدثنا محمد بن عوف، حدثنا ابو الیمان، عن اسماعیل بن عیاش،

عن یحیی ابن الحارث، عن القاسم، عن ابی امامة، عن النبی صلی الله علیه وسلم قال:

ما من قوم یجلسون مجلسا ثم یتفرقون منه، و لم یذکروا الله عزوجل ولم یصلوا علی النبی صلی الله علیه وسلم الا کان ذلک المجلس علیهم ترة یوم القیامة۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ مجلس سے جدا ہو گئے نہ انہوں نے وہاں اپنے اللہ کا ذکر کیا اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو وہ مجلس روز قیامت (ان کے لیے) پریشانی کا باعث ہوگی۔''

(الطبرانی: للمعجم الکبیر، القاسم بن عبدالرحمن بن یزید الشامی مولی معاویة عن ابی امامة، یکنی ابو عبدالرحمن یحیی بن الحارث الذماری عن القاسم، رقم الحدیث: 1 775 جلد 8 صفحه 181 مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (الطبرانی: کتاب الدعاء، الجز التاسع، باب ما جاء فی التفرق من المجالس من غیر ذکر الله عزوجل والصلاة علی نبیه صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 1921 صفحه 95 5 مطبوعه دار الحدیث قاهره) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 77 حدیث ابی امامة، صفحه 45 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

تم کتاب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم للقاضی ابی احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل قوبل علی نسخة الاصل المسموعة فصح والحمدلله۔

برکاتِ درود وسلام

ترجمہ

انوار الآثار المختصة

بفضل الصلاۃ علی النبی المختار محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ﷺ

مصنف

حافظ ابی العباس احمد بن معد بن عیسیٰ بن وکیل الاقلیشی

(المتوفی 550ھ)

مترجم

صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب (چورہ شریف)

(ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے عربی، فاضل علوم اسلامیہ)

تخریج

خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل)

فہرست

باب 9: ولتكن الصلاة على نبيك صلى الله عليه وسلم
ذا احسان ولتصل عليه بالجنان واللسان فان صلاتك تبلغه
وهو في ضريحه، واسمك معروض على روحه صلى الله عليه وسلم۔
''اور درود کو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر خوب حسین طریقے سے بھیجنا
چاہیے اور تجھے چاہیے کہ تو ان پر دل اور زبان کے ساتھ درود بھیجے کیونکہ
تیرا درود ان کے پاس پہنچتا ہے حالانکہ آپ اپنی قبر انور میں جلوہ افروز
ہیں تیرا نام بھی آپ کی روح پرفتوح کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے۔''

باب 10: ولتسلم على نبيك عليه السلام مهما
دخلت المسجد وخرجت منه فانه في هذا المقام من افضل الكلام۔
''اور جب بھی تو مسجد میں داخل ہو یا مسجد سے نکلے تو اپنے
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیج کیونکہ یہ مقام افضل کلام کا ہے۔''

باب 11: فلتكن مثابرا على الصلاة على نبيك
صلى الله عليه وسلم فبذلك تطهر من غيك، ويتزكى ظاهرك
ويسر قلبك، وينور، وتنال مرضاة ربك، وتامن الاهوال
يوم المخاوف والاوجال صلى الله عليه وسلم۔
''پس تم اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیشہ درود پڑھتے رہو،
اسی سے تم اپنی گمراہیوں سے پاک ہوگے، اور اسی سے تمہارا ظاہر درست
ہوگا، اور اسی سے تمہارے دل کا نور ضیاء بار ہوگا اور اسی سے تم اپنے
رب کی رضامندی حاصل کرسکو گے، اسی سے خوف وہراس کے دن

باب 12: و کما تصلی علی نبیك علیه السلام بلسانك،

فکذلك تخطر الصلاة علیه ببنانك، مهما کتبت اسمه

المبارك فی کتاب فان لك بذلك اعظم الثواب۔

"جس طرح تو نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی زبان کے ساتھ

درود بھیجا ہے اسی طرح درود تیری انگلیوں پر بھی جاری رہنا چاہیے اور

جب بھی تو ان کا مبارک نام کسی کتاب میں لکھنے لگے (تو بھی ان پر

درود لکھتا رہ) کیونکہ اس میں تیرے لیے بہت بڑا ثواب ہے۔"

باب 13: فلا تکونن عن الصلاة علی نبیك صلی الله علیه

وسلم غافلا، فیکون نور الخیر عنك غافلا، و تکون من ابخل

البخلاء والمتخلقین باخلاق اهل الجفاء، والمنقلبین

بقلوب غیر مطمئنة، والمنکبین عن طریق الجنة۔

"تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے ہرگز بھی غافل نہ ہو ورنہ

بھلائی کا نور تجھ سے منہ موڑ لے گا اور تو سب سے بڑا کنجوس قرار پائے گا اور

بے وفاؤں کے اخلاق سے متخلق قرار پائے گا نیز غیر مطمئن دلوں سے

پھرنے والوں اور جنت کے راستے سے بھٹکنے والوں میں سے ہو جائے گا۔"

عرضِ ناشر

انسان دنیا میں رہ کر اپنی عزت، شہرت، عظمت اور ناموری کے لیے گونا گوں کام کرتا ہے لیکن دل کی اتھاہ گہرائیوں میں حقیقی اور واقعی اطمینان و سکون نہیں پاتا، آخر وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب قرآنِ مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے:

ءَالا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

کے دلوں کا اطمینان و سکون ذکرِ الٰہی ہی میں مضمر ہے جس کے ذیل میں تلاوت، نوافل، خوش گفتاری اور تالیفِ قلوب وغیرہ جیسے بے شمار اعمال و اعتقادات آتے ہیں جن سے آخرت سنورتی ہے اور جو مدعائے مسلم ہے، البتہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ انور میں سب سے پسندیدہ کام دینِ متین میں لگے رہنا ہے خواہ تدریسی، تقریری، تالیفی و تصنیفی شکل میں ہو یا تعلمی و محافلِ علمیہ کے انعقاد کی صورت میں ہو، بہر حال ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی آخرت سنوارنے کے لیے دنیا میں رہ کر کچھ تو ضرور کرے تا کہ بارگاہِ الٰہی و مصطفائی میں حاضری کے موقع پر کائنات کے سامنے رسوائی اُٹھانا نہ پڑے۔

بفضلہٖ تعالیٰ ہم نے بھی دوسرے بھائیوں کی طرح نشری سلسلے کا آغاز کر رکھا ہے اور مختصر عرصہ میں مسند ابوداؤد طیالسی، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند حمیدی، المعجم الاوسط، شرح المعجم الصغیر للطبرانی، الشریعۃ، جامع المسانید جیسی ضخیم کتب کے تراجم شائع کیے ہیں جنہیں زبردست پذیرائی ملی ہے۔ علاوہ ازیں کئی بھاری بھرکم کتب کے تراجم کرائے جا رہے ہیں جو انشاء اللہ جلد شائع کیے جائیں گے۔

پھر مزید برآں ہمارے ادارے کی مطبوعات میں مولانا محمد سعید نقشبندی رحمہ

اللہ (سابق خطیب داتا صاحب) کے قلم سے کیمیائے سعادت، منہاج العابدین اور مکتوباتِ امام ربانی کے تراجم بھی شامل ہیں، پروفیسر محمد اقبال مجددی کے قلم سے تذکرہ علماء و مشائخِ پاکستان و ہند، مقاماتِ مظہری اور حدیقۃ الاولیاء شامل ہیں اور مولانا محمد صدیق ہزاروی کا ترجمۂ احیاء العلوم (غزالی) بھی شامل ہے۔

اس وقت ہم بارگاہِ رسولِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں ''انوار الآثار المختصۃ بفضل الصلاۃ علی النبی المختار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب'' کا ترجمہ بنام ''برکات درود و سلام'' پیش کر رہے ہیں جس کے مصنف حافظ ابی العباس احمد بن معد بن عیسیٰ بن وکیل الاقلیشی رحمہ اللہ ہیں۔ جس کا اُردو ترجمہ صاحبزادہ علامہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب (چورہ شریف) نے کیا ہے اور اس میں موجود احادیث کی تخریج خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل) نے انجام دی ہے۔

ترجمہ پڑھ کر آپ کے دلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مزید موجزن ہوگا۔

ہم اسے نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ بہترین صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ ادارہ نے اس کتاب کی بارہا پروف ریڈنگ کروائی ہے لیکن اگر پھر بھی کوئی غلطی قارئین کی نظر سے گزرتی ہے تو ادارہ کو مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس غلطی کو درست کیا جا سکے۔

آپ لوگوں کی دعاؤں کے طلبگار:

چوہدری غلام رسول

چوہدری شہباز رسول

چوہدری جواد رسول

چوہدری شہزاد رسول

❖❖❖❖❖

حالاتِ مصنف
الحافظ ابی العباس احمد بن عیسی بن معد الاقلیشی الاندلسی رحمۃ اللہ (المتوفی 550ھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام ونسب:

آپ رحمۃ اللہ کی کنیت ''ابو العباس'' اور نام احمد بن معد بن عیسی بن وکیل الزاھد التجیبی ہے۔(المتوفی 550ھ)۔آپ الاقلیشی کے نام سے معروف ہیں۔

-البلنسی:التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحہ1 16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة بیروت) (الدمشقی: معجم المولفین، جلد2 صفحہ181 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت) (الزرکلی:الاعلام قاموس تراجم، جلد1 صفحہ9 25 مطبوعہ دار العلم للملایین، بیروت)

ولادت، خاندان اور وطن:

ابن الآبار محمد بن عبد اللہ بن ابی بکر القضاعی البلنسی (المتوفی 685ھ) لکھتے ہیں:

اصل ابیه من اقلیش۔

''آپ کے والد کا تعلق اقلیش سے ہے۔''

(البلنسی:التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحہ1 16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة بیروت)

عمر بن رضا بن محمد راغب بن عبد الغنی کحالة الدمشقی (المتوفی 1408ھ) لکھتے ہیں کہ:

ولد باقلیش احدی مدن الاندلس و نشا بھا۔

''آپ اقلیش میں پیدا ہوئے جو اندلس کے شہروں میں سے ایک شہر تھا اور وہیں پر پرورش پائی۔''

(الدمشقی: معجم المولفین، جلد2 صفحہ181 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت) (الزرکلی:

(الاعلام قاموس تراجم، جلد1 صفحہ 259 مطبوعہ دار العلم للملایین، بیروت)

زرکلی کہتے ہیں کہ آپ نے پرورش دانیہ کے مقام پر پائی، پھر بھی ان دونوں اقوال میں تضاد نہیں آپ نے کچھ پرورش اقلیش میں اور باقی دانیہ میں پائی ہوگی۔

تحصیلِ علوم:

حافظ ذہبی ودیگر نے لکھا ہے کہ آپ نے اپنے والد سے بھی سماع کیا۔

(الذهبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: 5049 الاقلیشی، جلد 15 صفحه 313 مطبوعه دار الحدیث قاهره) (البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحه 116 مطبوعه دار الفکر للطباعة، بیروت)

آپ اپنے والد کے علاوہ ابو العباس بن عیسی کی شاگردی میں بھی رہے۔

(البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحه 116 مطبوعه دار الفکر للطباعة، بیروت)

علم کی تلاش و جستجو میں آپ نے مختلف سفر فرمائے جو کہ آپ کی تحصیل علوم کی تڑپ کو واضح کرتے ہیں۔

ابن الآبار محمد بن عبد اللہ بن ابی بکر القضاعی البلنسی المتوفی 685ھ لکھتے ہیں:

ورحل الی بلنسیة فاخذ العربیة والآداب عن ابی محمد البطلیوسی۔

''اور بلنسیہ کی جانب سفر کیا جہاں سے آپ نے ابو محمد بطلیوسی سے عربی اور ادب کے علوم سیکھے۔''

(البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحه 116 مطبوعه دار الفکر للطباعة، بیروت)

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

وبمکة من: ابی الفتح الکروخی، وبالثغر من: السلفی۔

''اور ''مکہ مکرمہ'' میں ابی الفتح الکروخی اور ''ثغر'' میں سلفی سے سماع کیا۔''

(الذهبی: سیر اعلام النبلاء رقم الترجمة 5049 الاقلیشی، جلد 15 صفحه 134 مطبوعه دار الحدیث قاهره)

اس کے علاوہ آپ نے ''مریہ'' کا سفر کیا وہاں سے روایات حاصل کیں:

ولقی بالمریة ابا القاسم بن ورد و ابا محمد عبد الحق بن عطیة و ابا

العباس بن العریف وروی عنهم۔

"اور مریہ کے مقام پر ابو القاسم بن ورد، ابو محمد عبد الحق بن عطیہ اور ابو العباس بن عریف سے ملاقات کی اور ان سے روایت لی۔"

(البلنسی: التکملۃ لکتاب الصلۃ جلد1 صفحہ16 مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ، بیروت)

ابن الآبار محمد بن عبد اللہ بن ابی بکر القضاعی البلنسی (المتوفی 685ھ) مزید لکھتے ہیں:

وسمع الحدیث من صھرہ ابی الحسن طارق بن یعیش و ابی بکر بن العربی و ابی محمد القلنی و عباد بن سرحان و ابی الولید بن یعیش و ابی الولید بن دباغ و ابی الولید بن خیرہ۔

"اور آپ نے ابو الحسن طارق بن یعیش، ابو بکر بن العربی، ابو محمد القلنی، عباد بن سرحان، ابو الولید بن یعیش، ابو الولید بن دباغ اور ابو الولید بن خیرہ سے حدیث شریف کا سماع کیا۔"

(البلنسی: التکملۃ لکتاب الصلۃ، جلد1 صفحہ16 مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ، بیروت)

شیوخ:

آپ کے شیوخ و اساتذہ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

① ابو القاسم عبید اللہ بن محمد بن حبابہ۔

② احمد بن طاہر بن علی بن عیسی ابو العباس انصاری الخزرجی العبادی۔

③ محمد بن حسن بن محمد بن سعید ابو عبد اللہ دانی المعروف ابن الفرس۔

④ ابو الحسن طارق بن یعیش۔

⑤ ابو الولید بن دباغ۔

⑥ ابی الفتح الکروخی۔

⑦ ابی محمد البطلیوسی۔

⑧ ابی بکر بن العربی۔

⑨ ابی محمد القلنی۔

⑩ عباد بن سرحان۔

⑪ ابی الولید خیرہ۔

⑫ ابو الولید بن یعیش۔ ⑬ ابی العباس عریف۔

⑭ ابی محمد عبد الحق بن عطیہ (رحمہم اللہ)

جیسے علماء اور محدثین سے روایت کی ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی حضرات سے آپ نے حدیث کا سماع کیا ہے۔

(البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحہ1 16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة، بیروت) (الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة 049 5 الاقلیشی، جلد 15 صفحہ 133-134 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

تلامذہ:

آپ کے چند مشہور تلامذہ کے اسماء یہ ہیں:

① ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن بن احمد بن جزی اندلسی البلنسی۔
② عمر بن عبد المجید بن عمر بن حسین ابو حفص القرشی العبدری المیانشی۔
③ حاتم بن سنان بن بشر ابو الجود المقری۔
④ یحییٰ بن علی بن عبد الرحمن التنیسی المالکی المصری۔
⑤ ابو بکر احمد بن عبد الرحمن بن احمد بن جزی اندلسی البلنسی۔

اور بہت سے علماء آپ سے روایت کرتے ہیں۔

ثقاہت:

ابو عبد اللہ محمد بن فتوح الحمید المیورقی (المتوفی 488ھ) اور ابو جعفر احمد بن یحیی بن احمد بن عمیرۃ الضبی (المتوفی 599ھ) دونوں نے آپ کے متعلق لکھا ہے:

وھو ثقة فاضل۔

”آپ ثقہ اور فاضل ہیں۔“

(الیورقی: جذوة المقتبس فی ذکر ولاة الاندلس، صفحہ 142 مطبوعہ الدار المصریة للتالیف والنشر قاہرہ) (الضبی: بغیة الملتمس فی تاریخ رجال اہل الاندلس، رقم الترجمة: 460 صفحہ 201 مطبوعہ دار الکاتب العربی القاہرہ)

مقام ومرتبہ:

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

العلامة، ابو العباس، احمد بن معد بن عيسى بن وكيل التجيبي، الاقليشي، الدانی۔ علامہ، ابو العباس، احمد بن معد بن عیسی بن وکیل، التجیبی الاقلیشی الدانی۔

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة 5049 الاقلیشی، جلد 15 صفحہ 133 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

زرکلی نے لکھا ہے:

احمد بن معد بن عیسی بن وکیل التجیبی، ابو العباس ابن الاقلیشی، عالم بالحدیث۔

''احمد بن معد بن عیسی بن وکیل التجیبی، ابو العباس ابن الاقلیشی حدیث کے (بڑے) عالم تھے۔''

(الزرکلی: اعلام قاموس تراجم، جلد1 صفحہ 259 مطبوعہ دار العلم للملایین، بیروت)

عمر بن رضا بن محمد راغب بن عبد الغنی کحالۃ الدمشقی (المتوفی 1408ھ) نے لکھا ہے:

عالم مشارك فی انواع من العلوم كالحديث، واللغة والادب۔

''آپ بیک وقت مختلف قسم کے علوم میں جیسا کہ حدیث، لغت اور ادب وغیرہ میں ماہر تھے۔''

(الدمشقی: معجم المولفین، جلد2 صفحہ181 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ابن الآبار محمد بن عبد اللہ بن ابی بکر القضاعی البلنسی (المتوفی 685ھ) لکھتے ہیں:

وكان عالما عاملا۔

''اور آپ عالم باعمل تھے۔''

(البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحہ 16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة بیروت)

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

’’آپ کئی فضائل کے جامل اور لغت میں کافی دسترس رکھتے تھے۔‘‘

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمۃ 5049 الاقلیشی، جلد 15 صفحہ 134 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

صلاح الدین خلیل بن ایبک بن عبداللہ الصفدی (المتوفی 764ھ) لکھتے ہیں:

کان عارفا باللغة العربية والحديث وله شعر۔

’’آپ عربی زبان اور حدیث کے ماہر تھے اور آپ کے کچھ اشعار بھی ہیں۔‘‘

(الصفدی: الوافی بالوفیات، جلد 8 صفحہ 119 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت بن عبداللہ رومی حموی (المتوفی 626ھ) نے ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم السّلفی الاصبہانی الجروانی کے قول کو یوں نقل کیا ہے:

كان من اهل المعرفة باللغات، والانحاء، والعلوم الشرعية۔

’’آپ لغات اور نحو اور علوم شرعیہ کے خوب جاننے والوں میں شمار ہوتے تھے۔‘‘

(الحموی: معجم البلدان، جلد 1 صفحہ 237 مطبوعہ دار صادر بیروت، لبنان)

ابن الآبار محمد بن عبداللہ بن ابی بکر القضاعی البلنسی (المتوفی 685ھ) لکھتے ہیں کہ:

وحدث بالاندلس والمشرق۔

’’اور آپ نے اندلس اور مشرق میں حدیث بیان کی۔‘‘

(البلنسی: التکملۃ لکتاب الصلۃ، جلد 1 صفحہ 161 مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ، بیروت)

شعر وسخن:

آپ کو شعر وسخن سے بھی دلچسپی تھی اور خود مشق سخن بھی کرتے تھے۔ جس کا ذکر حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء (جلد 15 صفحہ 134) عمر بن رضا بن محمد راغب بن عبدالغنی کحالۃ الدمشقی (المتوفی 1408ھ) نے معجم المولفین (جلد 2 صفحہ 181) اور ابن الآبار محمد بن عبداللہ بن ابی بکر القضاعی البلنسی (المتوفی 685ھ) نے التکملۃ لکتاب الصلۃ (جلد 1 صفحہ 161) میں کیا ہے۔

چند اشعار بطور نمونہ پیش خدمت ہیں:

اسیر الخطایا عند بابك واقف
له عن طریق الحق قلب مخالف
قدیما عصی عمدا و جهلا وغرة
ولم ینهه قلب من الله خائف
تزید سنوه وهو یزداد ضلة
فها هو فی لیل الضلالة عاكف
تطلع صبح الشیب والقلب مظلم
فما طاف فیه من سنا الحق طائف
ثلاثون عاما قد تولت كانها
حلوم تقضت او بروق خواطف

(البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، باب 1 صفحہ 16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة، بیروت)

علم فقہ کا حصول:

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ:

وتفقه: بابی العباس بن عیسی۔

''اور آپ نے ابو العباس بن عیسی سے فقہ حاصل کی ہے۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة 5049 الاقلیشی، جلد 15 صفحہ 133 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

تصانیف:

حافظ ذہبی نے آپ کی تصانیف کے متعلق یوں لکھا ہے:

وله تصانیف ممتعة۔

''اور آپ کی مفید تصانیف بھی ہیں۔''

(الذہبی: سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة 5049 الاقلیشی، جلد 15 صفحہ 134 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

ابن الآبار محمد بن عبداللہ بن ابی بکر القضاعی البلنسی (المتوفی 685ھ) آپ کی

تصانیف کے متعلق یوں کہتے ہیں:

وله تصانيف كثيرة مفيدة۔

''اور آپ کی کثیر مفید تصانیف ہیں۔''

(البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحہ 16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة، بیروت)

آپ کی کتب کے اسماء درج ذیل ہیں:

① النجم من كلام سيد العرب والعجم۔

② الغرر من كلام سيد البشر۔

③ ضياء الاولياء۔

آپ کی یہ کتابیں کئی اجزاء پر مشتمل ہیں:

④ الدر المنظوم فيما يزيل الفحوم والهموم

⑤ شفاء الظمان فی فضل القرآن۔

⑥ الكوكب الدارى۔

آپ کی یہ کتاب حدیث کے موضوع پر ہیں:

⑦ تفسير العلوم والمعانی۔

آپ نے اس کتاب میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھی ہے:

⑧ انوار الآثار المختصة بفضل الصلاة على النبى المختار صلى الله عليه وسلم۔

⑨ الحقائق الواضحات فی شرح الباقيات الصالحات۔

زرکلی نے آپ کی اس کتاب کے متعلق لکھا ہے کہ:

الحقائق الواضحات مغربی خط میں عمدہ جلد میں ہے۔ اس کے مقدمہ میں انہوں نے خود لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب کا نام ''الحقائق الواضحات'' رکھا ہے۔ یہ ان باقیات اور نیک باتوں کی شرح میں ہے جن کا اللہ تعالی نے ذکر مجمل اور

مفصل فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ نے جن کی فضیلتوں کا ذکر فرمایا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ صاحب کشف الظنون نے اس کتاب کو نہیں دیکھا پھر ظاہر ہے کہ انہوں نے صرف اس کا نام پڑھا ہے اور گمان کرلیا کہ ان کی ایک کتاب ہے جس کا نام "الباقیات الصالحات" ہے جس کا ذکر انہوں (کشف الظنون) صفحہ 285 پر کیا ہے۔ اور کہا ہے اس کتاب کی شرح ابوالعباس اقلیشی نے کی حالانکہ یہ ان کا وہم ہے۔

(الزرکلی: الاعلام قاموس تراجم، جلد1 صفحہ259 مطبوعہ دار العلم للملایین، بیروت) (الدمشقی: معجم المولفین، جلد2 صفحہ181 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحہ16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة، بیروت)

مالکی المشرب ہونا:

عمر بن رضا بن محمد راغب بن عبدالغنی کحالۃ دمشقی (المتوفی 1408ھ) لکھتے ہیں کہ:

احمد بن معد بن عیسی بن وکیل التجیبی ثم الوافی، المالکی المعروف بالاقلیشی۔

(الدمشقی: معجم المولفین، جلد2 صفحہ181 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

زہد و تقوی:

آپ گوناگوں علمی کمالات کے ساتھ ہی نہایت متدین اور بڑے عبادت گزار بھی تھے۔

ابن الآبار محمد بن عبداللہ بن ابی بکر القضاعی البلنسی (المتوفی 685ھ) لکھتے ہیں:

وکان عالما عاملا ...الزاهد والعزوف عن الدنیا واهلها والاقبال علی العلم والعبادة۔

"اور آپ بڑے عالم باعمل...... زاہد، متقی اور دنیا سے بے رغبت تھے اور علم اور عبادت کی طرف جھکنے والے تھے۔"

(البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحہ16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة، بیروت)

ابوعمر بن عات نے اقلیشی کا تذکرہ کیا اور ان کی ثنا بیان کی اور فرمایا کہ مجھے اقلیشی کے بارے میں وزیر فقیہ ابوبکر بن سفیان نے خبر دی ہے کہ:

وكان يصف لی عمله وامامته وورعه وزهده۔

''مجھے ان کی علمی قابلیت، امامت، ورع اور زہد وتقوی بیان کیا کرتے تھے۔''

(البلنسیی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحہ1 16 مطبوعہ دارالفکر للطباعة، بیروت)

قراءت قرآن اور گریہ وزاری:

ابن الآبار محمد بن عبداللہ بن ابی بکر القضاعی البلنسی (المتوفی 685ھ) لکھتے ہیں:

انه كان يضع يده على وجهه اذا قرا القارى فيبكى حتى يعجب الناس من بكائه۔

''جب قاری قرآن قراءت کرتا تو آپ اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لیتے اور اتنی گریہ وزاری کرتے کہ لوگوں کو آپ کی گریہ وزاری پر تعجب ہوتا۔''

(البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحہ2 16 مطبوعہ دارالفکر للطباعة بیروت)

فریضہ حج کی ادائیگی:

آپ نے 542ھ کو فریضہ حج ادا فرمایا جیسا کہ ابن الآبار محمد بن عبداللہ بن ابی بکر القضاعی البلنسی (المتوفی 685ھ) نے لکھا ہے:

ورحل الى المشرق سنة اثنتين واربعين و خمسمائة فادى الفريضة۔

''اور آپ نے 542ھ کو مشرق کی جانب سفر کیا اور فریضہ حج ادا کیا۔''

(البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحہ2 16 مطبوعہ دارالفکر للطباعة بیروت)

صوفی المشرب ہونا:

آپ کے صوفی المشرب ہونے کو ابن الآبار محمد بن عبداللہ بن ابی بکر القضاعی البلنسی نے یوں بیان کیا ہے:

وکان عالما عاملا متصوفا۔

"اور آپ عالم باعمل اور صوفی المشرب تھے۔"

(البلنسی: التکملة للکتاب الصلة، جلد1 صفحہ2 16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة، بیروت)

قیام مکہ مکرمہ:

زرکلی نے کہا ہے کہ:

ورحل الی المشرق فجاور بمکة سنین۔

"اور آپ مشرق کی طرف چلے گئے اور مکہ مکرمہ میں چند سال مقیم رہے۔"

(الزکلی: الاعلام قاموس تراجم، جلد1 صفحہ9 25 مطبوعہ دار العلم للملایین بیروت) (التکملة للکتب الصلة، جلد1 صفحہ1 16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة بیروت)

سماع جامع ترمذی:

آپ نے اسی قیام مکہ مکرمہ کے دوران شیخ ابی الفتح الکروخی رحمۃ اللہ سے جامع ترمذی کا سماع کیا جس کا ذکر ابن الآبار محمد بن عبداللہ بن ابی بکر القضاعی البلنسی نے یوں کیا ہے:

وسمع بها من ابی الفتح الکروخی جامع الترمذی۔

"اور آپ نے ابو الفتح الکروخی سے جامع ترمذی کا سماع کیا۔"

(البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحہ1 16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة، بیروت)

شغف کتب:

آپ کی کتب سے محبت، لگاؤ اور گہری وابستگی کو ابو احمد بن سفیان نے یوں بیان کیا ہے:

کانوا یدخلون علیه بیته والکتب عن یمینه وشماله۔

"بے شک وہ (ابو الربیع بن سالم، المطرف بن جزی اور ابو الحسن بن فزارہ) سب اقلیشی کے پاس ان کے گھر جایا کرتے تھے اور کتابیں ان

کے دائیں اور بائیں ہوتی تھیں۔"

(البلنسی: التکملة لکتب الصلة، جلد1 صفحہ2 16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة بیروت)

وصال باکمال:

قیام مکہ مکرمہ کے بعد آپ نے پھر واپسی کا رخ کیا۔ راستے میں مصر کی سرحد کے قریب "قوص" کے مقام پر آپ نے وصال فرمایا جیسا کہ عمر بن رضا بن محمد راغب بن عبدالغنی کحالة الدمشقی (المتوفی 1408ھ) اور زرکلی نے لکھا ہے:

ورحل الی المشرق، فجاور بمکة سنین، وعاد یرید المغرب، فتوفی بقوص من صعید مصر۔

"اور آپ مشرق کی طرف چلے گئے اور مکہ مکرمہ میں چند سال مقیم رہے، اور پھر مغرب کی جانب لوٹنے کا ارادہ کیا اور مصر کی سرحد کے قریب قوص کے مقام پر وصال فرمایا۔"

-الزرکلی: الاعلام قاموس تراجم، جلد1 صفحہ9 25 مطبوعہ دار العلم للملایین، بیروت۔ (الدمشقی: معجم المولفین، جلد 2 صفحہ 181 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت) (البلنسی: التکملة لکتاب الصلة، جلد1 صفحہ1 16 مطبوعہ دار الفکر للطباعة، بیروت)

جنت میں مقام ومنزلت:

القاضی الشیخ یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمہ اللہ (المتوفی 1350ھ) آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

یذکر عن ابی العباس الاقلیشی صاحب کتاب النجم انه رئی فی المنام وکانه یتبختر فی الجنة فقیل له بم نلت هذه المنزلة قال بکثرة صلاتی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی کتاب الاربعین المختصة بفضل الصلاة علیه صلی الله علیه وسلم یعنی من تصنیفه۔

"ابو العباس الاقلیشی مصنف کتاب النجم کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان

کو جنت میں ٹہلتا دیکھا گیا، کہا گیا یہ مرتبہ آپ کو کیسے حاصل ہوا؟ کہا میں نے درود و سلام کی فضیلت پر اربعین المختصة بفضل الصلاة علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نامی جو کتاب لکھی تھی اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود و سلام بھیجا اور لکھا تھا۔"

(النبھانی: سعادة الدارین فی الصلاة علی سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الرابع: فیما ورد من لطائف المرای و الحکایات فی فضل الصلاة و الصلاة و السلام علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللطیفة الحادیة والستون، صفحہ 145 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاھور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبرنا الشیخ الفقیہ الاما م المحدث المقری، ابو القاسم عبدالرحمن بن حسن بن حمزۃ،قال:

اخبرنا الشیخ الفقیہ الاجل الثقۃ الامین ابو عبداللہ محمد بن الشیخ الفقیہ الامام ابی عبداللہ محمد بن محارب القیسی بقراءتی علیہ فی الثالث و العشرین من ذی القعدۃ سنۃ احدی و ثلاثین و ست مئۃ۔

اخبرنا الشیخ الاجل ابو الجود حاتم بن سنان بن بشر بن ابراھیم الحربی الحبلی قراءۃ علیہ و انا اسمع علیہ فی یوم الثلاثاء التاسع من محرم سنۃ تسعین و خمس مئۃ بفسطاط مصر۔

اخبرنا الشیخ الفقیہ الامام العالم ابو العباس احمد بن معد بن عیسی بن و کیل التجیبی الا قلیشی قراءۃ علیہ و انا اسمع فی سنۃ سبع و اربعین و خمس مئۃ،بہا قال:

استخیر اللہ الواحد الملک القہار۔ بعد حمدہ الذی ھو من انفس الاذکار، و صلاتہ علی نبیہ الطاھر المختار، فی جمع اربعین حدیثا من الآثار المختصۃ بفضل الصلاۃ علی نبیہ نور الانوار، لیلبس المصلی علیہ من ضیائہا اصفی شعار، و یلھج بہا لسانہ فی العشی والابکار۔

’’میں اللہ تعالی سے بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو واحد بادشاہ قہار ہے۔اس کی حمد کے بعد جو تمام اذکار کا اہل ہے اوراس کے نبی طاہر مختار پر اس کے درود کے بعد میں اللہ تعالی سے توفیق مانگتا ہوں اس کے پیارے نبی

نورالانوار پر درود پاک پڑھنے کی فضیلت کے خاص ہونے پر چالیس حدیثیں جمع کرنے میں تاکہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے والا درود پاک کی تجلیوں سے پاکیزہ نورانی لباس پہن لے اور اپنی زبان کو دن رات اس کا عادی بنالے۔"

باب 1: ویخص یوم الجمعة منها بمزید اذکار
”اور جمعہ کے دن کو اذکار میں اسے خاص کرلے“

حدیث نمبر: 1

فقد خرج ابو داود فی کتاب "السنن" عن اوس بن اوس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

ان من افضل ایامکم یوم الجمعة، فیہ خلق آدم، و فیہ قبض، و فیہ النفخة، و فیہ الصعقة، فا کثروا علی من الصلاة فیہ، فان صلاتکم معروضة علی۔

قالوا: و کیف تعرض صلاتنا علیك و قد ارمت؟ قال: یقولون: بلیت؟ قال:

فان اللہ تعالی حرم علی الارض [ان تاکل] اجساد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ”پس تخریج کی ہے ابو داود نے اپنی کتاب ”السنن“ میں حضرت سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک تمہارے تمام دنوں میں سے جمعۃ المبارک کا دن سب سے افضل ہے، اسی میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا گیا اور اسی میں ان کی روح مبارک قبض کی گئی، اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بے ہوش ہوں گے، پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بھلا

ہمارا درود پڑھنا کس طرح پیش ہو گا؟ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک پر ایک زمانہ گزر چکا ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"بے شک اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔"

(ابی داود، السنن، کتاب الصلاۃ، باب تفریع ابواب الجمعۃ و فضل یوم الجمعۃ و لیلۃ الجمعۃ، رقم الحدیث7 4 10 صفحہ 219، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، رقم الحدیث1 3 15 صفحہ 13 3 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب الجمعۃ) باب اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہوسلم یوم الجمعۃ، رقم الحدیث 75 13 صفحہ 279 2 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی... الخ، جلد2 صفحہ29 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن ماجہ: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب اقامۃ الصلاۃ) باب فی فضل الجمعۃ، رقم الحدیث: 1084 صفحہ 118 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الدارمی: السنن کتاب الصلاۃ، باب فی فضل الجمعۃ، رقم الحدیث:72 15 صفحہ 445 جلد1 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر البیان بان صلاۃ من صلی علی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم من امتہ تعرض علیہ فی قبرہ، رقم الحدیث910 صفحہ0 35 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الجمعۃ، رقم الحدیث:7 105 جلد1 صفحہ87 3 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث اوس بن اوس الثقفی، رقم الحدیث:2 16 16 صفحہ 1106 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع و الامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد2 صفحہ99 3-98 3 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، باب من اسمہ اوس، باب فضل الجمعۃ، رقم الحدیث89 5 جلد1 صفحہ217 - 216 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الجمعۃ، صفحہ120 مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (البیہقی: السنن الکبری، کتاب الجمعۃ، باب ما یومر مربہ فی لیلۃ الجمعۃ و یومھا من کثرۃ الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد3 صفحہ9 24-8 24 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف الالف، رقم الحدیث80 24 صفحہ 185 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (النووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب: الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 295 صفحہ98 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت) (ابن جوزی: الوفا باحوال المصطفی، ابواب مرضہ ووفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، الباب السادس و الاربعون: فی انہ لا یبلی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث2 6 15 صفحہ 825 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث17 5 5 جلد5 صفحہ 223 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

(الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 22 صفحہ 35 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (الهیثمی: موارد الظمان الی زوائد ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی یوم الجمعة والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ، رقم الحدیث 550 صفحہ 146 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، رقم الترجمۃ: 8103 جلد 9 صفحہ 296 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن الجوزی: جامع المسانید، مسند اوس بن اوس، رقم الحدیث: 116 جلد 1 صفحہ 289 مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث 2199 جلد 1 صفحہ 252 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (الخضری: اللفظ المکرم بخصائص النبی المعظم صلی اللہ علیہ وسلم، النوع الرابع، القسم الثانی، المسالۃ الحادیۃ والاربعون: ان الارض لا تاکل لحوم الانبیاء، صفحہ 391-392 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) (الشوکانی: نیل الاوطار من احادیث سید الاخیار، ابواب الجمعۃ، باب فضل یوم الجمعۃ وذکر ساعۃ الاجابۃ و فضل الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ، رقم الحدیث: 1204 جلد 3 صفحہ 226 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن ابی عاصم: الآحاد و المثانی، رقم الترجمۃ 1465 اوس بن اوس الثقفی، صفحہ 306 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابو نعیم: معرفۃ الصحابہ رقم الترجمۃ: 180 اوس بن حذیفۃ الثقفی، رقم الحدیث: 988 جلد 1 صفحہ 283 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن ابی عاصم: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم الجمعۃ، رقم الحدیث: 36 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البزار: البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 3485 جلد 8 صفحہ 411 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمہ عبدالرحمن، رقم الحدیث: 4780 جلد 3 صفحہ 339 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیهقی: السنن الصغری، کتاب الصلاۃ، باب فضل الجمعۃ، رقم الحدیث: 609 جلد 1 صفحہ 187 مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان) (العجلونی: کشف الخفاء و مزیل الالباس، حرف الهمزۃ مع الکاف، رقم الحدیث: 501 جلد 1 صفحہ 115 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (ابن خزیمۃ: الصحیح، جماع ابواب فضل الجمعۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ، رقم الحدیث: 1733 جلد 3 صفحہ 217-218 مطبوعہ مکتبہ شان اسلام قصہ خوانی محلہ جنگی پشاور)

باب2: فاکثروا من الصلاۃ علی نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الیوم العظیم، وفی غیرہ فان لك فی ذالك اختصاصا ببرکتہ وخیرہ، وانت اولی الناس بہ یوم القیامۃ واقربھم منہ فی دار المقامۃ

”پس اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس عظمت والے دن میں بالخصوص اور دوسرے دنوں میں بالعموم کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ اس میں تمہارے لیے خاص برکتیں اور بھلائیاں ہیں اور تم قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ ان کے محبوب ہو جاؤ گے اور جنت میں دوسرے لوگوں سے بڑھ کر ان کے قریب ہو جاؤ گے۔“

حدیث نمبر: 2

فقد خرج البزار فی "مسندہ" عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

ان اولا کم بی یوم القیامۃ اکثر کم علی صلاۃ فی الدنیا۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ”پس تخریج کی ہے بزار نے اپنی ”مسند“ میں، حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک قیامت کے دن تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ وہ شخص ہوگا، جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجا کرتا ہوگا۔“

(البزار: البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1447 جلد 4 صفحہ 278 رقم الحدیث: 1789 جلد 5 صفحہ 190 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم

الحدیث 84 4صفحہ9 16مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (البخاری: التاریخ الکبیر، باب العین، عبداللہ بن کیسان، جلد5 صفحہ77 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،لبنان) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر البیان بان اقرب الناس فی القیامۃ یکون من النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان اکثر صلاۃ علیہ فی الدنیا ، رقم الحدیث:911 صفحہ0 35مطبوعہ دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبۃ: للصنف، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمداً صلی اللہ علیہ وسلم، جلد7 صفحہ2 4 4مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (البغوی: شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:87 6جلد2 صفحہ229مطبوعہ دارالتوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (ابو یعلی: المسند،مسند عبداللہ بن مسعود، رقم الحدیث:008 5صفحہ917مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث:63 15 جلد2 صفحہ212 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث89 23 صفحہ94 5مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری:الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد2 صفحہ27 3مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الاصبھانی:الترغیب والترھیب، باب الترغیب فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 88 16جلد2 صفحہ 26 3مطبوعہ دارللدائن العلمیہ) (الشاشی: للسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 391-92 3 صفحہ8 16 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البغوی:مصابیح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فضلھا، رقم الحدیث:28 6 جلد1 صفحہ117مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الشعرانی:البدرالمنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، باب حرف الالف، رقم الحدیث: 5 95 صفحہ 123مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الھمزۃ، رقم الحدیث:818 5جلد2 صفحہ 296مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن الاثیر:جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 75 24جلد4 صفحہ0 35مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (للرجانی: بھجۃ النفوس، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی و فضلھا وکیفیتھا، الفصل السادس: ما جاء فی فضل الصلاۃ والسلام... الخ صفحہ 75 3مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ للصنف، جلد1 صفحہ 126مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،لبنان)

باب 3: ومهما صليت على نبيك، فاكثر عليه من الصلاة فانها وسيلة لنيل النجاد، وذريعة لا نفس الصلات، ولك بكل صلاة صليتها عشر صلوات يصليها جبار الارض والسماوات، مع حط سيئات، ورفع درجات، وصلاة ملائكته الكرام عليك فى ذلك المقام۔

"اور جب بھی تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے تو کثرت کے ساتھ بھیج کیونکہ یہی منزل مقصود پر پہنچنے کا وسیلہ ہے، اور تمام اجر پانے کا ذریعہ ہے، اور تیرے ہر بھیجے ہوئے درود پر تیرے لیے زمین و آسمان کے جبار کی طرف سے دس رحمتیں ہیں جس کے ساتھ دس گناہ معاف اور دس درجے بلند ہوتے ہیں، اور اسی مقام پر تجھ پر اللہ تعالی کے معزز فرشتوں کی طرف سے بھی درود بھیجا جاتا ہے۔"

حدیث نمبر: 3

فقد خرج مسلم فى "صحيحه" عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:

من صلى على صلاة واحدة، صلى الله عليه عشرا۔

صلى الله عليه وسلم۔

ترجمہ: "پس تخریج کی ہے مسلم نے اپنی "صحیح" میں حضرت سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، تو اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے۔"

(المسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد، رقم الحدیث: 912 صفحہ 173 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (المرجانی: بہجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دار ھجرۃ النبی المختار، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا وکیفیتھا، الفصل السادس: ما جاء فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ و ابلاغہ صلاۃ من صلی علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 375 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (ابی داود: السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستغفار، رقم الحدیث: 1530 صفحہ 313 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (البخاری: الادب المفرد، باب من ذکر عندہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل علیہ، رقم الحدیث 645 صفحہ 167 مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ھل) (البیہقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 1553 جلد 2 صفحہ 209 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2772 جلد 2 صفحہ 408 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 485 صفحہ 169 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ، (کتاب السھو) باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1297 صفحہ 126 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر تفضل اللہ جل وعلا علی للصلی علی صفیۃ صلی اللہ علیہ وسلم واحدۃ بغفرتہ عشر مرار، رقم الحدیث: 906 صفحہ 349 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 4 885 صفحہ 604 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 293 صفحہ 98 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 4

وخرج البزار فی "مسندہ" عن عمیر الانصاری وکان بدریا قال:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

من صلی علی من امتی صلاۃ مخلصا من قلبہ صلی اللہ علیہ بھا عشر صلوات۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: "اور تخریج کی ہے بزار نے اپنی "مسند" میں حضرت سیدنا عمیر انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ بدری اصحاب میں سے تھے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سے جو بھی خلوص دل کے ساتھ مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں دس مرتبہ اس پر درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے۔''

(النسائی: کتاب عمل الیوم واللیلة، باب ثواب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 64 صفحہ 93 مطبوعہ موسسة الکتب الثقافیة بیروت) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والترھیب من ترکھا، جلد 2 صفحہ 324 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث 513 جلد 22 صفحہ 195-196 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت) یہی روایت ''مخلصا من قلبه'' کی بجائے ''صدقا من نفسه'' الفاظ سے ان کتب میں موجود ہے۔ (الاصبھانی: کتاب الترغیب والترھیب، باب الترغیب فی الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1673 جلد 2 صفحہ 320 مطبوعہ دارالمدائن العلمیہ) (ابن القانع: معجم الصحابة، باب العین، عمیر النمیری، رقم الحدیث: 1157 جلد 2 صفحہ 100 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثانی فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 115 مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

حدیث نمبر: 5

وخرج ابن منجر فی "فوائده" عن عبداللہ بن عامر بن ربیعة، عن ابیه، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم:

ما من مسلم یصلی علی صلاة الا صلت علیه الملائکة ما صلی علی فلیقل عند ذلك اولیکثر۔

صلی اللہ علیه وسلم۔

ترجمہ: ''اور تخریج کی ہے ابن منجر نے اپنی ''فوائد'' میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو مسلمان بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس پر اسی طرح درود (بصورت دعا) بھیجتے ہیں جس طرح اس نے مجھ پر درود بھیجا، پس اب مسلمان کو اختیار ہے کہ وہ مجھ پر اس سے کم درود بھیجے یا زیادہ۔''

(عبد بن حمید: المسند، حدیث عامر بن ربیعة رضی اللہ عنه، رقم الحدیث: 317 صفحہ 130 مطبوعہ عالم

الکتب بیروت، لبنان) (ابن ماجه: السنن، ابواب اقامة الصلوات والسنة فیها باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 907 صفحہ 158 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الجھضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 6 صفحہ 25 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (ضیاء المقدسی: الاحادیث المختارہ، رقم الحدیث 216-218 جلد 8 صفحہ 190 مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثیۃ، مکۃ مکرمۃ) (ابن جعد: المسند، شعبۃ عن عاصم بن عبیداللہ، رقم الحدیث 986 صفحہ 136 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطیالسی: المسند، حدیث عامر بن ربیعۃ البدری، رقم الحدیث 1238 جلد 1 صفحہ 936 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم الحدیث 1654 جلد 1 صفحہ 450 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث عامر بن ربیعۃ، رقم الحدیث 15680، 15679 صفحہ 1058 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2 صفحہ 398 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، جلد 2 صفحہ 327 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابو یعلی: المسند، حدیث عامر بن ربیعۃ، رقم الحدیث 7192 صفحہ 1307 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (ابن المبارک: کتاب الزھد، باب فضل ذکر اللہ، رقم الحدیث 1026 صفحہ 303 مطبوعہ المکتبۃ المعروفیۃ پشاور) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ وتوقیرہ، رقم الحدیث 1557 جلد 2 صفحہ 211 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (البغوی: معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر بغوی، (زیر آیت سورۃ الاحزاب 56) جلد 3 صفحہ 846 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم، المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 8245 جلد 5 صفحہ 214 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

حدیث نمبر: 6

وخرج ابن ابی شیبۃ فی "المسند" عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

من صلی علی صلاۃ واحدۃ، صلی اللہ علیہ عشر صلوات، وحط عنہ عشر سیئات۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''اور تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی ''مسند'' میں، حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے، اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

(الهیثمی: موارد الظمآن، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 90 23 صفحه94 5 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبة: المصنف، کتاب الفضائل، باب ما اعطی الله تعالی محمداً صلی الله علیه وسلم، جلد7 صفحه2 4 4 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (المنذری: الترغیب والترهیب، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، جلد 2 صفحه 23 3 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (الحاکم: المستدرك، کتاب الدعا والتسبیح والتکبیر، رقم الحدیث: 6 205 جلد 2 صفحه 106 مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی) (البخاری: الادب المفرد، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 43 6 صفحه7 16 مطبوعه المکتبة الاثریه سانگله هل) (احمد بن حنل: المسند، مسند المکثرین من الصحابة، رقم الحدیث: 11998 صفحه 805 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض)

حدیث نمبر: 7

وخرج النسائی، عن انس بن مالك رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

من صلی علی صلاة واحدة صلی الله علیه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطیئات ورفعت له عشر درجات.

صلی الله علیه وسلم۔

"اور تخریج کی ہے نسائی نے، حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے لیے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔"

(النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب السهو)، باب الفضل فی الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 1298 صفحه1 26 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: کتاب عمل الیوم واللیلة، باب ثواب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 2 6 صفحه8 3 مطبوعه موسسة

الکتب الثقافیہ، بیروت) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی جلد 2 صفحہ 323 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف المیم، رقم الحدیث: 8810 صفحہ 638 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرۃ) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الفصل الثانی، صفحہ 86 مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی)

حدیث نمبر:8

وخرج ابن ابی شیبۃ فی "المسند" عن ابی بردۃ بن نیار، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

ما صلی علی عبد من امتی صلاۃ، صادقا بھا من قبل نفسہ، الا صلی اللہ علیہ بھا عشر صلوات، و کتب لہ بھا عشر حسنات، ورفع لہ بھا عشر درجات ومحا عنہ بھا عشر سیئات۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''اور تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی ''مسند'' میں حضرت سیدنا ابی بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سے جو بندہ صدق جان سے مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے، اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں، اور اس کے دس گناہ بھی معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

(الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث 2220 جلد 1 صفحہ 425 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور) (ابن ابی عاصم: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشرا، رقم الحدیث 24 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (النسائی: کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 65 صفحہ 93 مطبوعہ موسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث: 19213 جلد 6 صفحہ 289 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترھیب،

کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، جلد2 صفحہ 324 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعا وغیرہ، رقم الحدیث: 17290 جلد10 صفحہ182 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الاذکار، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:3160 جلد 4 صفحہ 46 مطبوعہ الرسالۃ العالمیۃ بیروت) (الطبرانی: للمعجم الکبیر، جلد2 صفحہ 5مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حدیث نمبر:9

وخرج ابن ابی شیبۃ فی "المسند" عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یتبرز، فلم یجد رجلا یتبعہ، ففزع عمر رضی اللہ عنہ، فاتبعہ بفخارۃ و مطھرۃ، فوجدہ ساجدا فی مشربۃ، فتنحی، فجلس وراءہ حتی رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ، فقال:

احسنت یا عمر، حیث وجدتنی ساجدا، فتنحیت عنی، ان جبریل علیہ السلام اتانی فقال:

من صلی علیک واحدۃ، صلی اللہ علیہ عشرا، ورفعہ عشر درجات۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''اور تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی ''مسند'' میں، حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے، دیکھا تو ساتھ جانے کے لیے کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا، پس حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خوفزدہ ہو گئے تو آپ جلدی جلدی پانی والا برتن لے کر پیچھے چل پڑے، پس آپ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھاس والی زمین پر سجدہ کی حالت میں پایا، پس آپ رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر کچھ فاصلے پر بیٹھ گئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے اپنا سر اقدس اٹھایا اور ارشاد فرمایا:

"اے عمر! تم نے جب میں سجدے میں تھا تو پیچھے ہٹ کر بہت اچھا کیا،
بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے انہوں نے کہا کہ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالی
اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے، اوراس کے دس
درجات بلند فرما دیتا ہے۔"

(الجهضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 4 صفحه 23- 24 مطبوعه للکتب الاسلامی بیروت) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 32-7 3 مطبوعه للمکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (الطبرانی: للمعجم الاوسط، بقیة ذکر من اسمه محمد، رقم الحدیث02 6 6 جلد 5 صفحه8 6 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الطبرانی: للمعجم الصغیر، باب المیم من اسمه: محمد، رقم الحدیث 1016 صفحه89 4 مطبوعه مکتبة للمعارف للنشر والتوزیع الریاض) (البخاری: الادب للفرد، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث:42 6 صفحه7 16 مطبوعه للمکتبة الاثریه سانگله هل) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاة، باب سجود الشکر، رقم الحدیث 717 3 جلد 2 صفحه80 4 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للمعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 485 5 جلد5 صفحه 215 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاة علیه صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث980 3، 997 3 جلد2 صفحه 117-121 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور)

حدیث نمبر:10

وخرج عبد الرزاق فی "مصنفه" عن انس عن ابی طلحة قالا: دخلت علی النبی صلی الله علیه وسلم یوما فوجدته مسرورا، فقلت: یا رسول الله! ما ادری ما رایتك احسن بشرا، او اطیب نفسا من الیوم؟ فقال:

وما یمنعنی و جبریل علیه السلام خرج من عندی الساعة، فبشرنی:

ان لکل عبد یصلی علی صلاة، تکتب له بها عشر حسنات و یمحی

عنہ عشر سیئات و ترفع لہ عشر درجات و تعرض علی کما قالھا، ویرد علیہ بمثل مادعا۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''اور عبدالرزاق نے تخریج کی ہے اپنی ''مصنف'' میں حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت خوش پایا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نہیں یاد کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دن سے پہلے اتنا خوش دیکھا ہو جتنا کہ آج (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آج مجھے خوش ہونے سے کون سی چیز روک سکتی ہے حالانکہ جبریل علیہ السلام ابھی ابھی میرے پاس سے گئے ہیں، پس انہوں نے مجھے خوشخبری دی ہے ہر اس بندہ مومن کے لیے جو مجھ پر درود بھیجتا ہے، اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں، اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں، اور اس کا درود اسی طرح مجھے پیش کیا جاتا ہے جس طرح کہ وہ مجھ پر بھیجتا ہے، اور جس طرح وہ دعا کرتا ہے اس کو اس کا جواب دیا جاتا ہے۔''

(عبدالرزاق، المصنف، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 118 3جلد 2 صفحہ0 14مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ و علی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث2222 جلد1 صفحہ4 25، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 4004 جلد2 صفحہ122 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ (عن ابی طلحۃ)) (عن انس بلفظ: "من صلی علی صلاۃ واحدۃ، صلی اللہ علیہ عشر صلوات، و حطت عنہ عشر خطیئات، و رفعت لہ عشر درجات۔") (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث1298 صفحہ1 26 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (النسائی: کتاب

عمل الیوم واللیلة، باب ثواب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:2 6 صفحہ8 3مطبوعہ موسسة الکتب الثقافیة، بیروت) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی... الخ جلد2 صفحہ 23 3مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف المیم، رقم الحدیث 8810 صفحہ 38 6مطبوعہ دار التوفیقیة للتراث قاھرہ)

حدیث نمبر:11

وخرج ابن ابی شیبة فی "مسندہ" عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، قال: کان لا یفارق فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعة، او خمسة من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ینوبہ من حوائجہ باللیل والنھار، قال: فجئتہ وقد خرج فاتبعتہ، فدخل حائطا من حیطان الاسواق یصلی، فسجد فاطال، فبکیت، و قلت: اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض اللہ روحہ، فرفع راسہ، فدعانی، قال لی ما شانك؟ قال: قلت: یا رسول اللہ! اطلت السجود، فقلت قد قبض اللہ روح رسولہ لا اراہ ابدا، فقال: سجدت شکرا لربی فیما اولانی فی امتی، من صلی علی صلاة من امتی، کتبت عشر حسنات، ومحی عنہ عشر سیئات۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

''اور تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی ''مسند'' میں، حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چار یا پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضروریات کی تکمیل کے لیے دن رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر رہتے تھے، راوی (حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑی دیر پہلے گھر سے نکل چکے

ہیں، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے چل پڑا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ''اسواق'' کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے نماز ادا کی، اور ایک طویل سجدہ کیا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پس میں رونے لگا مجھے یہ (صورت حال دیکھ) کر اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح مبارک کو قبض فرمالیا ہے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سجدہ سے اپنا سرِ انور اٹھایا، تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بلا کر پوچھا کہ تجھے کیا ہوا؟ راوی (حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ نے بہت طویل سجدہ کیا پس میں یہ سمجھا کہ اللہ تعالی نے روح رسول کو قبض فرمالیا ہے میں پھر کبھی آپ کو نہیں دیکھ پاؤں گا (یہ سوچ کر رو پڑا) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ سجدہ شکر ہے جو میں نے اللہ تعالی کی اس عطا کے شکرانے کے طور پر ادا کیا ہے جو اس نے میری امت کے بارے میں مجھے عطا فرمائی ہے کہ جو میرا امتی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔''

(ابو یعلی: للمسند، مسند عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:9 85 صفحہ 195 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان) (للمنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد2 صفحہ 24 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الشکر، رقم الحدیث:81 6 3 جلد 2 صفحہ72 4 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البزار: البحر الزخار المعروف بہ مسند بزار، مسند عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1006 جلد 3 صفحہ219 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث:481 5 جلد5 صفحہ 214- 215 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 112- 113 مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت) (ابن ابی شیبۃ: للمصنف، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمداً صلی اللہ علیہ وسلم، جلد7 صفحہ2 4 4 (مختصرا) کتاب صلاۃ التطوع و الامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم، جلد2 صفحہ400 (مختصرا) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر:12

و روی الزهری عن انس، عن ابی طلحة، عن النبی صلی الله علیه وسلم عن جبریل علیه السلام قال:

من صلی علیك صلاة، رد الله مثل قوله، و عرضت علیه یوم القیامة۔ صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ: ”زہری حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سیدنا جبریل علیہ السلام نے بیان کیا جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا اس کے درود کی طرح اللہ تعالی بھی اس پر درود (بصورت رحمت) بھیجے گا اور اس کا درود مجھ پر روز قیامت (بھی) پیش کیا جائے گا۔“

(ابن ابی عاصم، فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، ذکر قول النبی صلی الله علیه وسلم من صلی علی صلاة صلی الله علیه عشرا، رقم الحدیث:44 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الواو، رقم الحدیث8 73 24 جلد8 صفحه100 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاة علیه وآله وسلم، رقم الحدیث: 4005 جلد2 صفحہ122 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

باب 4: واذا صلت علی نبیك علیه السلام، فاضف للصلاۃ علیه: السلام، فان لله ملائکة یبلغونه من امته، فیرد علیك سلامك الذی سلمت علیه اعلی وارفع قدرا، و یسلم علیك ربك بکل تسلیمة سلمت علیه عشرا۔

"اور جب تو اپنے نبی علیہ السلام پر درود بھیجے تو ان پر درورد کے ساتھ سلام کا اضافہ بھی کر کیونکہ اللہ تعالی کے کچھ فرشتے ان کی امت کے سلام کو ان تک پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ وہ تجھ پر تیرے بھیجے ہوئے سلام کا اعلی اور ارفع جواب دیتے ہیں اور تیرے ہر سلام کے بدلے جو تو نے ان پر کیا ہے تیرا رب تجھ پر دس بار سلام فرماتا ہے۔"

حدیث نمبر: 13

فقد خرج النسائی، عن عبداللہ بن مسعود، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم:

ان للہ عزوجل ملائکة سیاحین یبلغونی من امتی السلام۔

صلی اللہ علیه وسلم۔

ترجمہ: "پس تخریج کی ہے نسائی نے، حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ عزوجل کے مقرر کیے گئے فرشتے (زمین پر) چلتے پھرتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔"

(النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب التسلیم علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث 1283 صفحہ 25 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق،

باب فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 2774 جلد2 صفحہ409 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر البیان بان سلام المسلم علی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم یبلغ ایاہ ذلک فی قبرہ، رقم الحدیث 914 صفحہ 135 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث: 3627 جلد 3 صفحہ 29 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الخ ،جلد2 صفحہ 326 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن ابی شیبۃ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد2 صفحہ399 کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ تعالی محمداً صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 7 صفحہ428 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابو یعلی: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث:5210 صفحہ 195 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (البزار: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 1924 جلد5 صفحہ307 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف الالف، رقم الحدیث 2355 صفحہ 176 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا، الفصل الثانی، صفحہ 86 مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث1582 جلد 2 صفحہ218 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (نووی: تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، رقم الحدیث 9204 جلد7 صفحہ19 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث5527 جلد5 صفحہ 225 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الذھبی: معجم الشیوخ، ابراھیم بن احمد بن حاتم، صفحہ 97 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبری، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب فضل السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:9811 جلد 9 صفحہ 23-13 مطبوعۃ موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:21 صفحہ 34 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (الشاشی: المسند، مسند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (زاذان عن عبداللہ) رقم الحدیث: 1-760 76 صفحہ281 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (عبدالرزاق: المصنف، ابواب التشھد، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 3116 جلد2 صفحہ 215 مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد1 صفحہ 124 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البغوی: شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 688 جلد 2 صفحہ 229 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (الھیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 2393 صفحہ 595 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن مبارک: کتاب الزھد، الجزء

الثامن، باب فضل ذکر الله عزوجل، رقم الحدیث 1028 صفحه 303 مطبوعه للمکتبة للعروفیة کوئٹه) (القرطبی: الجامع لاحکام القرآن للعروف به تفسیر قرطبی، (زیر آیت سورة الاحزاب 56)رقم الحدیث: 073 5 جلد 14 صفحه211 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (احمد بن حنبل: للسند، مسند عبدالله بن مسعود رضی الله عنه، رقم الحدیث: 3666 صفحه 277 رقم الحدیث: 2104 صفحه 315رقم الحدیث:2043 صفحه 323 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ابی عاصم: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، ذکر قول النبی صلی الله علیه وسلم ان صلاتکم و تسلیمکم تبلغنی، رقم الحدیث 28 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث77 24 جلد 4 صفحه0 35 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الاصبهانی: کتاب العظمة، باب ذکر خلق جبریل علیه و علی نبینا افضل الصلاة و السلام الروح الامین، رقم الحدیث 15 5 صفحه 183 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (البغوی: مصابیح السنة، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم و فضلها، رقم الحدیث29 6 جلد 1 صفحه117 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (للرجانی: بهجة النفوس والاسرار فی تاریخ دار هجرة النبی للختار، الباب التاسع فی حکم زیارة النبی صلی الله علیه وسلم وفضلها و کیفیتها، الفصل السادس: ماجاء فی فضل الصلاة والسلام علیه وابلاغه صلاة من صلی علیه صلی الله علیه وسلم، صفحه79 3 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:14

وخرج النسائی ایضا ، عن ابی طلحة: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجهه فقلنا: انا لنری البشر فی وجهك؟ قال:

انه اتانی الملك فقال: یا محمد! ان ربك عزوجل یقول: اما یرضیك ان لا یصلی علیك احد الا صلیت علیه عشرة. اولا یسلم علیك احد الا سلمت علیه عشرة۔

صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ: ''اور تخریج کی ہے نسائی نے ایسے ہی، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس پر کیسی خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں (جو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھے) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک میرے پاس ایک فرشتہ (جبریل علیہ السلام) آیا، پس اس نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک آپ کا رب عزوجل فرماتا ہے کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات پر راضی نہیں ہوں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے آپ پر جو کوئی بھی ایک بار درود بھیجے تو میں اس پر دس بار درود (بصورت رحمت) بھیجوں، یا وہ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام (بصورت سلامتی) بھیجوں؟"

(احمد بن حنبل: للمسند، حدیث ابی طلحة زید بن سهل الانصاری، رقم الحدیث: 16361-3 36 16 صفحه 1121-1122 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة (کتاب السهو) باب فضل التسلیم علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 1284 صفحه8 25 باب الفضل فی الصلاة علی النبی صلی اله علیه وسلم، رقم الحدیث 1296 صفحه1 26 مطبوعه دارالسلام للنشر و التوزیح الریاض) (الدارمی: السنن، کتاب الرقائق، باب فی فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 2773 جلد2 صفحه08 4 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، ذکر تفضل الله جل وعلا علی المسلم علی رسوله مرة واحده بامنه من النار عشر مراة نعوذ بالله منها، رقم الحدیث 915 صفحه 35 مطبوعه دارللعرفة بیروت، لبنان) (ابن ابی شیبة: للمصنف، کتاب صلاة التطوع والامامة، باب فی ثواب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم جلد2 صفحه98 3 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (التبریزی: مشکوة للصابیح، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم و فضلها، الفصل الاول، صفحه 86 مطبوعه اصح للطابع کارخانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی) (للنذری: الترغیب و الترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، جلد 2 صفحه 25 3 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (الحاکم: للستدرك علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورة الاحزاب، رقم الحدیث 26 36 جلد3 صفحه29 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (الرؤیانی: للسند، مسند ابی طلحة، رقم الحدیث 978 جلد2 صفحه102 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 491 5 جلد5 صفحه 216 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (النسائی: کتاب عمل الیوم واللیلة، باب ثواب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 0 6 صفحه8 3 مطبوعه موسسة الکتب الثقافیة بیروت) (الجهضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 2 صفحه22

مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (ابن ابی عاصم: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشرا، رقم الحدیث:32 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، قسم الاقوال حرف الھمزۃ، رقم الحدیث 219 جلد1 صفحہ 5 رقم الحدیث: 360-36 صفحہ 71-72 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثالث: فی کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 74 24 جلد 4 صفحہ 9 3 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب فضل التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1207 جلد 2 صفحہ 71 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت) (المقدسی: فضائل الاعمال، فضل الصلاۃ والسلام علی النبی، رقم الحدیث 128 صفحہ 29 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:15

وخرج ابن ابی شیبۃ فی "المسند" عن علی رضی اللہ عنہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

لا تتخذوا قبری عیدا، ولا بیوتکم قبورا وصلوا علی فان صلاتکم وتسلیمکم یبلغنی حیثما کنتم۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''اور تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی ''مسند'' میں حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری قبر کو عید گاہ نہ بناؤ اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبریں اور مجھ پر درود بھیجو، بے شک تمہارا درود اور سلام تم جہاں کہیں سے بھی پڑھو مجھے پہنچ جاتا ہے۔''

(ابن ابی شیبہ: المصنف، کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ، باب فی الصلاۃ عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم واتیانہ، جلد 2 صفحہ 8 26 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (القزوینی: التدوین فی اخبار قزوین، الاسم العشرون، جلد 4 صفحہ 94 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابی یعلی: المسند، مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 9 4 6 صفحہ 125 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 23 5 5 جلد 5 صفحہ 224 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سر کی روڈ کوئٹہ) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الرابع، فی تبلیغہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام من یسلم علیہ وردہ السلام،

صفحه0 16مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت، لبنان) (للمقدسی:الاحادیث المختاره، رقم الحدیث 28 4 جلد2 صفحه9 4 مطبوعه مکتبة النهضة الحدیثیة مکة المکرمة)

حدیث نمبر:16

وخرج العقیلی عن عبدالرحمن بن عوف قال النبی صلی اللہ علیه وسلم:

من صلی علی، صلی اللہ علیه، ومن سلم علی، سلم اللہ علیه۔

صلی اللہ علیه وسلم۔

ترجمہ: ''اور تخریج کی ہے عقیلی نے، حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالی اس پر درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے، اور جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سلام (بصورت سلامتی) بھیجتا ہے۔''

(ضیاء للمقدسی:الاحادیث المختاره، رقم الحدیث932 جلد3 صفحه129 مطبوعه مکتبة النهضة الحدیثیة مکة المکرمة) یہی روایت باالفاظ مختلفہ ان کتب میں بھی موجود ہے: (احمد بن حنبل:المسند، مسند عبدالرحمن بن عوف الزهری رضی اللہ عنه، رقم الحدیث 1664-1662 صفحه139 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع،الریاض) (الحاکم: للمستدرک علی الصحیحین، کتاب الدعاء والتسبیح والتکبیر والتهلیل والذکر، رقم الحدیث 2057 جلد2 صفحه106 مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی) (البیهقی: السنن الکبری، کتاب الصلاة، باب سجود الشکر، جلد2 صفحه371 مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاة، باب سجود الشکر، رقم الحدیث: 3714 جلد2 صفحه479 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت،لبنان) (عبدبن حمید:المسند، مسند عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنه، رقم الحدیث: 157 جلد1 صفحه171 مطبوعه دار بلنسیة للنشر والتوزیع الریاض) (ابی یعلی: المسند ،مسند عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنه، رقم الحدیث 869 صفحه 197-198 مطبوعه دارالمعرفة بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 5483-5484 جلد5 صفحه214 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

حدیث نمبر:17

وروی ابوهریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم: انه قال:

مامن احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی، حتی ارد علیہ السلام۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تبارک وتعالی مجھے میری روح لوٹا دیتا ہے پھر میں اس سلام بھیجنے والے کو سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

(ابو داود: السنن، کتاب للناسک، باب زیارۃ القبور، رقم الحدیث1 204 صفحہ12 4 مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمہ بکر، رقم الحدیث092 3 جلد2 صفحہ 226، من اسمہ ھارون، رقم الحدیث29 93 جلد6 صفحہ1 4 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (للنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد2 صفحہ 26 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ و علی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث8 215 جلد1 صفحہ8 24، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور) (احمد بن حنبل: للسند، مسند للکثرین من الصحابۃ، رقم الحدیث 10815 صفحہ 0 72 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (البیھقی: شعب الایمان، باب تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 1,5181 16 4 جلد 2 صفحہ217 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن راھویۃ: للسند، رقم الحدیث26 5 جلد1 صفحہ3 45 مطبوعہ مکتبۃ الایمان مدینہ منورہ سعودی عرب)

باب 5: ومهما صليت على نبيك صلى الله عليه وسلم صلاة فسل الله الوسيلة، فبذلك تنال غاية الفضيلة، ولا تغفل عقيب الاذان عن هذا المقام فبذلك تستوجب الشفاعة من نبيك عليه السلام

''اور جب بھی تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ سے وسیلہ بھی مانگ کیونکہ اسی کی وجہ سے تو فضیلت کے درجوں کو پہنچے گا اور تو اذان کے بعد اس مقام سے غافل نہ رہ کیونکہ اسی کی وجہ سے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا حق دار ٹھہرایا جائے گا۔''

حدیث نمبر:18

فقد خرج ابن ابی شیبة فی "المسند" عن ابی هریرة، عن النبی صلی الله علیه وسلم: انه قال:

صلوا علی، فان صلاتکم علی زکاة لکم، وسلوا الله الوسیلة قالوا: وما الوسیلة یا رسول الله؟ قال: اعلی درجة فی الجنة، لا ینالها الا رجل واحد، وارجو ان اکون انا هو.

صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ: ''پس تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی ''مسند'' میں، حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر درود بھیجا کرو، بے شک تمہارا مجھ پر درود بھیجنا یہ تمہاری زکوۃ ہے، اور اللہ تعالی سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو'' پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ وسیلہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ درجے کا نام ہے اور اس کو صرف ایک آدمی حاصل کر پائے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ آدمی میں ہی ہوں گا۔"

(ابن ابی شیبة: للمصنف، کتاب الفضائل، باب ما اعطی الله تعالی محمداً صلی الله علیه وسلم، جلد 7 صفحہ 442 مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان) (ابی یعلی: للمسند، مسند شهر بن حوشب عن ابی هریرة رضی الله عنه، رقم الحدیث 6407 صفحہ 1126 مطبوعه دار للمعرفة بیروت، لبنان) (ابن راهویة: للمسند، مایروی عن ابی یحیی مولی جعدة... الخ، رقم الحدیث: 297 صفحه 146-147 مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الصلاة، باب اجابة للموذن و مایقول عند الاذان والاقامة، رقم الحدیث: 1877 جلد 2 صفحہ 8 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (عبدالرزاق: للمصنف، ابواب التشهد، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 3119 جلد 2 صفحه 216-217 مطبوعه ادارة القرآن والعلوم الاسلامیه کراچی) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف السین، رقم الحدیث 12989 جلد 4 صفحه 425 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاة علیه و علی آله علیه الصلاة والسلام، رقم الحدیث 2179 جلد 1 صفحہ 250 مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للمعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 5456 جلد 5 صفحہ 217 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (احمد بن حنبل: للمسند، مسند ابی هریرة رضی الله عنه، رقم الحدیث 8770 صفحہ 995 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ابی عاصم: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، باب مسالة الوسیلة لرسول الله صلی الله علیه وسلم و ثواب من سال ذلك، رقم الحدیث: 72 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام صلی الله علیه وسلم، الباب الاول: ما جاء فی الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 13 صفحه 24 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 19

وخرج النسائی عن عبدالله بن عمرو قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول:

اذا سمعتم الموذن، فقولوا مثل ما یقول و صلوا علی فانه من صلی علی، صلی الله علیه عشرا، ثم سلوا الله لی الوسیلة، فانها منزلة فی الجنة لا ینبغی الا لعبد من عباد الله، ارجو ان اکون انا (هو) فمن

سال لی الوسیلة، حلت له شفاعتی۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''اور تخریج کی ہے نسائی نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے اور پھر مجھ پر درود بھیجو، پس جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ درود (بصورت رحمت) بھیجتا ہے۔ پھر اللہ تعالی سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو، بے شک وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو کہ اللہ تعالی کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، پس جس نے اس وسیلہ کو میرے لیے طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

(النسائی: کتاب عمل الیوم واللیلة، باب الترغیب فی الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسالة الوسیلة له بین الاذان و الاقامة، رقم الحدیث 45 صفحہ 33 مطبوعہ موسسة الکتب الثقافیة بیروت) (النسائی: السنن، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان، رقم الحدیث 679 صفحہ 140 مطبوعة دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب الاذان، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان، رقم الحدیث 1654 جلد 2 صفحہ 252 مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت) (المسلم: الصحیح، کتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قوم المؤذن لمن سمعه ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یسال اللہ له الوسیلة، رقم الحدیث 849 صفحہ 163 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابو داود: السنن، کتاب الصلاة، باب مایقول اذا سمع المؤذن، رقم الحدیث 523 صفحہ 118 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (احمد بن حنبل: المسند، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنه، رقم الحدیث 6568 صفحہ 456 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن خزیمة: الصحیح، ابواب الاذان والاقامة، باب فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد فراغ سماع الاذان، رقم الحدیث 418 جلد 1 صفحہ 218 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (عبد بن حمید: المسند مسند، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنه، رقم الحدیث 354 جلد 1 صفحہ 286 مطبوعہ دار بلنسیة للنشر والتوزیع الریاض) (ابو عوانه: المسند، کتاب الصلاة، باب بیان ایجاب اجابة المؤذن اذا اذان والصلاة علی النبی وسوال الوسیله و ثواب من قال ذلك، رقم الحدیث 376 جلد 1 صفحہ 227 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (ابو نعیم: المسند

للستخرج علی صحیح الامام مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال عن سماع الاذان، رقم الحدیث 2 84 جلد 2 صفحہ 7 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیھقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا فرغ من ذلک ،رقم الحدیث 0 193 جلد 1 صفحہ 03 6 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البغوی: شرح السنۃ، کتاب الصلاۃ، باب اجابۃ المؤذن، رقم الحدیث: 22 4 ،21 4 جلد 2 صفحہ 8 5 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ، زیر آیت (سورۃ الاحزاب 56) رقم الحدیث 07 5 5 جلد 5 صفحہ 220 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب سلو اللہ لی الوسیلۃ... الخ، رقم الحدیث 14 36 صفحہ 1070 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض)

باب6: ومهما دعوت الهك فابدا بالتحميد، ثم ثن بالصلاة على نبيك المختار صلى الله عليه وسلم، واجعل صلاتك عليه فی اول دعائك، واوسطه، وآخره وانشر بثناءٍ به عليه نفائس مفاخره، فبذلك تكون ذا دعاء مجاب، ویرفع بینك وبين الله الحجاب۔

"جب بھی اپنے معبود سے دعا کرو پہلے اس کی حمد وثناء کرو، اور پھر اپنے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو، اور اپنی دعا کے شروع میں، درمیان میں اور آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفیس ترین فضائل ومفاخر جابجا بیان کرتے چلو، اسی سے تمہاری دعا مقبول ہوگی اور تمہارے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان جو حجاب (پردہ) ہے وہ اٹھے گا۔"

حدیث نمبر:20

فقد خرج الترمذی فی "مصنفه" عن فضالة بن عبيد قال: بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد اذ دخل عليه رجل فصلى فقال:

اللهم اغفرلی وارحمنی فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عجلت ايها المصلى، اذا صليت فقعدت فاحمد الله بما هو اهله. و صل على، ثم ادعه. قال: ثم صلى رجل آخر بعد ذلك، فحمد الله، و صلى على النبی صلى الله عليه وسلم. فقال له النبی صلى الله عليه وسلم ايها المصلى! ادع تجب.

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: "پس تخریج کی ہے ترمذی نے اپنی "مصنف" میں، حضرت سیدنا فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا پس نماز کے بعد اس نے دعا کی: "اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔" پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: "اے نمازی تو نے جلدی کی ہے، جب تم نماز پڑھ لو تو بیٹھ کر اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کرو جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو پھر اللہ تعالی سے دعا مانگو۔"

راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد ایک اور آدمی نے نماز پڑھی (نماز پڑھنے کے بعد) اس نے اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: "اے نمازی اب (اللہ تعالی سے) دعا مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی۔"

(الترمذی: الجامع الصحیح، کتاب الدعوات، باب فی ایجاب الدعاء بتقدیم الحمد والثناء والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 77 4 3 صفحہ 2 103 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب التطبیق)، باب التحمید والصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلاۃ، رقم الحدیث 1285 صفحہ 8 25 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب فیما یستفتح بہ الدعاء من حسن الثناء علی اللہ سبحانہ و تعالی والصلاۃ علی النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:7 1725 جلد 10 صفحہ 174 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الحاکم: للمستدرک علی الصحیحین، کتاب الصلاۃ، باب التامین، رقم الحدیث:1017 صفحہ 0 36، 376 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (احمد بن حنبل: المسند، مسند فضالۃ بن عبید الانصاری، رقم الحدیث:7 93 23 صفحہ 5 174 مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن خزیمۃ: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التشھد، رقم الحدیث: 9 70 جلد 1 صفحہ 1 35 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب ذکر البیان بان للمرء مامور بالصلاۃ علی النبی للمصطفی... الخ، رقم الحدیث 0 196 صفحہ 03 6 مطبوعہ

دار المعرفة بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب استفتاح الدعاء بالحمد لله تعالی والصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم رقم، الحدیث: 302 صفحه100 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا بیروت، لبنان) (الجهضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث 106 صفحه 86 مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت) (ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث:477 5 جلد5 صفحه212 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: المعجم الکبیر، عمرو بن مالك ابو علی الجنبی عن فضاله بن عبید، رقم الحدیث: 791 جلد18 صفحه308 مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (ابو داود: السنن، کتاب الوتر، باب الدعاء، رقم الحدیث81 14 صفحه 304، صفحه 305 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (البغوی: مصابیح السنة، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم و فضلها، رقم الحدیث: 635 جلد1 صفحه117 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن ابی عاصم: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، باب ذکر قول النبی صلی الله علیه وسلم لرجل صلی ودعا ولم یحمد ربه ولم یصل علی النبی صلی الله علیه وسلم عجل هذا، رقم الحدیث: 82 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:21

وفیما خرج الحسن بن عرفة، عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال:

ما من دعاء الا بینة و بین الله حجاب، حتی یصلی علی محمد صلی الله علیه وسلم، فاذا صلی علی محمد صلی الله علیه وسلم تخرق الحجاب، او استجیب، و اذا لم یصل علی النبی، رجع دعاوه.

صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ: ''اور ان روایات میں سے جنہیں حسن بن عرفہ نے تخریج کیا ہے یہ بھی ہے کہ حضرت سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی دعا ایسی نہیں جس کے اور اللہ تعالی کے درمیان حجاب نہ ہو، یہاں تک کہ دعا کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے، پس جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو جو پردہ حائل تھا وہ پھٹ جاتا ہے، اور دعا (حریم قدس

میں) داخل ہو جاتی ہے اور اگر دعا کرنے والا حضور نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجے تو وہ دعا واپس لوٹ آتی ہے۔"

(الدیلمی: مسند الفردوس وھو الفردوس بما ثور الخطاب، حرف الیم، رقم الحدیث: 8 14 6 جلد 4 صفحہ 7 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الزبیدی: اتحاف السادة المتقین، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الثانی: فی آداب الدعاء و فضلہ و فضل... الخ، جلد 5 صفحہ 1 23 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الخامس: فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصتہ، باب: الصلاة علیہ اول الدعاء واوسطہ و آخرہ، صفحہ 223 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 22

وخرج الترمذی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال:

ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شئٌ حتی یصلی علی نبیک۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: "اور تخریج کی ہے ترمذی نے، حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: "بے شک دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اور اس میں سے کوئی بھی چیز اوپر نہیں جاتی جب تک تو اپنے نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجے۔"

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الصلاة، باب ما جاء فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 86 4 صفحہ 170 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، جلد 2 صفحہ 0 33 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الخامس: فی الصلاة علیہ فی اوقات مخصوصتہ، فصل الصلاة علیہ اول الدعاء و اوسطہ و آخر، 223 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 23

وخرج عبد الرزاق فی "مصنفہ" عن جابر بن عبد اللہ قال: قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

لا تجعلونی کقدح الرکب، فان الراکب اذا اراد ان ینطلق علی معالیقه، وملا قدحا ماء، فان کانت له حاجة فی ان یتوضا توضا او ان یشرب، شرب والا اهرقه، فاجعلونی فی وسط الدعاء، وفی اوله، وفی آخره۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

''اور تخریج کی عبدالرزاق نے اپنی ''مصنف'' میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے ساتھ سوار کے پیالہ والا سلوک نہ کرنا، بے شک سوار جب اپنی چیزوں کو اپنی سواری کے ساتھ لٹکاتا ہے تو اپنا پیالہ لے کر اس کو پانی سے بھر لیتا ہے، پس اگر (سفر کے دوران) اس کو وضو کی حاجت ہوتی ہے تو وہ (اس پیالے کے پانی سے) وضو کرتا ہے، اور اگر اسے پیاس محسوس ہو تو اس سے پانی پیتا ہے، وگرنہ اس کو بہا دیتا ہے۔ پس مجھے دعا کے وسط میں اور شروع میں اور آخر میں وسیلہ بناؤ۔''

(عبدالرزاق: المصنف، ابواب التشهد، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 3 117 جلد2 صفحہ 216 مطبوعہ ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی) (عبد بن حمید: المسند، من مسند جابر بن عبداللہ رقم الحدیث: 2 113 صفحہ 0 4 3 مطبوعہ عالم الکتب بیروت، لبنان) (دیلمی: مسند الفردوس وھو الفردوس بما ثور الخطاب، باب لام الف، رقم الحدیث: 2 5 74 جلد5 صفحہ 8 7,5 5 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (خلال: السنة، ذکر للقام المحمود، رقم الحدیث 6 26 جلد1 صفحہ 2 8 1 مطبوعہ الفاروق الحدیثة للطباعة والنشر القاهره) (ابن ابی عاصم: فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما امر به النبی صلی اللہ علیه وسلم من الصلاة علیه مع الصلاة علی المرسلین، رقم الحدیث 71 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیه وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث: 78 15 جلد2 صفحہ 216 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (القضاعی: مسند الشهاب، رقم الباب: 10 6 لا تجعلونی کقدح الراکب، رقم الحدیث: 4 94 جلد 2 صفحہ 9 8 مطبوعہ دار الرسالة العالمیة دمشق) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب فیما یستفتح به الدعاء

من حسن الثناء علی اللہ سبحانہ و تعالی والصلاۃ علی النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 6 1725 جلد 10 صفحہ 174 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت) (ابن قیم: جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ما جاء فی الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 9 6 صفحہ 43-44 مطبوعہ للمکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ للمصنف، جلد1 صفحہ0 13 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف اللام الالف، رقم الحدیث: 25452-3 45 25 جلد 8 صفحہ 185 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الہندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ و علی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث9 224 جلد1 صفحہ6 25 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، زیر آیت (سورۃ الاحزاب6 5) رقم الحدیث: 5 5 5 جلد5 صفحہ222 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

باب 7: وان جعلت الصلاۃ علی نبیک معظم عبادتک، فقد کفاک اللہ ھم دنیاک وآخرتک

''اور اگر تو نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کو اپنی سب سے اہم عبادت بنالیا تو اللہ تعالیٰ تیرے دنیاوی اور اخروی تمام امور میں تجھے کفایت فرمائے گا۔''

حدیث نمبر: 24

فقد خرج ابن ابی شیبۃ فی "المسند" عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قال: قال رجل: یا رسول اللہ! ارایت ان جعلت صلاتی کلھا صلاۃ علیک؟ قال:

اذا یکفیک اللہ ما اھمک من امر دنیاک وآخرتک۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''پس تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی ''مسند'' میں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: ''ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ اس بات کی اجازت عطا فرماتے ہیں کہ میں اپنی ہر دعا کی جگہ آپ پر درود وسلام پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تو یہ درود تمہارے دنیا اور آخرت کے تمام غموں کے لیے مداوا بن جائے گا۔''

(ابن ابی شیبہ: للمصنف، کتاب صلاۃ التطوع والاماۃ، باب فی ثواب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2 صفحہ 399 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث: 17279 جلد 10

صفحه180 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الھیثمی: غایة للقصد فی زوائد مسند الامام احمد، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 808 4 جلد4 صفحه0 4 مطبوعه مکتبه بیت السلام الریاض) (احمد بن حنبل: للسند، حدیث الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیه، رقم الحدیث: 2 2124 صفحه20 15 مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة للصنف، جلد1 صفحه129,128 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:25

وخرج الترمذی، عن ابی بن کعب رضی اللہ عنه. قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا ذهب ثلثا اللیل، قام فقال:

یا ایها الناس! اذکروا اللہ جاءَ ت الراجفة. تتبعها الرادفة. جاء الموت بما فیه.

قلت: یا رسول اللہ! انی اکثر الصلاة علیك. فکم اجعل لك من صلاتی؟ قال:

ما شئت.

قال: قلت الرابع؟ قال:

ما شئت. فان زدت، فهو خیر.

قلت: النصف؟ قال:

ما شئت. فان زدت، فهو خیر.

قال: قلت: فالثلثین؟ قال:

ما شئت. فان زدت فهو خیر.

قال: اجعل لك صلاتی کلها؟ قال:

اِذا تُکفی همك، ویغفر ذنبك.

صلی اللہ علیه وسلم.

ترجمہ: "اور تخریج کی ہے ترمذی نے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت

کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا تو گھر سے باہر تشریف لے آتے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، ہلا دینے والی (قیامت) آگئی، اس کے بعد پیچھے آنے والی (آگئی) موت اپنی سختی کے ساتھ آگئی۔ میرے والد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بے شک میں کثرت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ پس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کتنا درود بھیجوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جتنا تو بھیجنا چاہتا ہے۔" میرے والد کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے لیے خاص کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر تو چاہے (تو ایسا کر سکتا ہے) لیکن اگر تو اس میں اضافہ کر لے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے۔" میں نے عرض کیا اگر میں اپنی دعا کا آدھا حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے لیے خاص کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر تو چاہے (تو ایسا کر سکتا ہے) لیکن اگر تو اس میں اضافہ کر دے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے۔" میں نے عرض کیا اگر میں اپنی دعا کا تین چوتھائی حصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے لیے خاص کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر تو چاہے (تو ایسا کر سکتا ہے) لیکن اگر زیادہ کر دے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے۔" میں نے عرض کیا اگر میں ساری دعا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے لیے خاص کر دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پھر تو یہ درود تیرے تمام غموں کا مداوا ہو جائے گا اور تیرے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب صفة القیامة، باب فی الترغیب فی ذکر اللہ وذکر الموت آخر اللیل، و فضل اکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2457 صفحہ 736 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة للمصنف، جلد 1 صفحہ 128 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) (للمنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء،

باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد2 صفحہ27 3مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ) (الحاکم: للستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحزاب، رقم الحدیث:29 36 جلد3 صفحہ30 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل فی البراءۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی النبوۃ، رقم الحدیث99 14 جلد2 صفحہ187 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم للعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث5488-489 5 جلد5 صفحہ 216 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 125 مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 14 صفحہ29-30 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 994 3 جلد2 صفحہ120 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور)

باب 8: واذا صليت على نبيك صلى الله عليه وسلم فاسال الله له المقعد المقرب، فبذلك تنال شفاعته وتستوجب۔

''اور جب تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے تو ان کے لیے اللہ تعالی سے مقام قرب مانگ کیونکہ اسی کی وجہ سے تجھے ان کی شفاعت نصیب ہوگی اور تو کامیاب ہوگا۔''

حدیث نمبر:26

فقد خرج البزار فی "مسنده" عن رويفع بن ثابت قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

من صلى على محمد صلى الله عليه وسلم، فقال: اللهم انزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة، وجبت له شفاعتي۔

صلى الله عليه وسلم۔

ترجمہ: ''پس تخریج کی ہے بزار نے اپنی ''مسند'' میں، حضرت سیدنا رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ: ''اے میرے اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کے روز اپنے نزدیک مقام قرب پر فائز فرما اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔''

(البزار: للسند، مسند رويفع بن ثابت رضى الله عنه، رقم الحديث: 15 23 جلد 6 صفحه 299 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (الهيثمى: مجمع البحرين فى زوائد المعجمين، كتاب الادعية، باب فى من صلى عليه وساله له للقعد للقرب، رقم الحديث: 43 46 جلد 4 صفحه 9 23 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت،

لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف المیم، رقم الحدیث7 4 223 جلد 7 صفحہ199 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (ابن الجوزی جامع المسانید، مسند رویفع بن ثابت الانصاری، رقم الحدیث: 89 16 جلد 2 صفحہ 8457 45 مطبوعہ مکتبۃ الرشد الریاض) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث 2185 جلد1 صفحہ 25 مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردوبازار لاہور) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث رویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث 991 16 صفحہ 1180 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الطبرانی: المعجم الکبیر، رویفع بن ثابت انصاری، رقم الحدیث:80 4 4 جلد 5 صفحہ 25- 26 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب: کیفیۃ الصلاۃ علیہ وما یضم الیھا، رقم الحدیث: 04 173 جلد 10 صفحہ 185 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الاوسط، من اسمہ بکر، رقم الحدیث 285 3 جلد 2 صفحہ 279 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد2 صفحہ29 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث12 5 5 جلد 5 صفحہ 220 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الھیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث7 15 3 جلد 4 صفحہ 45 مطبوعہ الرسالۃ العالمیۃ، دمشق) (ابن قانع: معجم الصحابہ، باب الراء، رویفع بن ثابت بن سکن بن عدی بن حارثۃ عن عمرو، جلد1 صفحہ 206 رقم الحدیث:91 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن ابی عاصم: کتاب السنۃ، فی ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اختبات دعوتی شفاعۃ لامتی، رقم الحدیث: 827 صفحہ 143 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

باب 9: ولتكن الصلاة على نبيك صلى الله عليه وسلم ذا احسان ولتصل عليه بالجنان واللسان فان صلاتك تبلغه وهو فى ضريحه، واسمك معروض على روحه صلى الله عليه وسلم.

''اور درود کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خوب حسین طریقے سے بھیجنا چاہیے اور تجھے چاہیے کہ تو ان پر دل اور زبان کے ساتھ درود بھیجے کیونکہ تیرا درود ان کے پاس پہنچتا ہے حالانکہ آپ اپنی قبر انور میں جلوہ افروز ہیں تیرا نام بھی آپ کی روح پر فتوح کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے۔''

حدیث نمبر: 27

وقد خرج البزار فى "مسنده" عن عمار بن ياسر رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

ان الله وكل بقبرى ملكا اعطاه اسماع الخلائق، فلا يصلى على احد الى يوم القيامة الا بلغنى اسمه واسم ابيه، هذا فلان ابن فلان قد صلى عليك.

صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ: ''اور تخریج کی ہے بزار نے اپنی ''مسند'' میں حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تبارک و تعالی نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے، جس کو اللہ تبارک و تعالی نے تمام مخلوقات کی آوازوں کو سننے (اور سمجھنے) کی قوت عطا فرمائی ہے۔ پس قیامت کے دن تک جو بھی مجھ پر درود بھیجے گا وہ فرشتہ اس

درود پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام مجھے پہنچائے گا اور کہے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں بن فلاں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا ہے۔"

(البزار: البحر الزخار للعروف بمسند البزار، مسند عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 1425 جلد 4 صفحہ 254-255 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الاصبھانی: الترغیب والترھیب، باب الترغیب فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 1671 جلد 2 صفحہ 319 مطبوعہ دار المدائن العلمیۃ) (الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ، رقم الحدیث: 17291-17292 جلد 10 صفحہ 183 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2 صفحہ 326 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ) (الاصبھانی: کتاب العظمۃ، ذکر للملائکۃ الموکلین فی السموات والارفین، رقم الحدیث: 341 صفحہ 125 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ للمصنف، جلد 1 صفحہ 125 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الھیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 3162 جلد 4 صفحہ 74 مطبوعہ الرسالۃ العالمیۃ دمشق) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث 2215 جلد 1 صفحہ 325 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (ابن للقری: للمعجم، الجزء الرابع، باب الباء، رقم الحدیث 874 صفحہ 913 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المرجانی: بھجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دار ھجرۃ النبی المختار، الباب التاسع: فی حکم زیارۃ النبی و فضلھا و کیفیتھا، الفصل السادس: ما جاء فی فصل الصلاۃ والسلام... الخ، صفحہ 793 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 28

وخرج عبد الرزاق فی "مصنفه" عن مجاهد قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

انکم تعرضون علی باسمائکم وسیما کم، فاحسنو الصلاة علی. صلی الله علیه وسلم.

ترجمہ: "اور تخریج کی ہے عبد الرزاق نے اپنی "مصنف" میں، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم اپنے ناموں اور علامتوں کے ساتھ میرے سامنے پیش کیے جاتے ہو

اس لیے مجھ پر نہایت خوبصورت انداز سے درود بھیجا کرو۔“

(عبدالرزاق: المصنف، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 3116 جلد 2 صفحہ 140 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الاول: فی امر بالصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 58 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث 2192 جلد 1 صفحہ 251 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

باب 10: ولتسلم علی نبیك علیه السلام مهما دخلت المسجد و خرجت منه فانه فی هذا المقام من افضل الکلام۔

”اور جب بھی تو مسجد میں داخل ہو یا مسجد سے نکلے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیج کیونکہ یہ مقام افضل کلام کا ہے۔“

حدیث نمبر:29

فقد خرج النسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ قال: اذا دخل المسجد، فلیسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم ولیقل:

اللهم افتح لی ابواب رحمتك، و اذا خرج فلیسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم ولیقل:

اللهم اعصمنی من الشیطان الرجیم
صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ: ”پس تخریج کی ہے نسائی نے، حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے“ اور یوں کہے: اللهم افتح لی ابواب رحمتك ”اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب باہر نکلنے لگے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور

یوں کہے: اللھم اعصمنی من الشیطان الرجیم ''اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے بچا۔''

(النسائی: کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ما یقول اذا دخل المسجد، رقم الحدیث:90 صفحہ 45 مطبوعہ موسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروث) (ابنُ ابی عاصم: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد من الصلاۃ علیہ و اذا خرج، رقم الحدیث: 79 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن ماجہ: السنن ، کتاب الصلاۃ (ابواب المساجد والجماعات) باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم الحدیث: 773 صفحہ 135 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن الکبری، کتاب عمل الیوم والیلۃ، باب ما یقول اذا دخل المسجد، رقم الحدیث: 9 983 جلد 9 صفحہ0 4 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، بیروت) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب ذکر الامر بسؤال اللہ جل وعلا من فضلہ للداخل من المسجد، رقم الحدیث7 4 0،20 205 صفحہ27 6مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الصلاۃ ومن کتاب الامامۃ و صلاۃ الجماعۃ، رقم الحدیث: 771 جلد1 صفحہ14 3 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن خزیمہ: الصحیح، ابواب الاذان والاقامۃ، باب السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و مسالۃ اللہ فتح الابواب الرحمتہ عزوجل دخول المسجد، رقم الحدیث2 45 جلد1 صفحہ1 23 کتاب المناسک باب الدعاء عند دخول المسجد، رقم الحدی 2706 جلد4 صفحہ210 مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت) (الھیثمی: موارد الظمان الی زوائد ابن حبان، کتاب المواقیت، باب ما یقول اذا دخل المسجد، رقم الحدیث: 21 3 صفحہ101 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (البیھقی: السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول اذا دخل المسجد، رقم الحدیث: 21 4 3 جلد2 صفحہ20 6 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: جمع الجوامع، حرف الھمزہ، رقم الحدیث: 1305 جلد1 صفحہ189 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

باب 11: فلتکن مثابرا علی الصلاۃ علی نبیك صلی اللہ علیہ وسلم فبذلك تطهر من غیك، ویتز کی ظاهرك ویسر قلبك، وینور، وتنال مرضاۃ ربك، وتامن الاهوال یوم المخاوف والاوجال صلی اللہ علیہ وسلم۔

''پس تم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیشہ درود پڑھتے رہو، اسی سے تم اپنی گمراہیوں سے پاک ہو گے، اور اسی سے تمہارا ظاہر درست ہوگا، اور اسی سے تمہارے دل کا نور ضیاء بار ہوگا اور اسی سے تم اپنے رب کی رضامندی حاصل کرسکو گے، اسی سے خوف وہراس کے دن (قیامت) کی دہشت سے مامون (محفوظ) ہوں گے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔''

حدیث نمبر:30

فقد روی، عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: انہ قال:

صلاتکم علی محرزۃ لدعائکم ومرضاۃ لربکم وزکاۃ لابدانکم۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دعاؤں کی قبولیت، تمہارے رب کی رضا اور تمہارے بدنوں کی پاکیزگی کا سبب ہے۔''

(الدیلمی: مسند الفردوس وهو الفردوس بما ثور الخطاب، باب الصاد، رقم الحدیث: 9 73 3 جلد 2 صفحہ 91 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الثانی: فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 133 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:31

وروی عن انس بن مالك رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم: انه قال:

ان انجاکم یوم القیامة من اهوالها و مواطنها اکثرکم علی صلاة فی دار الدنیا۔

صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ: ''اور حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلاشبہ یوں ارشاد فرمایا:

''بے شک قیامت کے دن سختیوں اور اس کے مصائب و شدائد سے سب سے زیادہ نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو دنیا میں تم میں سب سے زیادہ مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجنے والا ہوگا۔''

(قاضی عیاض: الشفاء بتعریف حقوق المصطفی صلی الله علیه وسلم، الباب الرابع، الفصل الخامس فی فضیلة الصلاة علی النبی والتسلیم علیه والدعاء له، جلد 2 صفحہ 78 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور) (الدیلمی: مسند الفردوس وھو الفردوس بماثور الخطاب، باب الیاء، رقم الحدیث: 8175 جلد 5 صفحہ 277 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، جلد 5 صفحہ 219 مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان)

باب12: و كما تصلى على نبيك عليه السلام بلسانك، فكذلك تخطر الصلاة عليه ببنانك، مهما كتبت اسمه المبارك فى كتاب فان لك بذلك اعظم الثواب۔

"جس طرح تو نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی زبان کے ساتھ درود بھیجا ہے اسی طرح درود تیری انگلیوں پر بھی جاری رہنا چاہیے اور جب بھی تو ان کا مبارک نام کسی کتاب میں لکھنے لگے (تو بھی ان پر درود لکھتا رہ) کیونکہ اس میں تیرے لیے بہت بڑا ثواب ہے۔"

حدیث نمبر:32

فقد روى عن ابى بكر الصديق رضى الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

من كتب عنى علما و كتب معه صلاة على، لم يزل فى اجر ما قرى ذلك الكتاب۔

صلى الله عليه وسلم۔

ترجمہ: "پس حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے میرے متعلق کوئی علم کی بات لکھی اور اس علم میں جہاں میرا نام آیا اس کے ساتھ مجھ پر درود بھی لکھا تو اس وقت تک اس شخص کو اجر ملتا رہے گا جب تک وہ کتاب پڑھی جاتی رہے گی۔"

(خطیب بغدادی: الجامع الاخلاق الراوی و آداب السامع، رقم الحدیث: 645 جلد1 صفحہ 270 مطبوعہ مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع الریاض) (الزبیدی: اتحاف السادۃ المتقین، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الثانی: فی آداب الدعا و فضلہ و فضل... الخ، صفحہ 372- 273 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت،

لبنان) (خطیب بغدادی: شرف اصحاب الحدیث، الجزء الاول، وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان اہل الحدیث، صفحہ120 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث نمبر:33

وروی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ ما دام اسمی فی ذلک الکتاب۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''اور حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود لکھتا ہے تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام (بمع درود) اس کتاب میں (لکھا) موجود رہتا ہے۔''

(الطبرانی: للعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم الحدیث: 5 183 جلد1 صفحہ97 4 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب العلم، باب الترغیب فی سماع الحدیث و تبلیغہ و نسخہ والترھیب من الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد1 صفحہ2 6 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (القزوینی: التدوین فی اخبار قزوین، الاسم الرابع والثلاثون، جلد4 صفحہ107 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الاصبھانی: کتاب الترغیب والترھیب، باب الصاد، باب الترغیب فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 97 16 جلد2 صفحہ0 33 مطبوعہ دار المدائن العلمیہ) (الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الاذکار، الباب السادس: فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ علیہ الصلاۃ والسلام، رقم الحدیث: 0 224 جلد1 صفحہ6 25 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) (العجلونی: کشف الخفأ و مزیل الالباس، حرف المیم، رقم الحدیث: 16 25 جلد2 صفحہ0 23 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السیوطی: تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، النوع الخامس و العشرون: کتابۃ الحدیث و ضبطہ، جلد2 صفحہ43 44 6 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

وکذلک قال سفیان الثوری، رحمہ اللہ:

لو لم تکن لصاحب حدیث فائدۃ الا الصلاۃ علی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فانہ یصلی علیہ ما دام فی ذلک۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ”اور اسی طرح حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ نے فرمایا:

”اگر محدثین کو صرف یہی فائدہ ہوتا تو بھی بہت تھا کہ جب تک ان کی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود لکھا ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اترتی رہتی ہیں۔“

(خطیب بغدادی: شرف اصحاب الحدیث، الجزء الاول، وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان اهل الحدیث، صفحہ 121 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الخامس: الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصة، فصل: الصلاۃ علیہ عند کتابة اسمہ الشریف، صفحہ 249 مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت) (النبہانی: سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الخامس، فی المواطن التی تشرع فیھا الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، صفحہ 197-198 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

وقال محمد بن ابی سلیمان: رایت ابی فی النوم فقلت: یا ابت ما فعل اللہ بك؟ فقال: غفر لی قلت: بماذا؟ قال: بکتابة الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ”محمد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی کو خواب میں دیکھا، پس میں نے ان سے عرض کیا: ”اے میرے ابا جان! اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیسا معاملہ فرمایا۔“ والد ماجد نے جواباً فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے میں نے پوچھا کس سبب سے؟ تو آپ نے فرمایا: ”(ہر حدیث پر) میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود لکھا کرتا تھا۔“

(خطیب بغدادی: الجامع الاخلاق الراوی و آداب السامع، رقم 765 جلد 1 صفحہ 272 مطبوعہ مکتبة المعارف للنشر والتوزیع الریاض) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الخامس: الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصة، فصل الصلاۃ علیہ عند کتابة اسمہ الشریف، صفحہ 250 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت) (خطیب بغدادی: شرف اصحاب الحدیث، الجزء الاول، وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان اهل الحدیث، صفحہ 121 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (النبہانی: سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الرابع: فیما ورد من

لطائف المرائی والحکایات... الخ، اللطیفة السادسة والخمسون، صفحہ 414 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

وقال عبید الله الفزاری: کان لنا جار وراق، فمات فرئی فی المنام، فقیل له: ما فعل الله بك؟ قال غفر لی قال: بماذا؟ قال: کنت اذا کتبت ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الحدیث کتبت: صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ: ''حضرت عبید اللہ فزاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک کاتب میرا پڑوسی تھا، پس وہ فوت ہوگیا، میں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ ''اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔'' کاتب نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا'' میں نے پوچھا کس سبب سے؟ تو کاتب نے کہا: ''جب میں حدیث شریف لکھتا تو ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا تھا۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع صلی الله علیه وسلم، الباب الخامس: الصلاة علیه فی اوقات مخصوصة، فصل الصلاة علیه عند کتابة اسمه الشریف، صفحہ 250 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (النبہانی: سعادة الدارین فی الصلاة علی سید الکونین صلی الله علیه وسلم، الباب الرابع: فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات فی فضل الصلاة والسلام علیه صلی الله علیه وسلم، اللطیفة السابعة والخمسون، صفحہ 414 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور) (المراکشی: مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام، من غفرت له الذنوب والاثام بکثرة الصلاة علیه، علیه الصلاة والسلام، صفحہ 229 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

وقال سفیان بن عیینة: حدثنا خلف صاحب الخلقان، قال: کان لی صدیق یطلب معی الحدیث، فمات، فرایته فی منامی وعلیه ثیاب خضر یجول فیها، فقلت: الیس کنت تطلب معی الحدیث، فما هذا الذی اراه؟ قال: کنت اکتب معکم الحدیث، فلا یمر حدیث فیه ذکر محمد صلی الله علیه وسلم، الا کتبت فی اسفله: صلی الله علیه وسلم فکافانی ربی هذا الذی تری علی۔

صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ: ”حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں بیان فرمایا کہ صاحب الخلقان کے خلف نے کہا: ہمارا ایک دوست جو ہمارے ساتھ حدیث کا علم حاصل کرتا تھا، پس وہ فوت ہوگیا، میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے ہے اور نہایت مستغنیانہ طور پر ٹہل رہا ہے۔ پس میں نے کہا: ”کیا تم وہ نہیں جو میرے ساتھ حدیث کا علم حاصل کیا کرتے تھے؟ اور یہ (جو میں دیکھ رہا ہوں) مرتبہ کہاں سے ملا؟ اس نے کہا تمہیں معلوم ہی ہے کہ جب میں کوئی حدیث لکھتا تھا پس جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی آتا تو میں اس کے ساتھ ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ ضرور لکھتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی کے طفیل یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔“

؛(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الخامس: الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ ، فصل الصلاۃ علیہ عند کتابۃ اسمہ الشریف، صفحہ 249 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیرت، لبنان) (المراکشی: مصباح الظلام فی للمستغیثین بخیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم، من غفرت لہ الذنوب والآثام بکثرۃ الصلاۃ علیہ، علیہ الصلاۃ والسلام، صفحہ 228 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (خطیب بغدادی: شرف اصحاب الحدیث، الجزء الثالث، ذکر ما راہ الصالحون فی المنام لاصحاب الحدیث من الحباء والاکرام، صفحہ 159 رقم 147 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (النبہانی: سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الرابع: فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللطیفۃ الثامنۃ والاربعون، صفحہ 143 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

وقال عبداللہ بن عبدالحکم: رایت الشافعی رحمہ اللہ فی النوم، فقلت: ما فعل اللہ بك؟ قال: رحمنی ربی، وغفرلی وزف بی الی الجنۃ کما یزف بالعروس، و نثر علی کما ینثر علی العروس، قلت: بم بلغت ھذا الحال؟ فقال لی قائل: یقول لك: بما فی کتاب "الرسالۃ" من الصلاۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قلت: و کیف ذالك؟ قال: و صل اللہ علی محمد عددما ذکرہ الذاکرون و عددما

غفل عنه الغافلون، قال: فلما اصبحت نظرت "الرسالة" فوجدت الامر کما رایت۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عبدالحکم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا پس میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالی نے مجھ پر رحم فرمایا میری مغفرت فرمادی اور میرے لیے جنت ایسی مزین کی گئی جیسا کہ دلہن کو مزین کیا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے دولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔'' میں نے پوچھا کہ مجھے یہ رتبہ کیسے ملا؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ: ''آپ نے اپنی کتاب ''الرسالۃ'' میں جو درود پاک لکھا ہے اس کی وجہ سے'' میں نے پوچھا وہ کون سا درود ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ وہ یوں ہے: صلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ما غفل عنہ الغافلون

''اللہ تعالی حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر ان لوگوں کی تعداد میں درود نازل فرمائے جنہوں نے آپ کو یاد کیا اور ان لوگوں کی تعداد میں جو آپ کی یاد سے محروم رہے۔''

حضرت عبداللہ بن عبدالحکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے آپ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الرسالۃ'' میں یہ درود پاک اسی طرح (لکھا) پایا۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الخامس: الصلاۃ علی فی اوقات مخصوصۃ، فصل: الصلاۃ علیہ عند کتابۃ اسمہ الشریف، صفحہ 250-1 25 مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت، لبنان) (المراکشی: مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام، من غفرت لہ

الذنوب الآثام بکثرۃ الصلاۃ علیہ، صفحہ227مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (النبهانی:سعادة الدارین فی الصلاة علی سید الکونین صلی الله علیه وسلم، الباب الرابع: فیما وردمن لطائف المرائی والحکایات فی فصل الصلاة والسلام علیه صلی الله علیه وسلم، اللطیفة الحادیة والعشرون، صفحه 134, 135 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

باب 13: فلا تکونن عن الصلاۃ علی نبیك صلی اللہ علیہ وسلم غافلا، فیکون نور الخیر عنك غافلا، وتکون من ابخل البخلاء والمتخلقین باخلاق اھل الجفاء، والمنقلبین بقلوب غیر مطمئنۃ، والمنکبین عن طریق الجنۃ۔

''تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے ہرگز بھی غافل نہ ہو ورنہ بھلائی کا نور تجھ سے منہ موڑ لے گا اور تو سب سے بڑا کنجوس قرار پائے گا اور بے وفاؤں کے اخلاق سے متخلق قرار پائے گا نیز غیر مطمئن دلوں سے پھرنے والوں اور جنت کے راستے سے بھٹکنے والوں میں سے ہو جائے گا۔''

حدیث نمبر: 34

فقد خرج النسائی، عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

ان البخیل الذی اذا ذکرت عندہ، فلم یصل علی۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''پس تخریج کیا ہے نسائی نے، حضرت سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ شخص بخیل ہے جب اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

(النسائی: کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب من البخیل؟ رقم الحدیث 5،6 5 صفحہ 7 3 مطبوعہ موسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت) (ابن السنی: کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب التغلیظ فی ترك الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذکر، رقم الحدیث: 84 3 صفحہ 4 13 مطبوعہ نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی) (التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلھا، الفصل الثالث، صفحہ 87

مطبوعہ اصح للطابع کارخانہ تجارت کتب مقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث 4992 جلد 5 صفحہ 218 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (ابن ابی عاصم: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 31,30 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الدعوات، باب رَغم انف رجل ذکرت عندہ، رقم الحدیث 3546 صفحہ 1050-1051 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الرقائق، باب ذکر نفی البخل عن المصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 909 صفحہ 350 مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث الحسین بن علی رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 1736 صفحہ 146 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم...الخ، جلد 2 صفحہ 332 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (الطبرانی: المعجم الکبیر، وما اسند الحسین بن علی رضی اللہ عنھما، رقم الحدیث: 2885 جلد 3 صفحہ 127-128 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجلالہ وتوقیرہ، رقم الحدیث 1567 جلد 5 صفحہ 214 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (السبکی: طبقات الشافعیۃ الکبری، مقدمۃ المصنف، جلد 1 صفحہ 128 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (نووی: الاذکار من کلام سید الابرار، کتاب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 301 صفحہ 99 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع، الباب الثالث: فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیہ عند ذکرہ، صفحہ 215 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (الجھضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 32 صفحہ 39-40 مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت) (الھیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، کتاب الادعیۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث 2388 صفحہ 594 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الشعرانی: البدر المنیر فی غریب احادیث البشیر النذیر، حرف الباء الموحدۃ، رقم الحدیث: 995 صفحہ 129 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:35

و خرج ایضا، عن جابر بن عبداللہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

ما جلس قوم مجلسا، فتفرقوا عن غیر صلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا تفرقوا عن انتن من الجیفۃ۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ:"اور یہ بھی تخریج کی ہے (نسائی نے)، حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب بھی لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں پھر اس مجلس سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درورد پڑھے بغیر ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں تو گویا وہ (ایسے ہیں جو) مردار کی بدبو سے جدا ہوئے۔"

(الطیالسی: مسند ابی داود الطیالسی، مسند ابی هریرة رضی الله عنه، رقم الحدیث: 0 3 24 جلد 2 صفحہ6 65 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (النسائی: کتاب عمل الیوم واللیلة، باب التشدید فی ترک الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 85 صفحہ7 3 مطبوعہ موسسة الکتب الثقافیة، بیروت) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی الله علیه وسلم واجلاله وتوقیره، رقم الحدیث: 70 15 جلد2 صفحہ214- 215 مطبوعہ دار الکتب العمیہ، بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:36

و خرج عبد الرزاق فی "مصنفه" عن قتادة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من الجفاء ان اذکر عند الرجل فلا یصلی علی۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ:"اور تخریج کیا ہے عبد الرزاق نے اپنی "مصنف" میں حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یہ بے وفائی ہے کہ کسی شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

(عبدالرزاق، للمصنف، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 126 3 جلد 2 صفحہ2 14 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر:37

وخرج ایضا، عن محمد بن علی، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

من نسی الصلاۃ علی، فقد خطئَ طریق الجنۃ۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''اور یہ بھی تخریج کی ہے (عبد الرزاق نے)، حضرت سیدنا محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا، پس وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔''

(السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف المیم، رقم الحدیث0 906 صفحہ 5 65 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ) (البیہقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث: 73 15 جلد 2 صفحہ 215 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المنذری: الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر و الدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 2 صفحہ 2 3 3 مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ) (قاضی عیاض: الشفاء بتعریف حقوق للمصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الرابع: الفصل السادس: فی ذم من لم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واثمہ، جلد 2 صفحہ 80 مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور)

حدیث نمبر:38

وخرج ابن ابی شیبۃ فی "المسند" عن انس قال: ارتقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر، فرقی درجۃ فقال: آمین۔ ثم ارتقی درجۃ فقال: آمین۔ ثم ارتقی الثالثۃ فقال: آمین۔ ثم استوی مجلس فقال اصحابہ: ای نبی اللہ! علی ما امنت: فقال: اتانی جبریل علیہ السلام، فقال: رغم انف امرئٍ ادرک ابویہ او احدھما، فلم یدخل الجنۃ، قال: قلت: آمین و رغم انف امرئٍ ادرک رمضان، لم یغفر لہ، قال: قلت: آمین، و رغم انف امرئٍ ذکرت عندہ، فلم یصل علیک قال: قلت: آمین۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''اور تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی ''مسند'' میں حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر پر جلوہ فرما ہوئے تو

(منبر کے) ایک درجہ پر قدم مبارک رکھا اور فرمایا: "آمین" پھر دوسرے درجہ پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا "آمین" پھر تیسرے درجہ پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا: "آمین" پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے "آمین" کس بات پر فرمائی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے پس انہوں نے کہا: اس بندے کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے ایک کو بھی پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا تو میں نے کہا: "آمین۔" اور (انہوں نے کہا): اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ کی گئی ہو، تو میں نے کہا: "آمین۔" اور (انہوں نے کہا): اس بندے کی ناک خاک آلود ہو (یعنی وہ ذلیل ورسوا ہو) جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے۔ تو میں نے کہا: "آمین۔"

(البزار: البحر الزخار المعروف بمسند البزار، مسند ابی حمزة انس بن مالك رضی الله عنه، رقم الحدیث2 25 6 جلد 12 صفحه4 35 مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت) (الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب الادعیة، باب فیمن ذکر عنه فلم یصل علیه، رقم الحدیث 16 173 جلد 10 صفحه 188 مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت) (الهیثمی: کشف الاستار، کتاب الادعیة، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث:8 13 6 جلد 4 صفحه9 4 مطبوعه موسسة الرسالة بیروت) (المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، جلد 2 صفحه0 3 3 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ، کوئٹه) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع صلی الله علیه وسلم، الباب الثالث: فی تحذیر من ترك الصلاة علیه عند ذکره، صفحه7 14 مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام، الباب الاول: ماجاء فی الصلاة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث1 3 صفحه 31-2 3 2 مطبوعه المکتبه العصریة صیدا، بیروت) (الجهضمی: فضل الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم، رقم الحدیث: 15 صفحه0 3 مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت)

باب 14: ولتكن صلاتك على النبی صلی الله عليه وسلم كما امرك بالصلاة عليه، فبذلك تعظم حظوتك لديه۔

”اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیرا درود ایسا ہونا چاہیے جیسا آپ نے تجھے درود بھیجنے کا حکم دیا ہے کیونکہ اسی کی وجہ سے آپ کی بارگاہ میں تیری قدر ومنزلت بڑھے گی۔“

حدیث نمبر:39

فقد خرج مالك فی "موطئه" عن ابی مسعود الانصاری رضی الله عنه: انه قال: اتانا رسول الله صلی الله عليه وسلم فی مجلس سعد بن عبادة، فقال له بشير بن سعد: امرنا الله ان نصلی عليك يا رسول الله و كيف نصلی عليك؟ قال: فسالت رسول الله صلی الله عليه وسلم حتى تمنينا انه لم يساله، ثم قال: قولوا:

اللهم صل علی محمد، و علی آل محمد، كما صليت علی ابراهيم و بارك علی محمد، و علی آل محمد، كما باركت علی ابراهيم فی العالمين انك حميد مجيد،

والسلام كما قد علمتم۔

صلی الله عليه وسلم۔

ترجمہ: ”پس تخریج کی ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”موطا“ میں حضرت سیدنا ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سعد بن عبادہ کی مجلس میں تشریف لائے، بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ تعالی نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے (ہمیں بتائیے) ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح درود بھیجیں؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے حتی کہ ہم نے خواہش کی کہ کاش انہوں نے یہ سوال نہ پوچھا ہوتا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس طرح کہو: اللھم صلی علی محمد، و علی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم و بارك علی محمد، و علی آل محمد، کما بارکت علی ابراھیم فی العالمین انك حمید مجید ”اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا اور برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی عالمین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔“

اور سلام اسی طرح پڑھو جس طرح تمہیں سکھایا گیا۔“

(مالك: للموطا، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب ماجاء فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:7 6 صفحہ100 مطبوعہ للمکتبة الفاروقیة ملتان) (ابو داود: السنن، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد، رقم الحدیث: 980 صفحہ 205 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: السنن، کتاب الصلاۃ (کتاب السھو)، باب الامر بالصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1286 صفحہ9 25 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (الدارمی: للمسند، کتاب الاذان، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 3 4 13 جلد1 صفحہ6 35 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی) (ابن حبان: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب ذکر الامر بنوع ثان من الصلاۃ علی المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 5 196 صفحہ 04 6 مطبوعہ دار المعرفة بیروت، لبنان) (الھیثمی: موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 5 5 صفحہ8 13 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان) (البیھقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اجلالہ و توقیرہ، رقم الحدیث:7 4 15 جلد2 صفحہ7 0 2 مطبوعہ دار الکتب

العلميه بيروت، لبنان) (ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير، رقم الحديث: 475 5 جلد5 صفحه211 مطبوعه مكتبه رشيديه سركى روڈ كوئٹه) (المسلم: الصحيح، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، رقم الحديث:7 90 صفحه 173 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (الترمذى: الجامع الصحيح، ابواب تفسير القرآن، باب ومن سورة الاحزاب، رقم الحديث220 3 صفحه954-5 95 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض) (القزوينى: التدوين فى اخبار قزوين، حرف الحاء فى الاباء، جلد1 صفحه9 25 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (النسائى: السنن الكبرى، كتاب التفسير، سورة الاحزاب باب قوله تعالى ان الله و ملكته يصلون على النبى يا ايها الذين آمنو صلوا عليه، رقم الحديث9 5 1135 جلد10 صفحه 226 مطبوعه موسسة الرسالة، بيروت) (الجهضمى: فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث3 6 صفحه9 5 مطبوعه المكتب الاسلامى بيروت، لبنان) (ابن ابى عاصم: فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، ذكر قولهم للنبى صلى الله عليه وسلم كيف الصلاة عليك و تعليمه لهم الصلاة عليه كلما ذكر، رقم الحديث:3 مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان) (عبد بن حميد: المسند، مسند ابى مسعود الانصارى رضى الله عنه، رقم الحديث:4 23 صفحه: 106 مطبوعه عالم الكتب بيروت، لبنان) (النسائى: كتاب عمل اليوم والليلة، باب كيف الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: 48-9 4 صفحه 34- 35 مطبوعه موسسة الكتب الثقافية، بيروت) (ابن خزيمة: الصحيح، جماع ابواب الاذان و الاقامة، باب صفة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم فى التشهد، رقم الحديث711 جلد1 صفحه 704 مطبوعه مكتبه شان اسلام كوئٹه)

حدیث نمبر:40

وخرج مالك ايضا فى "الموطا" عن ابى حميد الساعدى: انهم قالوا يارسول الله! كيف نصلى عليك؟ فقال: قولوا:

اللهم صلى على محمد و ازواجه و ذريته، كما صليت على آل ابراهيم، و بارك على محمد و ازواجه و ذريته، كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد، صلى الله عليه وسلم۔

ترجمہ: ''اور تخریج کی ہے امام مالک نے ایسے ہی اپنی ''موطا'' میں، حضرت سیدنا ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یوں کہو: اللھم

صلی علی محمد و ازواجه، و ذریته، کما صلیت علی آل ابراهیم، و بارك علی محمد و ازواجه و ذریته، کما بارکت علی آل ابراهیم انك حمید مجید "اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زواج مطہرات اور اولاد پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا اور اے اللہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور اولاد کو برکت عطا فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو برکت عطا فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔"

(مالك: للموطا، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، ما جاء فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث66 صفحه99 مطبوعه المکتبة الفاروقیة ملتان) (البیهقی: شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی صلی اللہ علیه وسلم و اجلاله و توقیره، رقم الحدیث 49 15 جلد2 صفحه208 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (الجهضمی: فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث: 70 صفحه64 مطبوعه للمکتب الاسلامی، بیروت) (البخاری: الصحیح، کتاب الاحادیث الانبیا، باب یزفون النسلان فی المشی، رقم الحدیث: 9 336 صفحه64 5، کتاب الدعوات، باب هل یصلی علی غیر النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث: 0 636 صفحه 1105 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (للسلم: الصحیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم بعد التشهد، رقم الحدیث: 911 صفحه 173 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابوداود: السنن، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم بعد التشهد، رقم الحدیث: 979 صفحه 205 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن ماجه: السنن، کتاب الصلاۃ (ابواب اقامة الصلوات والسنة فیها)، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث: 905 صفحه 157 مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (ابن سنی: کتاب عمل الیوم واللیلة، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث 386 صفحه 135-136 مطبوعه نور محمد کتب خانه تجارت مقابل آرام باغ کراچی) (ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: 474 5 جلد5 صفحه210 مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه) (النسائی: السنن الکبری، کتاب المساجد، باب کیف، الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه وسلم، رقم الحدیث: 1218 جلد2 صفحه 76 مطبوعه موسسة الرسالة بیروت) (السبکی: طبقات الشافعیة الکبری، مقدمة للمصنف جلد 1 صفحه137-138 مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان) (ابن الاثیر: جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیه وسلم، الباب الثالث: من کتاب الدعاء، الفصل الثالث: فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیه

وسلم، رقم الحدیث: 2471 صفحہ 348 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 41

وخرج العقیلی، عن ابی ھریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من قال:

اللھم صل علی محمد، وعلی آل محمد، کما صلیت علی ابراھیم وآل ابراھیم، وترحم علی محمد وعلی آل محمد، کما ترحمت علی ابراھیم وآل ابراھیم، وبارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم، وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید، شھدلی یوم القیامۃ بشھادۃ، وشفعت بشفاعۃ۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ”اورتخریج کی ہے عقیلی نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے یہ کلمات کہے:“

اللھم صل علی محمد، وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وآل ابراھیم وترحم علی محمد وعلی آل محمد کما ترحمت علی ابراھیم وآل ابراھیم، وبارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید۔

”اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر درود بھیجا اور تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر رحمت نازل فرمائی، اور تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو بہت زیادہ

تعریف کیا گیا اور بزرگی والا ہے۔ (جو یہ مذکورہ کلمات پڑھے گا) تو میں اس کے لیے قیامت کے دن گواہی دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔"

(البخاری: الادب للفرد، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 641 صفحہ 166 مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ھل) (الشافعی: المسند، باب ومن کتاب استقبال القبلۃ فی الصلاۃ، صفحہ 42 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

حدیث نمبر: 42

وخرج النسائی، عن زید بن خارجہ، قال: سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: صلوا علی واجتھدوا فی الدعاء، وقولوا: اللھم صلی علی محمد وآل محمد.

ترجمہ: "اور تخریج کی ہے نسائی نے، حضرت سیدنا زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا (ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟) پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو اور خوب گڑگڑا کر دعا کیا کرو۔" اور یوں کہا کرو۔ **اللھم صلی علی محمد و آل محمد۔** "اے اللہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج۔"

(النسائی: السنن، کتاب السھو، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 1293 صفحہ 260 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (النسائی: کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب کیف الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: 53 صفحہ 36 مطبوعہ موسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت) (احمد بن حنبل: المسند، حدیث زید بن خارجۃ رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: 1714 صفحہ 144 مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض) (السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب حرف الصاد، رقم الحدیث: 5033 صفحہ 375 مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ) (البخاری: التاریخ الکبیر، باب الزای، زید بن خارجہ بن ابی ھریر الخزرجی الانصاری، جلد 3 صفحہ 213 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (الطبرانی: المعجم الکبیر، زید بن خارجہ الانصاری، رقم الحدیث: 5143 جلد 5 صفحہ 218 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کما کرمتہ برسالتہ، و بجلتہ

تکریما، و علمته ما لم یکن یعلم، وکان فضل اللہ علیہ عظیما۔

''اللہ تعالی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی طرح درود وسلام نازل فرمائے جیسے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسالت وخلت سے نوازا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔''

(ماخوذ من قولہ تعالی: "وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما۔" (سورۃ النساء آیت: 113۔)

وھذہ اربعون حدیثا من احادیث النبی علیہ السلام تتضمن ما فی الصلاۃ علیہ من الفضائل الجسام، جمعتھا فی ھذا الکتاب، رجاء من اللہ حسن الماب ببرکۃ الصلاۃ منی وممن سمعہ من اھل الاسلام۔

''اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس حدیثیں ہیں جو آپ پر درود پاک پڑھنے کے فضائل پر مشتمل ہیں ان کو میں نے اس کتاب میں جمع کر دیا ہے اس امید پر کہ میرے درود بھیجنے کی برکت سے مسلمانوں میں سے سننے والوں کی برکت سے اللہ تعالی بہتر سلوک فرمائے گا۔''

حدیث نمبر:43

ولقولہ فیما روی عنہ علیہ السلام:

من حفظ علی امتی اربعین حدیثا ینفعھم اللہ بھا، قیل لہ: ادخل من ای ابواب الجنۃ شئت۔

ترجمہ: ''جو شخص میری امت کو چالیس حدیثیں پہنچائے، جس سے ان کو نفع پہنچے تو اس کو کہا جائے گا کہ وہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے اسی سے داخل ہو جائے۔''

(خطیب بغدادی: شرف اصحاب الحدیث، الجزء الاول، قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا، رقم الحدیث 2 3 صفحہ 111 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (ابن جوزی: العلل للتناھیۃ، ابواب

مایتعلق بالحدیث، باب ثواب من حفظ اربعین حدیثا، رقم الحدیث:2 16 جلد1 صفحہ 119-120 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابی نعیم: حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، رقم الترجمۃ: 274 زر بن حبیش جلد3 صفحہ 33 مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

وای علم ارفع، وای وسیلۃ اشفع، وای عمل انفع من الصلاۃ علی من صلی اللہ علیہ وجمیع ملائکتہ، وخصہ بالقربۃ العظیمۃ منہ فی دنیاہ وآخرتہ؟

''جن پر اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے درود بھیجیں اور جن کو اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں قربت عظیمہ سے مخصوص کرے، ان پر درود بھیجنے سے بڑھ کر کون سا علم بلند مرتبہ، کون سا وسیلہ زیادہ مستحق شفاعت اور کون سا عمل زیادہ مفید ہو سکتا ہے؟''

فالصلاۃ علیہ اعظم نور، وھی التجارۃ التی لا تبور، وھی کانت ھجیر الاولیاء فی الامساء والکبور۔

''پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا سب سے بڑا نور ہے اور یہی وہ تجارت (سودا) ہے جس میں نقصان نہیں، اور یہی اولیاء اللہ کا صبح وشام کا وظیفہ ہے۔''

وقد حدث ابو محمد عبدالغنی بن سعید الاذدی، قال: سمعت اسماعیل بن احمد بن اسماعیل الحاسب، یخبر عن محمد بن عمر: انہ قال: کنت عند ابی بکر محمد بن موسی بن مجاھد، فجاءَ الشبلی، فقام الیہ ابوبکر بن مجاھد، فعانقہ، و قبل بین عینیہ، فقلت لہ: سیدی! تفعل ھذا بالشبلی، وانت و جمیع من ببغداد یقولون: انہ مجنون؟ فقال لی: فعلت کما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل بہ، و ذلك انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام و قد اقبل الشبلی، فقام الیہ فقبل بین عینیہ،

فقلت: یا رسول اللہ اتفعل ھذا بالشبلی؟ قال: نعم، ھذا یقرا بعد صلاتہ (لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ) (التوبہ:١٢٨) الایۃ۔ ویتبعھا بالصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ابو محمد عبد الغنی بن سعید ازدی نے بیان کیا ہے کہ میں نے اسماعیل بن احمد بن اسماعیل حاسب سے سنا ہے وہ محمد بن عمر کے بارے میں خبر دیتے ہیں کہ: ''وہ کہتے ہیں کہ میں ابوبکر محمد بن موسی بن مجاہد رحمۃ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ تشریف لائے تو ابوبکر بن مجاہد ان کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے، پس ان سے معانقہ کیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ تو میں نے عرض کیا اے میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ اور اہل بغداد ان کو دیوانہ خیال کرتے ہیں؟ تو آپ نے جوابا فرمایا: میں نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور وہ یوں کہ میں عالم رؤیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں اور دیکھا کہ حضرت شبلی وہاں حاضر ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبلی پر اتنی عنایات کس وجہ سے ہیں؟ فرمایا ہاں (یعنی یہ عنایات ایسے ہی نہیں بلکہ) شبلی ہر نماز کے بعد پڑھتا ہے۔''

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ۔

''اور اس کے بعد یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔''

(خطیب بغدادی: تاریخ بغداد، رقم الترجمۃ: 8 770 ابوبکر، الشبلی الصوفی، جلد 14 صفحہ 96 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (ابن عساکر: تاریخ مدینۃ دمشق، رقم الترجمۃ: 99 83 ابوبکر الشبلی، جلد 36 صفحہ 2 3 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان) (المراکشی: مصباح الظلام فی

للمستغیثین بخیر الانام، من غفرت له الذنوب والآثام بکثرة الصلاة علیه، علیه الصلاة والسلام، صفحه 229-230 مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان) (السخاوی: القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیه وسلم، الباب الخامس: فی الصلاة علیه فی اوقات مخصوصة، فصل واما عقب الصلاة، صفحه 177-178 مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت، لبنان) (ابن قیم: جلاء الافهام فی الصلاة والسلام علی خیر الانام، الباب الرابع: فصل للموطن الرابع والثلاثون، صفحه 190-191 مطبوعه المکتبة العصریة صیدا، بیروت) (النبهانی: سعادة الدارین فی الصلاة علی سید الکونین صلی اللہ علیه وسلم، الباب الرابع: فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات، اللطیفة الحادیة والاربعون، صفحه 140 مطبوعه النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی، لاہور)

وقال ابوالحسن الشعرانی: رایت منصور بن عمار فی المنام، فقلت له: ما فعل اللہ بك؟ قال: اوقفنی بین بابه، وقال لی: انت منصور ابن عمار؟ قلت بلی یارب قال: انت الذی تزهد الناس فی الدنیا، و ترغب فیها؟ قال: فقلت: قد کان ذلك، ولکننی ما التخذت فجلسا الا وبدات بالثناء علیك، وثنیت بالصلاة علی نبیك صلی اللہ علیه وسلم، وثلثت بالنصیحة لعبادك، قال: صدق، ضعواله کرسیا فی سمائی، فیمجد لی فی سمائی بین ملائکتی، کما مجدنی فی ارضی بین عبادی۔

”ابوالحسن شعرانی کہتے ہیں میں نے منصور بن عمار کو خواب میں دیکھا (ان کی موت کے بعد) پس میں نے ان سے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کیا اے رب! میں ہی (منصور بن عمار) ہوں۔ پھر فرمایا تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا میں راغب تھا؟ میں نے عرض کیا میرے مولیٰ یونہی ہے، اور لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا، تو پہلے تیری حمد و ثنا کی، اور دوسرے نمبر پر تیرے حبیب (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پاک پڑھا، اور تیسرے

نمبر پر تیرے بندوں کو وعظ و نصیحت کی۔اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے اور حکم دیا اے فرشتو! اس کے لیے آسمانوں میں کرسی (منبر) لگاؤ پس یہ آسمانوں میں فرشتوں کے درمیان میری بزرگی اور عظمت بیان کرے، جیسے دنیا میں میرے بندوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرتا تھا۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الخامس: الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، فضل الصلاۃ علیہ عند نشر العلم والوعظ و قراءۃ الحدیث، صفحہ 245 مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان) (النبھانی: سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الرابع: فیما ورد من لطائف المرائی و الحکایات فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللطیفۃ السادسۃ والاربعون، صفحہ 142 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاھور)

قال احمد بن عطاء الروذباری: سمعت ابا القاسم عبد اللہ المروزی یقول: کنت و ابی نقابل باللیل الحدیث، فرئی فی الموضع الذی کنا نقابل فیہ عمود من نور بلغ اعنان السماء، فقیل: ما ھذا النور؟ فقیل: صلاتھما علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و شرف و کرم۔

''احمد بن عطاء الروذباری کہتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم عبداللہ المروزی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیث پاک کا تکرار کرتے تھے، تو جس جگہ بیٹھ کر تکرار کیا کرتے تھے وہاں نور کا ایک ستون دیکھا گیا جو آسمان کی بلندیوں تک جاتا تھا۔ پس پوچھا گیا یہ کیسا نور ہے؟ تو جواب ملا کہ (حدیث پاک کے تذکرہ کے دوران جو) درود پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھا جاتا ہے (یہ اس کا نور ہے)۔''

(السخاوی: القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الخامس: الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، فضل الصلاۃ علیہ عند کتابۃ اسمہ، صفحہ 252 مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت،

لبنان) (خطیب بغدادی: شرف اصحاب الحدیث، الجزء الاول، وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان اهل الحدیث، صفحہ121 مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) (النبہانی: سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم، الباب الرابع: فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات فی فضل الصلاۃ والسلام علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللطیفۃ الرابعۃ والستون، صفحہ145 مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

آخِرُ الکتاب

والحمدللہ الموفق للصواب

مصادر التخریج

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبوعه
1	تفسیر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر	ابی الفداء اسماعیل بن کثیر القرشی الشافعی المتوفی 774ھ	مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه
2	تفسیر ابن ابی حاتم	ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادریس رازی تمیمی المتوفی 327ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
3	تفسیر روح البیان	الشیخ الامام اسماعیل حقی المتوفی 1137ھ	مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه
4	تاویلات اهلسنة المعروف به تفسیر ماتریدی	امام ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی المتوفی 333ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
5	المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز	قاضی ابی محمد عبدالحق بن غالب بن عطیه الاندلسی المتوفی 546ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
6	الکشف والبیان فی تفسیر القرآن المعروف به تفسیر الثعلبی	ابی اسحاق احمد بن محمد بن ابراهیم الثعلبی المتوفی 427ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
7	تفسیر روح المعانی	ابی الفضل شهاب الدین السید محمود آلوسی البغدادی المتوفی 1270ھ	مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه
8	تفسیر الخطیب الشربینی المعروف به تفسیر السراج المنیر	الامام الشیخ محمد بن احمد الخطیب الشربینی المصری (المتوفی 977ھ)	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
9	لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر الخازن	علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی الشهیر بالخازی (المتوفی 765ھ)	مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه
10	معالم التنزیل المعروف به تفسیر البغوی	محی السنة ابی محمد الحسین بن مسعود البغوی (المتوفی 516ھ)	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان

11	تفسیر السمرقندی	ابی اللیث نصر بن محمد بن ابراھیم السمرقندی (المتوفی 375ھ)	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
12	تفسیر الکبیر	الامام ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی (المتوفی 360ھ)	دارالکتاب الثقافی الاردن
13	الجامع لاحکام القرآن المعروف به تفسیر القرطبی	ابی عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح القرطبی المتوفی 671ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
14	جامع البیان عن تاویل ای القرآن المعروف به تفسیر الطبری	ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی 310ھ	دارالاحیاء التراث العربی بیروت، لبنان
15	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی المتوفی 911ھ	مکتبه الاشرفیه کانسی روڈ کوئٹه
16	الصحیح البخاری	ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی المتوفی 256ھ	دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
17	الصحیح المسلم	ابی الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری المتوفی 261ھ	دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
18	سنن ابن ماجه	ابی عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجه القزوینی المتوفی 273ھ	دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
19	سنن ابی داود	ابی داود سلیمان بن الاشعث السجستانی المتوفی 275ھ	دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
20	جامع الترمذی	ابی عیسی محمد بن عیسی الترمذی المتوفی 279ھ	دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
21	سنن نسائی	ابی عبدالرحمن احمد بن شعیب ابن علی بن سنان النسائی المتوفی 303ھ	دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
22	مسند احمد	ابی عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل المتوفی 241ھ	دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
23	شعب الایمان	ابی بکر احمد بن الحسین البیھقی المتوفی 458ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
24	سنن دارمی	عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی السمرقندی المتوفی 255ھ	قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی
25	مسند شافعی	ابی عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی المتوفی 204ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان

26	الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف	زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی 656ھ	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
27	مصنف ابن ابی شیبۃ	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ المتوفی 235ھ	مکتبہ امدادیہ ملتان
28	المعجم الکبیر	ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی المتوفی 360ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان
29	المعجم الاوسط	ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی المتوفی 360ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
30	المعجم الصغیر	ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی المتوفی 360ھ	مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع الریاض
31	المستدرک علی الصحیحین	ابی عبداللہ محمدبن عبداللہ الحاکم النیسابوری المتوفی 405ھ	قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
32	مسند الصحابۃ المعروف بہ مسند الرویانی	ابوبکر محمد بن ھارون الرویانی الرازی الاملی الطبری المتوفی 307ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
33	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	ابوحاتم محمد بن حبان السبتی المتوفی 354ھ	دارالمعرفۃ بیروت، لبنان
34	الادب المفرد	ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی المتوفی 256ھ	المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ہل
35	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	نورالدین علی بن ابی بکر الھیثمی المتوفی 807ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
36	مسند ابی یعلی الموصلی	احمد بن علی المثنی التمیمی المتوفی 307ھ	دارالمعرفۃ بیروت، لبنان
37	مصابیح السنۃ	محی السنۃ حسین بن مسعود الفراء البغوی المتوفی 516ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
38	البحر الزخار المعروف بہ مسند البزار	احمد عمرو بن عبدالخالق البزار المتوفی 292ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
39	مصنف عبدالرزاق	عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی المتوفی 211ھ	ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی
40	صحیح ابن خزیمۃ	ابوبکر محمد بن اسحاق المتوفی 311ھ	المکتب الاسلامی بیروت، لبنان
41	موطا امام مالک	ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالک المدنی المتوفی 179ھ	المکتبۃ الفاروقیۃ ملتان
42	مسند الشاشی	ابی سعید ہیثم بن کلیب بن شریح المتوفی 335ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان

43	سنن دار قطنی	حافظ علی بن عمر الدار قطنی المتوفی 385ھ	المکتبة العصریة صیدا بیروت
44	موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان	نور الدین علی بن ابی بکر الهیثمی المتوفی 807ھ	دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان
45	مشکوۃ المصابیح	ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی المتوفی 741ھ	اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی.
46	مسند الحمیدی	ابی بکر عبداللہ بن زبیر بن عیسی الحمیدی المتوفی 219ھ	المکتبة السلفیة المدینة المنورة
47	مسند ابو عوانة	یعقوب بن اسحاق بن الراهیم بن زید نیشابوری المتوفی 316ھ	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
48	مسند اسحاق بن راهویه	ابو یعقوب اسحاق بن ابراهیم بن مخلد بن ابراهیم بن عبداللہ المتوفی 237ھ	دار الکتاب العربی بیروت، لبنان
49	کتاب الزهد	ابو عبدالرحمن عبداللہ بن واضح مروزی المتوفی 181ھ	المکتبة المعروفیة پشاور
50	مسند ابن الجعد	ابو الحسن علی بن جعد بن عبید هاشمی المتوفی 230ھ	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
51	کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال	علاو الدین علی المتقی بن حسام الدین الهندی المتوفی 975ھ	مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور
52	مسند عبد بن حمید	الامام الحافظ ابی محمد عبد بن حمید المتوفی 249ھ	دار بلنسیة للنشر والتوزیع الریاض
53	السنن الکبری	ابوبکر احمد بن حسین البیهقی المتوفی 458ھ	ادارة تالیفات اشرفیه ملتان
54	الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر	جلال الدین بن ابی بکر السیوطی المتوفی 911ھ	دار التوفیقیة للتراث قاهره
55	شرح السنة	محی السنة حسین بن مسعود البغوی المتوفی 516ھ	دار الکتب العلمیه بیروت، لبنان
56	کشف الاستار عن زوائد البزار	نور الدین علی بن ابی بکر الهیثمی المتوفی 807ھ	موسسة الرسالة بیروت
57	تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف	محی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف النووی الدمشقی المتوفی 676ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان

58	كشف الخفاء ومزيل الالباس	اسماعيل بن محمد العجلونى المتوفى 1164ھ	دارالكتب العلميه بيروت، لبنان
59	كتاب عمل اليوم والليلة	احمد بن محمد بن اسحاق دينورى شافعى المتوفى 364ھ	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
60	تاريخ بغداد	ابوبكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدى بن ثابت المتوفى 463ھ	دارالكتب العلميه بيروت، لبنان
61	مسند الفردوس وهو الفردوس بما بماثور الخطاب	ابى شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الديلمى المتوفى 509ھ	دارالكتب العلميه بيروت لبنان
62	التدوين فى اخبار قزوين	عبدالكريم بن محمد الرافعى القزوينى المتوفى 623ھ	دارالكتب العلميه بيروت، لبنان
63	معجم الشيوخ	شمس الدين ابى المحاسن محمد بن على بن الحسن الحسينى الدمشقى المتوفى 765ھ	دارالكتب العلميه بيروت، لبنان
64	الاذكار من كلام سيد الابرار	محيى الدين ابى زكريا يحيى بن شرف النورى الدمشقى المتوفى 676ھ	المكتبة العصرية صيدا بيروت، لبنان
65	الطبقات الكبرى	محمد بن سعد بن منيع الزهرى المتوفى 230ھ	داراحياء التراث العربى بيروت، لبنان
66	السنن الكبرى	ابى عبدالرحمن احمد بن شعيب ابن على بن سنان النسائى المتوفى 303ھ	دارالكتب العلميه بيروت، لبنان، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
67	حلية الاؤلياء و طبقات الاصفياء	ابو نعيم احمد بن عبدالله الاصبهانى المتوفى 430ھ	المكتبة التوفيقية قاهره
68	طبقات الشافعيه الكبرى	تقى الدين على بن عبدالكافى بن على السبكى الشافعى المتوفى 756ھ	دارالكتب العلميه بيروت، لبنان
69	الوفاء باحوال المصطفى	ابى الفرج عبدالرحمن بن على بن محمد ابن الجوزى المتوفى 597ھ	دارالكتب العلميه بيروت، لبنان
70	الكامل فى الضعفاء الرجال	عبدالله بن عدى بن عبدالله محمد بن المبارک المتوفى 365ھ	دارالكتب العلميه بيروت، لبنان
71	البدر المنير فى غريب احاديث البشير والنذير	ابى المواهب عبدالوهاب احمد بن على الشافعى المعروف بالشعرانى المتوقى 973ھ	دارالكتب العلميه بيروت، لبنان

72	القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع	شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی المتوفی 902ھ	دارالکتاب العربی بیروت، لبنان
73	جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام	ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن سعد بن حریز الزرعی المعروف بہ ابن قیم الجوزیۃ المتوفی 751ھ	المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، لبنان
74	الخصائص الکبری	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی المتوفی 911ھ	مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
75	الشفاء بتعریف حقوق المصطفی	ابی الفضل عیاض بن موسی بن عیاض اندلسی المتوفی 544ھ	وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور
76	فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ابی اسحاق اسماعیل بن اسحاق الازدی البصری المتوفی 282ھ	المکتب الاسلامی بیروت، لبنان
77	کتاب العظمۃ	ابی محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر المعروف بابی الشیخ الاصبہانی المتوفی 396ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
78	جمع الجوامع	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی المتوفی 911ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
79	للقاصد الحسنۃ	شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی المتوفی 902ھ	النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور
80	معجم الصحابۃ	القاضی ابی الحسین عبدالباقی بن قانع بن مرزوق البغدادی المتوفی 351ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
81	جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	امام عز الدین ابی الحسن علی بن محمد الجندری المعروف بابن الاثیر المتوفی 630ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
82	فضائل بیت المقدس	الامام ابی المعالی المشرف بن المرجی بن ابراھیم المقدسی المتوفی 492ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
83	التاریخ الکبیر	ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی المتوفی 256ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
84	غایۃ المقصد فی زوائد مسند الامام احمد	نوز الدین علی بن ابی بکر الھیثمی المتوفی 807ھ	مکتبہ بیت السلام الریاض
85	عمل الیوم واللیلۃ	ابی عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی (المتوفی 303ھ)	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت، لبنان

86	الاحادیث المختارہ	حافظ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد المقدسی (المتوفی 646ھ)	مکتبۃ النھضۃ الحدیثیۃ مکۃ المکرمۃ
87	منتقی تحفۃ الحبیب بما زاد علی الترغیب والترھیب	احمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی المتوفی 922ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
88	کتاب الترغیب والترھیب	ابی القاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل الجوزی الاصبھانی المتوفی 535ھ	دارالمدائن العلمیہ، بیروت
89	مسند الشھاب	القاضی ابی عبداللہ محمد بن سلامۃ القضاعی	دارالرسالۃ العالمیۃ دمشق
90	کتاب الدعا	ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی المتوفی 360ھ	دارالحدیث قاھرہ
91	کتاب السنۃ	ابی بکر احمد بن عمرو ابن ابی عاصم النبیل المتوفی 287ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
92	مجمع البحرین فی زوائد المعجمین	نور الدین علی بن ابی بکر الھیثمی المتوفی 807ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
93	تاریخ دمشق الکبیر	ابی القاسم علی بن حسن شافعی المعروف بابن عساکر المتوفی 571ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان
94	نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول	الحکیم الترمذی ابی عبداللہ محمد بن علی بن حسن بن بشر المؤذن المتوفی 285ھ	دارالنوادر لبنان
95	غریب الحدیث	ابی عبید القاسم بن سلام الھروی المتوفی 224ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
96	سعادۃ الدارین فی الصلاۃ علی سید الکونین	الامام الشیخ یوسف بن اسماعیل النبھانی (المتوفی 1350ھ)	النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی لاھور
97	الآحاد والمثانی	ابی بکر احمد بن عمرو ابن ابی عاصم النبیل (المتوفی 287ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
98	العلل المتناھیۃ	ابی الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد ابن الجوزی (المتوفی 597ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
99	اللفظ المکرم بخصائص النبی المعظم صلی اللہ علیہ وسلم	قطب الدین محمد بن محمد بن عبداللہ الخضری الشافعی المتوفی 894ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
100	نھایۃ السول فی خصائص الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	ابی الخطاب مجد الدین عمر بن الحسن ابن دحیۃ الکلبی المتوفی 633ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان

101	الاصابة فی تمییز الصحابة	شهاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی 852ھ	المکتبة الوحیدیة پشاور
102	فیض القدیر شرح الجامع الصغیر	عبدالروف بن علی بن زین العابدین المناوی الشافعی المتوفی 1031ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
103	المعجم لابن المقری	ابی بکر محمد بن ابراهیم بن علی بن عاصم الاصبهانی المعروف بابن المقری المتوفی 381ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
104	جامع المسانید	ابی الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد ابن الجوزی المتوفی 597ھ	مکتبة الرشد الریاض
105	الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف	شهاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی 852ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، لبنان
106	ذیل تاریخ بغداد	امام محب الدین ابی عبدالله المعروف بابن النجار المتوفی 643ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
107	الصارم المنکی	محمد بن احمد بن عبدالهادی	دارالباز للنشر والتوزیع مکة المکرمة
108	شرح العلامة الزرقانی علی المواهب	محمد عبدالباقی الزرقانی (المتوفی 1122ھ)	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
109	تبییض الصحیفة	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی (المتوفی 911ھ)	مکتبه اعزازیه سکندری روڈ پار هوتی مردان
110	اتحاف السادة المتقین	الامام مرتضی الزبیدی (المتوفی 1205ھ)	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
111	الجامع الاخلاق الراوی وآداب السامع	الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی (المتوفی 463ھ)	مکتبة المعارف للنشر والتوزیع الریاض
112	شرف اصحاب الحدیث	الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی (المتوفی 463ھ)	مکتبه امدادیه ملتان
113	فضائل الاعمال	حافظ ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد بن احمد المقدسی المتوفی 646ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
114	المسند المستخرج علی صحیح الامام المسلم	احمد بن عبدالله بن احمد بن اسحاق بن موسی بن مهران الاصبهانی المتوفی 430ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان

115	بهجة النفوس والاسرار فی تاریخ دارهجرة النبی المختار	الشیخ ابی محمد عفیف الدین عبدالله بن عبدالملك المرجانی (المتوفی770ھ)	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
116	تاریخ اصبهان	امام ابو نعیم احمد بن عبدالله الاصبهانی المتوفی430ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
117	نیل الاوطار من احادیث سیدالاخیار	قاضی محمد بن علی الشوکانی المتوفی250ھ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
118	الدرالمنضود فی الصلاة والسلام علی صاحب المقام المحمود (مترجم)	احمد بن حجر الهیتمی المکی الشافعی المتوفی975ھ	شبیر برادرز اردو بازار لاهور
119	الاعلام قاموس تراجم	خیر الدین الزرکلی	دارالعلم للملایین بیروت، لبنان
120	سیر اعلام النبلاء	الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذهبی المتوفی748ھ	دارالحدیث قاهره
121	تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی (المتوفی911ھ)	قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی
122	مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام	محمد بنْ موسیٰ بن النعمان المراکشی (المتوفی683ھ)	النوریة الرضویة پبلشنگ کمپنی لاهور
123	التکملة لکتاب الصلة	ابن الآبار محمد بن عبدالله بن ابی بکر القضاعی البلنسی (المتوفی685ھ)	دارالفکر بیروت، لبنان
124	معجم المؤلفین	عمر بن رضا بن محمد راغب بن عبدالغنی کحالة الدمشقی (المتوفی1408ھ)	داراحیاء التراث العربی بیروت
125	جذوة المقتبس فی ذکر ولادة الاندلس	ابو عبدالله محمد بن فتوح الحمید المیورقی (المتوفی488ھ)	الدار المصریة للتالیف والنشر قاهره
126	کتاب تذکرة الحفاظ	الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذهبی المتوفی748ھ	مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردوبازار لاهور
127	طبقات المحدثین باصبهان والوار دین علیها	الامام ابی محمد عبدالله بن احمد بن جعفر بن حیان المعروف بابی الشیخ	دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان
128	تاریخ ابن کثیر ترجمه البدایة والنهایة	ابن کثیر ابوالفداء اسماعیل بن عمر المتوفی774ھ	دارالاشاعت ایم-اے روڈ اردو بازار کراچی

129	تقریب التہذیب	شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی 852ھ	قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
130	تہذیب التہذیب فی رجال الحدیث	شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی المتوفی 852ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
131	المنتظم فی تواریخ للملوک والامم	الامام جمال الدین ابی الفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی (المتوفی 597ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
132	الجرح والتعدیل	ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادریس رازی (المتوفی 327ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
133	بغیۃ الملتمس فی تاریخ رجال اھل الاندلس	ابو جعفر احمد بن یحیی بن احمد بن عمیرۃ الضبی (المتوفی 599ھ)	دارالکتاب العربی القاھرۃ
134	الوافی بالوفیات	صلاح الدین خلیل بن ایبک بن عبداللہ الصفدی (المتوفی 764ھ)	داراحیاء التراث العربی بیروت
135	معجم البلدان	شہاب الدین ابو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ رومی الحموی (المتوفی 626ھ)	دار صادر بیروت، لبنان